عمران سیریز
ٹیکساٹ
مظہر کلیم ایم اے

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کیلئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ------ اشرف قریشی

--------- یوسف قریشی

پرنٹر --------- محمد یونس

طابع -------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت -------- 33/- روپے

چند باتیں

معزز قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "ٹیکساٹ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جنگلی ایڈونچر کے لئے بے شمار قارئین چونکہ مسلسل فرمائش کرتے رہتے تھے مگر عمران کا موڈ ہی جنگل میں جانے کا نہ بن رہا تھا اس لئے میں بھی اپنی جگہ مجبور تھا لیکن پھر اچانک ہی عمران کا موڈ جنگل میں جانے کا بن گیا اور جنگل بھی آسٹریلیا کے انتہائی گھنے اور دشوار گزار جنگل اور خاص طور پر جب ان جنگلوں میں ایک ایسا دلچسپ اور پُراسرار کردار بھی موجود ہو جسے جنگل کوئین کہا جاتا ہو، تو آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان جنگلوں میں جب عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور جنگل پرنس جوزف کے ساتھ پہنچا ہوگا تو پھر وہاں کیا کیا واقعات نہ پیش آئے ہوں گے۔ ٹیکساٹ مسلسل اور جان لیوا جد وجہد کی ایسی کہانی ہے جسے موت کی آہٹوں میں لپٹا ہوا خوفناک ایڈونچر بھی کہا جا سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا ناول ہے جسے میں نے منفرد انداز میں لکھا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور نوازیئے گا لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ضرور ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی میں یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

روہیلانوالی ضلع مظفر گڑھ سے اسد علی جھٹی صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کا تازہ ترین ناول زیرو لاسٹری پڑھنے کا بیحد اشتیاق تھا تاکہ میں دیکھ

سکوں کو سائنس کے اس جدید دور میں جادو سحر پر مشتمل کہانی کو آپ نے کیسے ایڈجسٹ کیا ہے۔ یقین کیجئے مجھے زیرو لاسٹری پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ آپ نے واقعی انتہائی دلچسپ، انوکھا اور قطعی منفرد انداز میں یہ ناول لکھا ہے اور عمران جیسے علمی اور حقیقت پسند آدمی کا ٹکراؤ جدید دور کے ساحر ڈاکٹر فرینکسٹائن سے انتہائی زوردار رہا ہے ڈاکٹر فرینکسٹائن کا پُراسرار کردار بے حد پسند آیا ہے۔ خاص طور پر جوزف نے جس انداز میں عمران کے لئے قربانی دی ہے اس سے تو ناول میں حقیقتاً جان پڑگئی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ آئندہ بھی ایسے ہی دلچسپ اور انوکھے انداز کے ناول ضرور لکھتے رہیں گے۔"

محترم اسد علی بھٹی صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ جرائم کا دائرہ کار بے حد وسیع ہے اور اس کی اتنی بیشمار جہتیں ہیں کہ جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن بھی ایک ایسا مجرم تھا جس نے جدید دور میں قدیم جادو اور سحر میں مہارت حاصل کر کے جرائم کی ایک نئی جہت قائم کی تھی اور ظاہر ہے کہ جرائم کے خلاف جدوجہد کرنے والے تب ہی اپنی جدوجہد میں کامیاب ہو سکتے ہیں جب وہ ہر نائپ کے جرائم کو روکنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ ایسا ہی اس ناول میں بھی ہوا کہ عمران کو بھی ڈاکٹر فرینکسٹائن کے خلاف جدوجہد اسی انداز میں کرنی پڑی جس انداز کا وہ مجرم تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ سمیت بے شمار قارئین نے اس نئے انداز کے ناول کو بے حد پسند کیا ہے جس کے لئے میں سب قارئین کا بے حد مشکور ہوں۔

ہنگو ضلع کوہاٹ سے نور الحسن صاحب لکھتے ہیں۔ "سپر مائنڈ ایجنٹ بے حد پسند آیا ہے۔ یہ ایک شاہکار ناول ہے ـــــ ٹامور ذہنی جنگ میں واقعی عمران کے لئے لوہے کا چنا ثابت ہوا ہے۔ مجھے امید ہے آئندہ بھی کسی ناول میں آپ ٹامور کو ایک بار پھر عمران کے مقابلے پر لے آئیں گے۔ ویسے ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے کہ عمران اب کنفوشس کے اقوال اور مذاق دونوں ہی بھول گیا ہے۔ کیا عمران واقعی بوڑھا تو نہیں ہوتا جا رہا۔

محترم نور الحسن صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ جہاں تک کنفوشس کے اقوال کا تعلق ہے تو عمران خود اب اس سٹیج پر پہنچ چکا ہے کہ اگر کنفوشس زندہ ہوتا تو شاید عمران کے اقوال دوہرانا شروع کر دیتا۔ باقی رہا مذاق تو جہاں ذہنی جنگ ہو رہی ہو، وہاں مذاق کا کیا کام۔ جنگ چاہے جسمانی ہو یا ذہنی، بہر حال جنگ ہی ہوتی ہے۔

پشاور سے شیراز خان صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول جس معیار پر پہنچ چکے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اب اس معیار کی تعریف کے لئے ہمارے پاس الفاظ ہی باقی نہیں رہے۔ برائٹ سٹون میں عمران اور پرمود کا مقابلہ بے حد شاندار رہا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ میجر پرمود، کرنل فریدی اور عمران کو ایک بار پھر کسی ناول میں اکٹھا کریں البتہ ایک شکایت بھی ہے کہ آپ بلیک زیرو کو مسلسل دانش منزل میں بٹھائے رکھتے ہیں۔ اسے بھی کام کرنے کا موقع دیا کریں۔

محترم شیراز خان صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میجر پرمود، کرنل فریدی اور عمران کا کسی ناول میں اکٹھے ہونے کی فرمائش بجا۔ لیکن یہ اکٹھے ہوں تو فرمائش پوری کروں اس لئے وعدہ

نہیں کر سکتا۔ بہرحال اُمید پر دنیا قائم ہے۔ آپ بھی اُمید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ جہاں تک بلیک زیرو کا تعلق ہے، بلیک زیرو دانش منزل میں بیٹھا بھی وہ کام کرتا رہتا ہے جو شاید باہر رہنے والے بھی سرانجام نہ دے سکتے ہوں۔ باقی رہا اس کا فیلڈ میں آکر کام کرنا تو پہلے بھی پوری سیکرٹ سروس کو عمران سے یہی گلہ رہتا ہے کہ وہ خود سارا کام سرانجام دے لیتا ہے اور انہیں کام کرنے کا موقع نہیں دیتا۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اب آپ خود سوچیں کہ اگر بلیک زیرو بھی فیلڈ میں آئے گا تو کتنا کام کر سکے گا۔ اس لئے بلیک زیرو کو آپ دانش منزل میں ہی عزت سے بیٹھے رہنے دیں تو میرا خیال ہے اس کے حق میں یہی بہتر ہوگا۔

رائے ونڈ سے اشرف حسین رند لکھتے ہیں۔ "زیرو لاسٹری" انتہائی دلچسپ انوکھا اور منفرد ناول تھا جو بیحد پسند آیا ہے خاص طور پر غضبناک شیرنی موٹیری کا کردار تو بیحد منفرد اور دلچسپ رہا ہے۔ مجھے اُمید ہے آپ آئندہ بھی اپنے ناولوں میں ایسے ہی دلچسپ اور منفرد کرداروں سے ہمارا تعارف کراتے رہیں گے۔

محترم اشرف حسین رند صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ میری تو ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے انتہائی دلچسپ اور منفرد انسانی کرداروں سے آپ کا تعارف کراتا رہوں کیونکہ انسانی نفسیات اور اس کے افعال و کردار کا مطالعہ نہ صرف دلچسپ ہوتا ہے بلکہ ایسا مطالعہ انسان کو کارگاہ حیات میں اس کی جدوجہد میں بھی بیحد ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار فیاض کے دفتر سے کچھ دور روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سوپر فیاض کا چپڑاسی عمران کو آتے دیکھ کر ستون سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور عمران کے قریب پہنچنے پر اس نے بڑے زور دارانہ انداز میں عمران کو ہاتھ اٹھا کر سلام کیا۔

"اگر تم منہ سے بھی سلام علیکم کہہ دیتے تو کچھ فضل ربی بھی مل جاتا۔ خالی ہاتھ ہلانے سے تو صرف تنخواہ ہی مل سکتی ہے" ——— عمران نے علیکم السلام کہتے ہوئے چپڑاسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فف ——— فف ——— فضل ربی۔ مگر صاحب میں تو......" چپڑاسی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ وہ نجانے فضل ربی سے کیا سمجھا تھا۔

"میرا مطلب تھا ثواب جب اللہ تعالیٰ اس طرح کھلے طور پر ثواب لٹانا چاہتا ہے کہ بس تمہاری زبان ہلے اور وہاں تمہارے ثواب کے کھاتے کا میٹر ٹھک ٹھک چلنے لگ جائے تو پھر کچھ تمہیں بھی کرنا چاہئے" ———

عمران نے کہا اور پردہ ہٹا کر اندر داخل ہو گیا۔ چپڑاسی کے چہرے پر شرمندگی کے آثار اس نے دیکھ لئے تھے۔ کمرہ خالی تھا۔

"میں معافی چاہتا ہوں صاحب۔ آپ نے واقعی درست کہا ہے۔ آئندہ میں خیال رکھوں گا"۔۔۔ اسی لمحے چپڑاسی نے دفتر میں آتے ہوئے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ یہ تمہارا صاحب کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بڑے صاحب کے پاس گئے ہیں"۔۔۔ چپڑاسی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ جاکر ایک بوتل لے آؤ صاحب کے کھاتے میں"۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور چپڑاسی تیزی سے مڑ کر باہر نکل گیا۔

عمران آج کل فارغ تھا۔ اور فیاض سے ملے ہوئے کئی دن گزر چکے تھے۔ اس لئے آج عمران نے فلیٹ سے نکلتے ہی کار کا رخ فیاض کے دفتر کی طرف موڑ دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد چپڑاسی نے مشروب کی ایک بوتل لا کر عمران کے سامنے رکھ دی اور عمران آہستہ آہستہ مشروب سپ کرنے لگ گیا۔ ابھی اس نے آدھی بوتل ہی سپ کی تھی کہ فیاض ڈھیلے قدموں چلتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

"تم۔۔۔ تم کب آئے"۔۔۔ فیاض نے اندر داخل ہوتے ہی چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی آدھی بوتل ختم ہوئی ہے۔ اس سے تم خود اندازہ لگا سکتے ہو۔ آخر سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ ہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش میں سپرنٹنڈنٹ ہونے کی بجائے گھسیارہ ہوتا"۔۔۔ فیاض نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اپنی کرسی پر اس طرح ڈھیر ہو گیا جیسے میلوں دور سے دوڑتا آ رہا ہو۔ اور عمران سمجھ گیا کہ سر رحمان نے اسے عام حالات سے کچھ زیادہ ہی ڈوز دے دی ہے۔

"وہ تو تم ویسے ہی ہو"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا ہوں"۔۔۔ فیاض نے چونک کر پوچھا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس نے جھلاہٹ میں کیا کہہ دیا ہے۔

"گھسیارہ۔ تم خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ کاش گھسیارہ ہوتا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ہی دفتر میں بیٹھ کر اور میری طرف سے مشروب بھی پی رہے ہو۔ اور مجھے ہی گالی بھی دے رہے ہو"۔۔۔ فیاض کی جھلاہٹ اور بڑھ گئی۔

"تمہاری طرف سے مشروب۔ لاحول ولا قوۃ۔ میں سمجھا چپڑاسی اپنے رزق حلال سے مجھے مشروب پلا رہا ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو میری کمائی حرام کی ہے۔ کیوں"۔۔۔ فیاض نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"کمائی۔۔۔ تو تم کمائی بھی کرتے ہو۔ میں تو سمجھا تھا صرف تنخواہ پر ہی گزارہ کرتے ہو"۔۔۔ عمران نے اس سے بھی زیادہ آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور فیاض بے اختیار جھینپ گیا۔

"میں بے حد پریشان ہوں عمران۔ پلیز مجھے اور پریشان نہ کرو"

فیاض نے آخر کار ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا ڈیڈی نے ڈوز کی مقدار بڑھا دی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بتاؤں عمران۔ تمہارے ڈیڈی جیسا سخت۔ اور بے رحم افسر شاید ہی دنیا میں دوبارہ پیدا ہو۔ بس ذرا سی غلطی ہو جائے حشر کر دیتے ہیں ماتحت کا"۔۔۔ فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ذرا سی غلطی کا مطلب ہے غلطی بہرحال ہے۔ چاہے ذرا سی ہو۔ یا اس کا قد لمبا ہو گیا ہو اس سے کیا فرق پڑتا ہے اور اس کے باوجود تم زندہ سلامت بھی ہو۔ اور دفتر میں بھی بیٹھے ہو"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"زندہ۔ دفتر میں۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔ فیاض نے حیران ہو کر کہا۔

"تم جس عہدے پر ہو۔ اس عہدے پر غلطی کا مطلب ہوتا ہے کہ تم نے پاکیشیا کے خلاف کسی سنگین جرم کو نظر انداز کر دیا ہے۔ ڈیڈی یقیناً اب بوڑھے ہو گئے ہیں۔ ورنہ تمہارا اب تک کفن دفن بھی ہو چکا ہوتا"۔۔۔ عمران نے کہا تو فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس لئے تو خدا گنجے کو ناخن نہیں دیتا"۔۔۔ فیاض نے جواب دیا اور اس بار عمران اس کے خوبصورت اور برمحل جملے پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈیڈی کی جھاڑ سے تمہارے ذہن کی بیٹری چارج ہوتی ہے۔ بہرحال تم نے شاید زندگی میں پہلی بار

اچھا فقرہ کہا ہے۔ اس لئے بتاؤ کس غلطی پر تمہیں جھاڑ پڑی ہے۔ میں بغیر کسی معاوضے کے خالصتاً فی سبیل اللہ تمہاری مدد کرنے پر تیار ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"معاوضہ۔ فی سبیل اللہ۔ کیا مطلب۔ یہ معاوضہ کہاں سے گھس آیا"۔۔۔ فیاض نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو ہمیشہ فلیٹ کا دروازہ بند رکھا ہے تاکہ معاوضہ گھس ہی نہ سکے۔ چنانچہ آغا سلیمان پاشا معاوضے کے بغیر چائے کی پیالی بھی نہیں دیتا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو اپنے یار فیاض کے پاس چلتے ہیں۔ اس کے دفتر میں تو معاوضے قطار بنا کر اور ہاتھ باندھ کر مسلسل داخل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن یہاں آ کر تم نے فقرہ ہی ایسا کہہ دیا ہے کہ طبیعت خوش ہو گئی ہے اور جب طبیعت خوش ہو جائے تو پھر فی سبیل اللہ کام کر کے ثواب کیوں نہ کمایا جائے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور فیاض بھی ہنس پڑا۔

"تو تم یہاں یہ سوچ کر آئے تھے کہ مجھ سے رقم حاصل کرو گے۔ تم جیسا خود غرض آدمی شاید ہی دنیا میں دوسرا ہو"۔۔۔ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر جھلاہٹ کے آثار ختم ہو گئے تھے۔

"سوچنے سے اگر رقم مل جایا کرتی تو سارے فلاسفر کروڑوں اربوں پتی ہوتے۔ بہرحال تم نے وہ غلطی نہیں بتائی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"معمولی سی بات ہے۔ ایک نوجوان عورت کو قتل کر دیا گیا ہے اور اس کے کمرے کی تلاشی کے دوران پولیس کو ایک کارڈ ملا ہے جس پر کسی عجیب سے پرندے کی تصویر بنی ہوئی ہے اور نیچے لکھا ہوا ہے۔

لاسٹ۔ اس کارڈ کا علم انسپکٹر جمیل کو ہوا۔ تو اس نے جا کر سر رحمان کے کان میں نجانے کیا پھونک ماری کہ سر رحمان نے مجھے بلا کر حکم دے دیا کہ میں اس تنظیم کا پتہ چلاؤں۔ جس کا یہ کارڈ ہے۔ اب تم خود بتاؤ۔ اور ایک معمولی سے کارڈ کا کسی تنظیم سے کیا تعلق۔ لیکن تمہارے ڈیڈی مصر ہیں کہ ایسے کارڈ کوئی خطرناک تنظیم ہی استعمال کرتی ہے۔ اس لئے فوراً اس کا پتہ چلاؤ۔ بس یہ بات ہے۔ تم خود سوچو اس جیسے ہزاروں کارڈ میں خود کسی بھی پریس سے چھپوا سکتا ہوں۔ چلو مان لیا کہ کارڈ کسی تنظیم کا ہے تو ہوتا رہے۔ اب کارڈ پر اس تنظیم کا پتہ تو نہیں لکھا ہوا۔ خواہ مخواہ پولیس کیس کو انٹیلی جنس کے کھاتے میں ڈال دیا" ——— فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ کارڈ کہاں ہے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" میں نے بھی انسپکٹر جمیل کے ذمہ ڈال دیا ہے کہ اب ڈھونڈتا پھرے تنظیم کو۔ اُسی کے پاس ہوگا" ——— فیاض نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

" بلاؤ انسپکٹر جمیل کو۔ یہ کوئی نیا انسپکٹر لگتا ہے" ——— عمران نے کہا۔

" ہاں۔ نیا بھرتی ہوا ہے۔ اسی لئے تو خواہ مخواہ کی مصیبت ہمارے گلے میں ڈال دی ہے اس نے" ——— فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر انسپکٹر جمیل کو دفتر میں پہنچنے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" کیا تم واقعی اس کام میں سنجیدہ ہو" ——— فیاض نے رسیور

رکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ کیوں کیا مجھے سنجیدہ نہیں رہنا چاہیئے" ——— عمران نے کہا۔

" لیکن یہ سن لو کہ میرے پاس کوئی رقم نہیں ہے۔ میں نے میرے اکاؤنٹ بند کر کے ساری رقمیں ہسپتالوں اور خیراتی اداروں میں دے دی ہیں۔ اور اب میں کسی سے کوئی رقم نہیں لیتا۔ صرف تنخواہ پر گزارہ کر رہا ہوں" ——— فیاض نے کہا۔ تو عمران مسکرا دیا۔

" میں نے تم سے رقم مانگی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھ سے بھی تو اب نہیں مل سکتی" ——— فیاض نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب مجھے مانگنے کی ضرورت بھی نہیں رہی" ——— عمران نے اُسی لہجے میں جواب دیا تو فیاض چونک پڑا۔

" ضرورت نہیں رہی۔ کیوں کیا کوئی خزانہ ہاتھ آگیا ہے" ——— فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اللہ کے ایک نیک بندے نے اپنے سارے اکاؤنٹ بند کر کے بھاری رقم کے بیرر سرٹیفکیٹ خرید لئے ہیں۔ کیونکہ ان سرٹیفکیٹوں کے اوپر کسی کا نام نہیں لکھا ہوتا۔ اس لئے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ کس کی ملکیت ہے۔ اس لئے اس کے مالک سے پوچھ گچھ بھی کوئی نہیں کر سکتا۔ اور یہ بیرر سرٹیفکیٹ اس نیک بندے

نے ایک بنک کے لاکر میں رکھے ہوئے ہیں۔ اب باقی باتیں بھی
پوچھو گے۔ بس یوں سمجھو کہ اس نیک بندے اور مجھ گناہ گار کے
درمیان راز کی بات ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن
فیاض کی آنکھیں تیزی سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔
"تت۔۔ تت۔۔ تمہیں کیسے معلوم ہو جاتا ہے۔ کیا تم کوئی جن ہو
بھوت ہو۔ کیا ہو تم"۔۔۔۔ فیاض نے پھٹے پھٹے لہجے میں کہا۔
"کیا معلوم ہو جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے معصوم بن کر پوچھا۔ اسی لمحے
پردہ ہٹا اور ایک نوجوان آدمی اندر داخل ہوا۔ اور فیاض نے اتنی
تیزی سے ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس کے ہونٹوں میں کوئی خودکار مشین
لگی ہوئی ہو۔ آنے والے نے باقاعدہ سیلوٹ کیا۔
"یہ علی عمران ہے۔ سر رحمان کا لڑکا۔ اور عمران یہ انسپکٹر جمیل
ہے"۔۔۔۔ فیاض نے اس طرح تعارف کی رسم ادا کی جیسے تعارف
کراتے ہوئے ساتھ ساتھ خون کے گھونٹ بھی پی رہا ہو۔
"میں جانتا ہوں سر"۔۔۔۔ انسپکٹر جمیل نے مسکراتے ہوئے
کہا۔
"بیٹھو انسپکٹر۔ ڈیڈی اور سپرنٹنڈنٹ فیاض دونوں تمہاری کارکردگی
کی بڑی تعریف کر رہے تھے۔ انٹیلی جنس میں تم جیسے فرض شناس
افسروں کی بے حد ضرورت ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔ اور فیاض کے چہرے کا رنگ تیزی سے بدلنے لگا۔
"یہ میرے آفیسران کی مہربانی ہے جناب۔ میں نے تو انہی سے
ہی سیکھنا ہے"۔۔۔۔ جمیل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ کارڈ کہاں ہے۔ جس پر عجیب سے پرندے کی تصویر بنی ہوئی
ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"میرے پاس ہے جناب"۔۔۔۔ انسپکٹر جمیل نے جلدی
سے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک کارڈ نکال کر عمران کی
طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ ٹیکساٹ کی تصویر"۔۔۔۔ عمران نے تصویر دیکھ کر
بڑبڑاتے ہوئے کہا تو فیاض اور انسپکٹر جمیل دونوں چونک
پڑے۔
"ٹیکساٹ۔ یہ کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔ فیاض نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"فکر نہ کرو۔ ٹیکسٹائل کا مخفف نہیں ہے۔ یہ پرندے کا
نام ہے۔ جو آسٹریلیا کے انتہائی گھنے جنگلوں میں پایا جاتا تھا۔
مگر اب اس کی نسل نایاب ہو چکی ہے۔ آسٹریلیا کے قدیم
باشندے اسے مقدس پرندہ کہتے تھے"۔۔۔۔ عمران نے
وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"کمال ہے صاحب۔ آپ کو اس قدر معلومات ہیں کہ صرف
تصویر دیکھ کر آپ پہچان گئے ہیں۔ ورنہ میں نے تو جس سے
بھی پوچھا ہے اس نے یہی جواب دیا ہے کہ ایسا پرندہ تو انہوں
نے کبھی دیکھا ہی نہیں"۔۔۔۔ انسپکٹر جمیل نے حیران ہوتے
ہوئے کہا۔
"دیکھا تو میں نے بھی نہیں۔ صرف کتابوں میں پڑھا ہے اور

اس کی تصویر دیکھی ہے۔ تم نے جا کر شہر کے پرندہ فروشوں سے پوچھا ہو گا"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور انسپکٹر جمیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی سپرنٹنڈنٹ فیاض کے شاگرد بن چکے ہو۔ بہر حال یہ بتاؤ کہ تمہیں اس کارڈ کے بارے میں کیسے پتہ چلا اور تم نے ڈیڈی سے اس بارے میں کیا بات کی۔ اور اب تک تم نے اس سلسلے میں کیا انکوائری کی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اپنے متعلق طنزیہ فقرہ سن کر فیاض کے بھنچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔ لیکن وہ کچھ بولا نہیں۔ خاموش بیٹھا رہا۔

"سر جس عورت کا قتل ہوا تھا۔ وہ میرے ایک دوست کی دور کی عزیزہ تھی۔ میں اس دوست کے ساتھ اس عورت کے گھر گیا وہاں باتوں باتوں میں اس کارڈ کا ذکر آ گیا۔ کہ یہ کارڈ اس عورت کی ذاتی میز کی دراز سے ملا تھا۔ ذکر صرف اسی عجیب و غریب پرندے کی وجہ سے ہوا تھا۔ میں نے وہ کارڈ دیکھا۔ پرندے کی تو مجھے بھی سمجھ نہ آئی۔ لیکن اتنا میں نے دیکھ لیا کہ یہ کارڈ غیر ملکی تھا۔ اور اس کی چھپائی بھی غیر ملک میں ہو سکتی ہے۔ کیونکہ میرے والد کا پریس کا کاروبار ہے۔ اور میں طالب علمی کے دور میں ان کے ساتھ بیٹھتا رہا ہوں۔ بہر حال کارڈ دیکھ کر جب میں نے پوچھا کہ یہ خاتون غیر ملک میں رہی ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ وہ کبھی ملک سے باہر نہیں گئیں۔ البتہ وہ جس کمپنی میں ملازم تھیں وہاں ان کا واسطہ غیر ملکیوں سے پڑتا رہتا تھا۔ اس خاتون کا نام

مس آسیہ تھا۔ اور وہ ایک ہولڈنگ کمپنی میں ملازم تھیں۔ اس کے ساتھ ہی مجھے بتایا گیا کہ دو روز پہلے ایک غیر ملکی ان کے ساتھ یہاں گھر پر بھی آیا تھا اور کئی گھنٹے بیٹھ کر گیا ہے۔ اس کے علاوہ کارڈ کے نیچے لفظ لاسٹ بھی لکھا ہوا تھا۔ چنانچہ میرے ذہن میں خیال آیا کہ یہ کہیں مس آسیہ کے لئے لاسٹ وارننگ تو نہ تھی۔ ہو سکتا ہے کوئی اہم مسئلہ ہو۔ اور مس آسیہ نے لاسٹ وارننگ کے باوجود وہ کام نہ کیا ہو۔ چنانچہ میں وہ کارڈ ساتھ لے آیا۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب ٹور پر تھے۔ اس لئے میں بڑے صاحب سے ملا۔ اور انہیں کارڈ دکھا کر ان کے سامنے اپنے خدشات ظاہر کئے تو انہوں نے تفصیلی انکوائری کا حکم دے دیا۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے بھی انکوائری میرے ذمہ ڈال دی۔ اب تک میں نے جو انکوائری کی ہے اس سے تو کچھ پتہ نہیں چلا۔ نہ ہی وہ غیر ملکی ملا ہے۔ نہ اس کمپنی کے ملازمین سے کوئی بات معلوم ہوئی ہے۔ پرندہ بھی کسی سے نہ پہچانا گیا تھا۔ اب میں سوچ رہا تھا کہ دارالحکومت کے سب ٹیکسی ڈرائیوروں سے مل کر انہیں اس غیر ملکی کا حلیہ بتا کر پوچھ گچھ کر دوں۔ ہوٹلوں میں سے تو کچھ پتہ نہیں چلا۔ وہ غیر ملکی مل جائے تو شاید کوئی خاص بات سامنے آ جائے"۔ انسپکٹر جمیل نے انتہائی سنجیدگی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا یہ ٹیکسی ڈرائیوروں والا آئیڈیا اچھا ہے۔ لیکن اگر اس غیر ملکی نے میک اپ کر رکھا ہو اور اب اس کا چہرہ بدل چکا ہو تو پھر ۔۔۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی ایک خاص نشانی مجھے معلوم ہو گئی ہے سر۔ کہ اس کا دایاں کان

آدھے سے زیادہ کٹا ہوا ہے۔ اور میرے نزدیک یہ خاص بات ہے" انسپکٹر جمیل نے کہا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ کام جاری رکھو۔ فی الحال یہ کارڈ میرے پاس رہنے دو۔ ہو سکتا ہے۔ میں بھی تمہاری کچھ مدد کر سکوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور کارڈ جیب میں ڈال لیا۔

"اب تم جا سکتے ہو"۔۔۔ فیاض نے سخت لہجے میں انسپکٹر جمیل سے کہا اور انسپکٹر جمیل نے اٹھ کر سلام کیا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر دفتر سے باہر چلا گیا۔

"ہونہہ خواہ مخواہ کا عذاب۔ پولیس جانے اور اس عورت کا قتل جانے۔ مصیبت ڈال دی ہے ہمارے گلے میں"۔۔۔ فیاض نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض۔ بہت بڑا کیس ہے۔ اور اگر انسپکٹر جمیل نے اسے حل کر دیا تو جانتے ہو کیا ہو گا"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہو گا۔ بس شاباش مل جائے گی۔ اور کیا ہو گا ملتی رہے" فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی مجھے کہہ رہے تھے کہ وہ سوچ رہے ہیں کہ چیف سپرنٹنڈنٹ کا نیا عہدہ انٹیلی جنس بیورو میں قائم کریں اور کسی نوجوان ذہین انسپکٹر کو ترقی دے کر چیف سپرنٹنڈنٹ بنا دیں۔ کیونکہ فیاض اب بوڑھا ہو چکا ہے۔ اب وہ کام میں دلچسپی نہیں لیتا"۔۔۔ عمران نے کہا تو فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جونیئر انسپکٹر چیف کیسے بن سکتا ہے۔ میں اس کی گردن نہ توڑ دوں گا۔ میں عدالت میں چلا جاؤں گا"۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"اس قانون کا تو تمہیں علم ہی ہو گا کہ کسی بڑے کارنامے پر کسی جونیئر کو بھی ترقی دی جا سکتی ہے۔ اور مجھے یہ کیس کافی بڑا نظر آ رہا ہے اور اگر میں نے تھوڑی سی مدد کر دی انسپکٹر جمیل کی تو یقیناً وہ چیف بن جائے گا۔ اور لڑکا خاصا تابعدار نظر آتا ہے۔ اس لئے۔۔۔۔۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔۔۔ تم اس کی مدد کرو گے اور اسے چیف سپرنٹنڈنٹ بناؤ گے۔ تم خود غرض، کمینے۔ میں تمہیں گولی مار دوں گا"۔۔۔ فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب تم ہی بتاؤ۔ میں کیا کروں۔ تم نے تو سارے اکاؤنٹ بند کر کے رقم ہسپتالوں کو دے دی ہے۔ اور تمہاری تنخواہ تو بھابھی سلمیٰ کے آدھے مہینے کا خرچ بھی پورا نہیں کر سکتی۔ آخر میں نے بھی تو کچھ نہ کچھ کرنا ہی ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم۔۔۔ تم بلیک میلر ہو۔ پکے بلیک میلر۔ ٹھیک ہے کرو اس انسپکٹر کی مدد۔ جاؤ کرو۔ میں ابھی جا کر استعفیٰ دے دیتا ہوں۔ جاؤ۔ تم اس کی مدد کرو"۔۔۔ فیاض نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے واہ۔ پھر تو مزہ آ جائے گا۔ ہم دونوں اطمینان سے سڑک پر بیٹھ کر بچوں کو ٹافیاں بیچا کریں گے۔ سنا ہے آج کل ٹافیاں بنانے

والی اتنی کمپنیاں وجود میں آچکی ہیں کہ چھ چھ ماہ کے ادھار پر مال دے دیتی ہیں۔ کیا خیال ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جو مرضی آئے کرو۔ جاؤ۔ بس اب چلے جاؤ" ـــــ فیاض کی جھلاہٹ اور زیادہ بڑھ گئی۔

"او کے۔ انسپکٹر جمیل کا کمرہ کہاں ہے۔ اتنا تو بتا دو" ـــــ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم واقعی مدد کرو گے اس کی۔ بیٹھ جاؤ۔ میں کہتا ہوں بیٹھ جاؤ۔ ورنہ میں تمہیں گولی مار کر خودکشی کر لوں گا۔ بیٹھ جاؤ" ـــــ فیاض نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یار تم اپنا میڈیکل چیک اپ کراؤ۔ کہیں تمہارے دماغ میں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گئی۔ کبھی کہتے ہو جاؤ اور کبھی کہتے ہو بیٹھ جاؤ۔ بے چاری سلمیٰ بھابھی کس طرح گزارہ کرے گی۔ اگر تم پاگل خانے داخل ہو گئے تو" عمران نے انتہائی ہمدردانہ لہجے میں کہا۔ اور فیاض نے میز کی دراز ایک جھٹکے سے کھولی اور اس کے اندر سے اپنا سروس ریوالور نکالا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی۔ فیاض نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ریوالور میز پر رکھا اور پھر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ فیاض نے اپنی ذہنی کیفیت کے مطابق پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں۔ یہ کس طرح بات کر رہے ہو" ـــــ دوسری طرف سے سر رحمان کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی اور فیاض بے اختیار بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"فف ـــ فف ـــ فرمائیے۔ سس ـــ سر" ـــــ فیاض سر رحمان کی انتہائی سرد آواز سن کر بری طرح بوکھلا چکا تھا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران تمہارے کمرے میں ہے" ـــــ سر رحمان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس ـــ یس سر۔ یس سر۔ موجود ہے سر" ـــــ فیاض نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیوں آیا ہے وہ یہاں۔ اور تم اس کے ساتھ بیٹھے وقت ضائع کر رہے ہو۔ یہ ڈیوٹی ٹائم ہے۔ سمجھے۔ تمہیں تنخواہ کام کرنے کی ملتی ہے۔ اپنے احمق دوستوں سے گپ شپ مارنے کی نہیں ملتی" ـــــ سر رحمان کا لہجہ اور زیادہ غصیلا ہو گیا تھا۔ عمران چونکہ میز کی اسی سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔ جس کان سے فیاض نے ریسیور لگا رکھا تھا ـــــ سر رحمان کی آواز ویسے ہی اونچی تھی اور پھر وہ غصے میں بھی بول رہے تھے۔ اس لئے ان کی آواز آسانی سے عمران کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔

"یس ـــ یس سر" ـــــ فیاض نے کہا اور پھر اس نے ریسیور رکھ دیا۔

"او کے۔ تم یہاں بیٹھ کر ڈیوٹی دو۔ میں ذرا انسپکٹر جمیل سے مل لوں" ـــــ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سنو عمران۔ اب تم انسپکٹر جمیل سے نہیں ملو گے۔ سمجھے۔ اب تم اس بڑے کیس میں میری مدد کرو گے میری۔ سمجھ گئے۔ ورنہ......" فیاض نے بری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم سے تو میں معاوضہ لے نہیں سکتا۔ کیونکہ......" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ تم جیسے بلیک میلر سے بھلا کون بچ سکتا ہے۔ مگر معاوضہ اس وقت ملے گا۔ جب تم کیس فائنل کر دو گے" ـــــ فیاض نے کہا۔

"مگر کیس فائنل ہونے تک آغا سلیمان پاشا کا کیا کروں۔ اس نے ڈیڈی کے پاس پہنچ جانا ہے۔ بقایا تنخواہیں لینے۔ اور تم جانتے ہو کہ پھر کیا ہو گا۔ پھر تو کفن دفن کے اخراجات تمہیں ادا کرنے پڑیں گے۔ اور تم جانتے ہو کہ اس مہنگائی میں کفن دفن کے اخراجات کتنے بڑھ گئے ہیں۔ وہ سارا لاکر بھی خالی ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے جیب سے بٹوہ نکالا اور اس میں موجود پانچ بڑے نوٹ نکال کر اس طرح عمران کی طرف پھینکے جیسے انتہائی مجبوری سے ایسا کر رہا ہو۔

"فی الحال بکنگ کے لئے کافی ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور پانچوں نوٹ اکٹھے کر کے وہ اٹھا۔

"میرے فلیٹ پر آجانا ڈیوٹی کے بعد۔ وہاں بیٹھ کر باتیں کریں گے" ـــــ عمران نے کہا اور تیزی سے پردہ ہٹا کر دفتر سے باہر آگیا۔

"یہ لو۔ انہیں رکھ لو۔ مجھے معلوم ہے تمہارا والد سخت بیمار ہے۔ اس کا علاج کراؤ" ـــــ عمران نے سرگوشی کے لہجے میں چپڑاسی سے کہا اور پانچ ہزار کے نوٹ خاموشی سے چپڑاسی کی جیب میں ڈالے اور تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ طاری تھی۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کمرے میں موجود غیر ملکی بے اختیار چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔

"سس ـــــ سوری باس۔ دراصل جوش کی وجہ سے ایسا ہوا ہے" دروازے سے داخل ہونے والے نوجوان غیر ملکی نے باس کے چہرے پر غصہ دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور باس بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا۔

"بیٹھو۔ یقیناً تمہارے جوش کی کوئی خاص وجہ ہو گی" ـــــ باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شش۔ شکریہ باس۔ جی ہاں۔ دراصل میں نے زیرو فائل کا پتہ نکال لیا ہے" ـــــ نوجوان نے میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر واقعی تم اس طرح دروازہ کھولنے میں

حق بجانب تھے۔ پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ باس کا چہرہ یک لخت چمک اٹھا۔

"باس۔ فائل وزارت سائنس کے خصوصی ریکارڈ روم میں ہے۔ اور اس پہ کام البتہ یہاں کی ایک خفیہ سرکاری لیبارٹری میں کیا جا رہا ہے"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ فالڈر۔ میں پوری تفصیل سننا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ اس فارمولے پہ کام یہاں کا مقامی سائنسدان ڈاکٹر ارشد کر رہا تھا۔ اور خیال تھا کہ فائل بھی اس ڈاکٹر ارشد کے پاس ہوگی۔ اور وہ عورت آسیہ اس ڈاکٹر ارشد کی دوست تھی۔ چنانچہ اس عورت آسیہ سے رابطہ قائم کیا گیا۔ اُسے بھاری رقم آفر کی گئی۔ اس نے وعدہ کر لیا کہ وہ یہ فائل ڈاکٹر ارشد سے حاصل کر کے ہمیں دے دے گی۔ لیکن پھر اس عورت نے الٹا ہمیں بلیک میل کرنا شروع کر دیا۔ اور دھمکی دی کہ اگر اُسے مزید بھاری رقم نہ دی گئی تو وہ ہمارے متعلق اعلیٰ حکام کو اطلاع دے دے گی جس پہ اُسے قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر ارشد کو اغوا کیا گیا۔ مگر ڈاکٹر ارشد نے باوجود شدید ترین تشدد کے یہی بتایا کہ وہ اس فارمولے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ البتہ اس نے صرف سنا ہے۔ کہ کسی سائنسدان نے یہ فارمولا ایجاد کیا ہے۔ اور اس نے اس سنی سنائی بات کو ایک سائنس کانفرنس کے دوران اپنے دوستوں میں یہ کہہ کر رعب جمانے کی کوشش کی۔ کہ اس نے یہ فارمولا ایجاد کیا ہے بہرحال

ڈاکٹر ارشد نے مرنے سے پہلے ہمیں اس آدمی کا پتہ بتا دیا جس سے اس نے یہ بات سنی تھی۔ اُسے تلاش کیا گیا۔ مگر وہ آدمی شادی کر کے ہنی مون منانے ملک سے باہر تھا۔ اس لئے ہمیں انتظار کرنا پڑا۔ کل وہ آدمی جو خود بھی وزارت سائنس میں ایک اعلیٰ عہدیدار ہے ڈاکٹر اے۔ جی رضا وہ واپس آگیا۔ میں اس سے ملا۔ آدمی شکل سے ہی بے حد لالچی لگ رہا تھا۔ اس لئے میں نے اُسے بھاری رقم دے کر آخر کار آمادہ کر ہی لیا کہ وہ اس فارمولے کے متعلق تفصیلات معلوم کر کے بتائے۔ اب اس نے رپورٹ دی ہے کہ فارمولا وزارت سائنس کے خصوصی ریکارڈ روم میں ہے۔ اور اس پہ کام ایک خفیہ سرکاری لیبارٹری میں مکمل کیا جا رہا ہے۔ مگر باوجود مزید بھاری آفر کے اس نے اس بات سے معذرت کر لی ہے کہ وہ یہ فائل اس ریکارڈ روم سے حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ریکارڈ روم سے فائل حاصل کرنے کے لئے سیکنڈ سیکرٹری وزارت سائنس ذاتی طور پہ ریکارڈ روم میں جاتا ہے اور فائل لیتا ہے اور پھر واپس آ کر رکھتا ہے۔ اور وہ آدمی کسی صورت میں خریدا نہیں جا سکتا۔ البتہ اس نے ریکارڈ روم کے محل وقوع اور اس کے حفاظتی اقدامات کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی ہے"۔۔۔۔ فالڈر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ تفصیلات بھی دوہرا دیں۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم خود اس ریکارڈ روم سے وہ فائل حاصل کر لیں"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"یس باس۔ یہ سب کچھ آسانی سے ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ فالڈر نے کہا۔

"اس سلسلہ میں تمہارے ذہن میں کوئی تجویز ہے" ___ باس نے پوچھا۔

"یس باس" ___ فالڈر نے جواب دیا اور پھر اس نے اپنی تجویز بتانی شروع کر دی۔

"گڈ شو فالڈر۔ تم نے واقعی بے داغ تجویز سوچی ہے۔ او۔ کے اب یہ مشن بھی تم ہی مکمل کرو گے" ___ باس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں بھی یہی چاہتا تھا باس۔ صرف آپ کی اجازت کی ضرورت تھی۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ آج رات میں ایکشن لوں گا اور صبح فائل آپ کی میز پر ہوگی" ___ فالڈر نے انتہائی پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"او۔ کے" ___ باس نے کہا اور فالڈر اٹھا۔ اور سلام کر کے تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی ادھیڑ عمر باس نے میز کی دراز سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ___ جی۔ دن کالنگ چیف باس اوور" ___ اس نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔ ٹرانسمیٹر چونکہ فکسڈ فریکونسی کا تھا۔ اس لئے اُسے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کا تردد نہ کرنا پڑا تھا۔

"یس ___ چیف باس اٹنڈنگ یو۔ نام بتاؤ اوور" ___ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"فرانسو بول رہا ہوں چیف اوور" ___ ادھیڑ عمر نے نام بتلاتے ہوئے کہا۔

"یس۔ مشن کی کیا رپورٹ ہے اوور" ___ دوسری طرف سے پوچھا گیا اور فرانسو نے فالڈر سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

"او۔ کے۔ فالڈر خاصا تیز جا رہا ہے۔ اگر کوئی خاص رکاوٹ سامنے نہ آئی تو وہ واقعی آج رات مشن مکمل کرے گا اوور" ___ چیف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اب میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ فائل ملنے کے بعد کیا کرنا ہے" ___ فرانسو نے جواب دیا۔

"فائل تم نے فوری طور پر آسٹریلین سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری روڈی کو پہنچا دینی ہے۔ تمہارا نام اُسے بتا دیا گیا ہے۔ روڈی خود ہی فائل ہیڈ کوارٹر پہنچا دے گا اوور" ___ چیف نے کہا۔

"مگر چیف۔ روڈی تو سرکاری ملازم ہے۔ کہیں اس فائل کا علم حکومت آسٹریلیا کو نہ ہو جائے اوور" ___ فرانسو نے چونک کر کہا۔

"نہیں فرانسو۔ روڈی ہماری تنظیم کا خاص آدمی ہے۔ تم اس بارے میں بے فکر رہو۔ تمہارا کام صرف فائل اس تک پہنچا دینا ہے اور بس۔ اس کے بعد تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس اپنے ہیڈ کوارٹر چلے جاؤ گے اوور اینڈ آل" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور فرانسو نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے اُسے میز کی دراز میں رکھ دیا۔

عمران دانش منزل کی لائبریری میں کافی دیر سے موجود تھا۔ وہ مختلف فائلوں کو باری باری پڑھنے میں مصروف تھا۔ کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس" —— عمران نے اصل آواز میں کہا۔

"سر سلطان کا فون آیا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ فوری طور پر ان سے کنٹکٹ کریں" —— دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"او۔کے۔ میں آرہا ہوں" —— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بلیک زیرو نے اس لئے سر سلطان کو ٹال دیا ہوگا کہ عمران اُسے کہہ آیا تھا کہ اُسے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ پھر اس نے فائلیں بند کیں اور انہیں ان کی مخصوص

جگہوں پر رکھ کر وہ مڑا اور تھوڑی دیر بعد آپریشن روم میں پہنچ گیا۔

"کچھ پتہ چلا اس ٹیکساٹ کے بارے میں" —— کرسی پر بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے احتراماً اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کوئی حوالہ تک موجود نہیں ہے" —— عمران نے جواب دیا۔ اور پھر مخصوص کرسی پر بیٹھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی۔ اے۔ ٹو سیکرٹری خارجہ" —— دوسری طرف سے سر سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ" —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا۔ اس لئے سنجیدہ ہو رہا تھا۔

"یس سر" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بیٹے۔ ایک اہم واقعہ ہو گیا ہے۔ گو سرکاری طور پر تو یہ کیس انٹیلی جنس کو ریفر کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس کی اہمیت کے پیش نظر میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع کر دوں" —— سر سلطان نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جسے آپ اہم کہہ رہے ہیں وہ تو پھر لازماً امتحان میں آجائے گا۔ چلو اچھا ہوا۔ کم از کم طاہر میٹرک تو پاس کر ہی لے گا۔ اس گیس کی مدد سے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی طبیعت ہی ایسی تھی کہ وہ کوشش بھی کرتا تب بھی زیادہ دیر تک

سنجیدہ نہ رہ سکتا تھا۔

" مذاق پھر کبھی کر لینا۔ فی الحال میں ایک اہم کام میں مصروف ہوں۔ وزارت سائنس کی ایک اہم ترین فائل خصوصی ریکارڈ روم سے غائب ہو گئی ہے۔ چوکیدار کو قتل کر دیا گیا ہے اور ریکارڈ روم کی انتہائی مضبوط چھت پھاڑ کر اندر سے فائل اڑائی گئی ہے۔ تمام حفاظتی انتظامات بھی بیکار پڑے ہوئے ہیں۔ اس فائل کا کوڈ نام زیرو فائل ہے۔ اور یہ ایک انتہائی اہم دفاعی ہتھیار کا فارمولا ہے۔ اس پر ایک لیبارٹری میں کام ہو رہا ہے۔ اور حفاظت کی غرض سے یہ فائل خصوصی ریکارڈ روم میں رکھی گئی تھی۔ اور اب فائل کے گم ہو جانے سے وہ کام آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اور اگر فائل نہ ملی تو پاکیشیا کو بے حد نقصان اٹھانا پڑے گا۔ کیونکہ یہ ہتھیار پاکیشیا کے جدید ترین سپر دفاعی نظام کی بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور پاکیشیا نے اس جدید ترین سپر دفاعی نظام کے قیام پر اب تک اپنے بے پناہ وسائل خرچ کر دیئے ہیں۔ جو نہ صرف بیکار چلے جائیں گے بلکہ پاکیشیا کے دفاع کو بھی شدید ترین خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ سابقہ نظام کے متعلق معلوم ہوا تھا کہ اس کی تفصیلات کافرستان کو معلوم ہو چکی ہیں۔ اس لئے اُسے فوری طور پر مسترد کر کے اس جدید ترین دفاعی نظام کا منصوبہ بنایا گیا تھا اس نظام کا نام زیرو سرکٹ رکھا گیا تھا۔ اور یہ ہتھیار جو اس فائل کی مدد سے تیار ہو رہا تھا۔ یہ چونکہ بنیادی حیثیت رکھتا تھا۔ اس لئے اس ہتھیار کا نام بھی زیرو سرکٹ ہی تھا۔ اور فائل کا نام اسی مطابقت سے زیرو فائل رکھا گیا تھا"۔۔۔۔ سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے

میں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن جب فائل ریکارڈ روم میں تھی تو لیبارٹری میں اس کے بغیر کیسے کام ہو رہا تھا۔ یقیناً اس کی کوئی نقل وہاں بھی رکھی گئی ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میرے ذہن میں بھی یہی سوال ابھرا تھا۔ چنانچہ میں نے اس سلسلے میں تفصیلات معلوم کی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق اس فارمولے کے دو بنیادی حصے تھے۔ ایک ابتدائی اور دوسرا فائنل۔ ابتدائی حصے پر کام زیادہ ہونا تھا۔ اور یہ کام بغیر فائل کے بھی ہو سکتا تھا۔ چنانچہ فائل کو حفاظت کی غرض سے ریکارڈ روم میں رکھ دیا گیا۔ اور ابتدائی حصے پر کام شروع کر دیا گیا۔ تاکہ جب یہ ابتدائی حصہ مکمل ہو جائے تو فائل ریکارڈ روم سے منگوا کر اسے فائنل کر دیا جائے۔ اب ابتدائی حصہ تقریباً تیار ہو چکا ہے۔ اور فائل غائب ہو گئی ہے۔ اس لئے اگر یہ فائل نہ ملی تو سب کچھ بیکار ہو جائے گا۔ اس فارمولے کا موجد ایک مقامی سائنسدان افضل حسین تھا۔ مگر افضل حسین وفات پا چکا ہے۔ اس لئے فارمولا دوبارہ بھی تیار نہیں کیا جا سکتا"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

" لیکن ظاہر ہے۔ اس فارمولے کی باقاعدہ ریسرچ رپورٹ تیار کی گئی ہو گی۔ کہ کیا یہ قابل عمل بھی ہے یا نہیں۔ اس رپورٹ پر یقیناً مختلف سائنس دانوں نے کام کیا ہو گا۔ اور اس کے لئے انہوں نے فائل کو پوری تفصیل سے بھی پڑھا ہو گا۔ کیا یہ سائنسدان اسے دوبارہ مکمل نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے یہ تفصیلات معلوم نہیں۔ سیکرٹری وزارت سائنس ڈاکٹر

بشارت سے تم خود بات کر لو۔ بہرحال پاکیشیا کو یہ فائل چاہیئے اور مجھے
یقین ہے کہ انٹیلی جنس کے بس کا یہ کیس نہیں ہے"۔۔۔ سر سلطان
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لیتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر کریڈل
دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی۔ اے۔ ٹو سیکرٹری وزارت سائنس"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی
ان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس۔ ڈاکٹر بشارت سے بات کراؤ"۔۔۔
عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے
میں کہا گیا۔

"ہیلو۔۔۔ ڈاکٹر بشارت بول رہا ہوں جناب"۔۔۔ چند لمحوں بعد
ڈاکٹر بشارت کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ پی۔ اے نے یقیناً انہیں
ایکسٹو کی کال کے متعلق بتا دیا ہو گا۔ اس لئے شروع سے ہی ان کا لہجہ
مؤدبانہ تھا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ کوئی اہم فائل وزارت کے خصوصی ریکارڈ روم
سے چوری کر لی گئی ہے"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اس کا کیس انٹیلی جنس کو ریفر کر دیا گیا ہے وہ انکوائری
کر رہی ہے جناب"۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر بشارت نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تفصیلات کا علم ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ "زیرو سرکٹ" پر کام

شروع کرنے سے پہلے یقیناً اس پر ریسرچ کی گئی ہو گی کہ کیا یہ قابل عمل بھی ہے
یا نہیں۔ کیا ریسرچ کرنے والے سائنسدانوں سے اسے دوبارہ مکمل نہیں
کرایا جا سکتا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کی رپورٹ اس کے موجد ڈاکٹر فضل حسین نے ہی تیار کی تھی اور پھر
جب ابتدائی کام شروع ہوا تو ڈاکٹر فضل حسین ہارٹ اٹیک سے اچانک
وفات پا گئے۔ اس کے بعد اس پر کام ہوتا رہا۔ دو سائنسدان ڈاکٹر عالم اور
ڈاکٹر اسد پرویز اس پر کام کر رہے ہیں۔ لیکن فارمولے کا فائنل حصہ
انتہائی پیچیدہ سائنسی فارمولے پر مبنی تھا۔ اس لئے یہ سوچا گیا کہ پہلے ابتدائی
حصہ مکمل ہو جائے پھر فائل کی مدد سے اسے مکمل کر لیا جائے گا۔ اس لئے
ابھی اس سے تفصیلی طور پر واقف نہ ہو سکے تھے۔ فارمولے کی حفاظت کی
غرض سے اُسے ایسے پیپرز پر منتقل کر دیا گیا تھا جس کی فلم یا کاپی نہ بنائی
جا سکے۔ اور اسی وجہ سے اس کی دوسری کاپی بھی تیار نہ کی گئی تھی"۔۔۔
ڈاکٹر بشارت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ زیرو سرکٹ کس قسم کا ہتھیار ہے۔ کیا صرف دفاع کے کام آتا ہے۔
یا اس سے حملہ بھی کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ یہ ایک حیرت انگیز انقلابی ایجاد ہے۔ اس سے بیک وقت
دفاع بھی کیا جا سکتا ہے اور حملہ بھی۔ اور یہ انتہائی مؤثر ترین اور جدید ترین
ہتھیار ہے۔ یہ فضا میں ایسا سرکٹ قائم کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے کوئی
حملہ آور جہاز اس سرکٹ میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کی حملہ آور
ریز کے ذریعے اس سرکٹ کے باوجود دشمن ملک کے ہتھیاروں کے ذخیروں
کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ ایسے ذخیروں کو جنہیں موجودہ ایجادات کے

مطابق ناقابلِ تسخیر بنا دیا گیا ہو" ۔۔۔ ڈاکٹر بشارت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو انتہائی اہم ترین ایجاد ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جو لاؤڈر کی وجہ سے ساری بات چیت سن رہا تھا عمران کے رسیور رکھتے ہی بول پڑا۔

"ہاں۔ جو کچھ ڈاکٹر بشارت نے بتایا ہے۔ اس لحاظ سے تو یہ اہم ترین ہتھیار ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ ایسا ہتھیار تو سپر پاورز کے پاس بھی نہ ہو گا۔ ان احمقوں کو چاہیئے تھا کہ اس قدر اہم ترین فائل دانش منزل میں رکھوا دیتے۔ اب نجانے کون سی سپر پاور اسے اڑا کر لے گئی ہے یا کوئی بڑی تنظیم۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے اس فارمولے کو دوسرے کاغذ پر منتقل کر کے اس کی فلمیں بنا لینی ہیں۔ اور اگر ہم فارمولا واپس بھی حاصل کر لیں تب بھی اس کی واپسی سے ہمیں کوئی فائدہ نہ ہو گا" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں بھی تھیں۔

"پھر تو اس فائل کے پیچھے بھاگنا ہی فضول ہے۔ اگر زیرو سرکٹ دوسری طاقتوں کے پاس پہنچ گیا تو اس کی بنیاد پر کوئی دفاعی نظام تیار کرنا تو اپنے آپ کو دشمن کے رحم و کرم پر ڈال دینا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ یہ ساری حرکت کسی پرائیویٹ تنظیم نے کی ہو۔ ایسی تنظیمیں دو کام کرتی ہیں۔ اگر وہ چھوٹی تنظیم ہوئی تو صرف فارمولا فروخت کر دے گی۔ اور اگر بڑی ہوئی تو پھر وہ ہتھیار خود تیار کر کے مختلف ملکوں کو باری باری فروخت کرے گی۔ بہرحال یہ تو پتہ چلنا چاہیئے کہ یہ چوری

کی کس نے ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ جولیا کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"وزارت سائنس کے خصوصی ریکارڈ روم سے ایک اہم سائنسی فائل چوری ہو گئی ہے۔ ممبرز کو ایئرپورٹ بھجوا دو تاکہ وہ مشکوک افراد کی چیکنگ کریں۔ فی الحال مجرموں کے بارے میں کوئی کلیو موجود نہیں ہے۔ اس لئے صرف شک کی بنا پر چیکنگ کی جا سکتی ہے۔ وہ سپیشل فورس والے کارڈ استعمال کریں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سنٹرل انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض سے بات کراؤ" ۔۔۔ عمران نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد سپرنٹنڈنٹ فیاض کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ فیاض بول رہا ہوں۔ سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو" فیاض کی انتہائی تحکمانہ آواز سنائی دی۔ اس کی عادت تھی کہ وہ رعب ڈالنے کے لئے نام کے ساتھ پورا عہدہ بھی ضرور بتایا کرتا تھا۔

"تمہارا شاید چیف سپرنٹنڈنٹ بننے کا پروگرام نہیں ہے۔ پھر خواہ مخواہ انسپکٹر جمیل کو چیف سپرنٹنڈنٹ"——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم عمران۔ تم کمینے آدمی۔ تم مجھ سے رقم وصول کر کے چلتے بنے۔ میں شام کو تمہارے فلیٹ پر گیا تو تمہارے اس جڑی مار باورچی نے سیدھے منہ جواب ہی نہ دیا۔ کہاں ہو تم۔ واپس کرو میری رقم ابھی اور اسی وقت"۔ فیاض نے یک لخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ چند حقیر سے نوٹوں پر اتنا غصہ۔ دس بارہ لاکھ پر تو یقیناً تمہارا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے گا۔ ویسے میں تو سمجھا تھا کہ تم وزارت سائنس کے ریکارڈ روم والے کیس میں مصروف ہو گے۔ اس لئے میں فلیٹ سے چلا گیا تھا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ اس قدر اہم کیس چھوڑ کر بھی تم چند نوٹوں کے چکر میں مارے مارے پھرتے رہو گے"——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیس بھی انسپکٹر جمیل ہی ڈیل کر رہا ہے۔ سنجانے اس نے سر رحمان کو کیا پٹی پڑھا دی ہے کہ وہ اُسے بے حد لفٹ کرانے لگ گئے ہیں" سپرنٹنڈنٹ فیاض کی آواز سنائی دی۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بُرا سا منہ بنائے ہوئے ہے۔

"ڈیڈی کو ذہانت پسند آتی ہے۔ اور بدقسمتی سے یہی چیز تم میں اور مجھ میں موجود ہی نہیں ہے"——— عمران نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو بھی ساتھ شامل کر لیا تھا۔ تاکہ فیاض اور زیادہ غصے میں نہ آجائے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ نانسنس انسپکٹر جمیل مجھ سے زیادہ ذہین ہے۔ تم دیکھنا چار دنوں بعد سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتا پھرے گا"———

فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اُسے عمران کے احمق ہونے سے کوئی مطلب نہ تھا۔ اس لئے اس نے صرف اپنی بات کی تھی۔

"وہ اس طرح سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتے چٹخاتے چیف سپرنٹنڈنٹ بن جائے گا۔ خاص طور پر اس وزارت سائنس والے کیس میں یہ بڑا اہم کیس ہے"——— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کیا تم سنجیدگی سے کہہ رہے ہو۔ واقعی اہم کیس ہے کیا"۔ فیاض نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ اور میں اس میں تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آخر تم میرے دوست ہو۔ اور میں یہ کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ کل کا ایک چھوکرا تمہارے سر پر چیف بن کر بیٹھ جائے"——— عمران نے کہا۔

"شکریہ شکریہ عمران۔ واقعی تم جیسے اچھے اور مخلص دوست ایک نعمت سے کم نہیں ہوتے۔ میں ابھی اس سے کیس کا چارج لے لیتا ہوں۔ لیکن دیکھو۔ پھر کہیں آنکھیں نہ بدل لینا ورنہ تمہارے ڈیڈی مجھے سچ مچ گولی مار دیں گے"——— فیاض نے خوشامدانہ سے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ کیا انسپکٹر جمیل دفتر میں موجود ہے"——— عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تھوڑی دیر پہلے ہی کہیں گیا ہے۔ میں نے اُسے جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ کیوں"——— سپرنٹنڈنٹ فیاض نے چونک کر پوچھا۔

"پھر تو اچھا ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس کے دفتر سے اس کیس کی رپورٹ منگوا لو۔ میں وہیں دفتر تمہارے پاس آ رہا ہوں۔ اس رپورٹ سے ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ اس نے اب تک کیا کیا ہے اور ہم اس سے آگے

کام شروع کر دیں گے "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ آجاؤ ۔ میں کیس رپورٹ منگوا لیتا ہوں "۔۔۔۔۔ فیاض نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" کوئی خاص رپورٹ آئے تو مجھے واچ ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دینا۔ میں اس انسپکٹر جمیل کی رپورٹ چیک کر لوں ۔ وہ ذہین لڑکا ہے ۔ ہو سکتا ہے اس نے کوئی کلیو تلاش کر لیا ہو ۔ جسے بنیاد بنا کر آگے بڑھا جا سکے "۔۔۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

فرانسو کمرے میں موجود آرام کرسی پر بیٹھا ہوا کسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ یک لخت کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور فرانسو بے اختیار اچھل کر سیدھا ہو گیا۔ دروازے سے فالڈر اندر داخل ہو رہا تھا۔

" وکٹری باس ۔ کلیر وکٹری ۔ ہم نے فائل حاصل کر لی ہے "۔۔۔۔۔ فالڈر کا چہرہ مسرت کی شدت سے ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ ہو رہا تھا۔

" اوہ اوہ ۔ ویری گڈ ۔ کہاں ہے فائل "۔۔۔۔۔ فرانسو نے بے اختیار اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" میری جیب میں ہے "۔۔۔۔۔ فالڈر نے جلدی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک نیلے رنگ کے کور والی فائل نکال کر فرانسو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ۔ جس پر سرخ رنگ سے بڑا سا زیرو دیا ہوا تھا یہ ہی وزارت سائنس کی سرکاری فائل تھی۔

" دروازہ لاک کر دو" ___ فرانسو نے فائل لیتے ہوئے کہا۔ اور فالڈر تیزی سے مڑا اور اس نے دروازہ لاک کر دیا۔

فرانسو ایک طرف رکھی ہوئی بڑی سی میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھا اور اس نے فائل میز پر رکھ کر میز پر موجود ٹیبل لیمپ روشن کر دیا اور پھر فائل کھول کر دیکھنے لگا۔ عجیب سی ساخت کے تقریباً پچیس فل سکیپ کاغذوں پر فائل مشتمل تھی۔ اور ہر صفحے پر ٹیڑھے میڑھے سے الفاظ ٹائپ کئے گئے تھے۔ مگر یہ عام سی ٹائپ نہ تھی بلکہ یوں لگتا تھا جیسے الفاظ کاغذ کے اندر اس کی بناوٹ میں ہی لکھے گئے ہوں۔ جیسے قالین میں بناوٹ کے اندر ہی کوئی تصویر یا تحریر لکھی جاتی ہے۔ کاغذوں کا رنگ ہلکا نیلا تھا اور اس میں چمک بھی تھی۔

" فائل تو اصلی ہے۔ اور خصوصی ساخت کے کاغذ بتا رہے ہیں کہ اس کی مائیکرو فلم یا فوٹو بھی نہیں اتارا جا سکتا۔ بہرحال گڈ شو۔ اب تفصیل بتاؤ کہ کس طرح یہ فائل حاصل ہوئی" ___ فرانسو نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر کے سامنے بیٹھے ہوئے فالڈر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وہی ترکیب استعمال کی گئی جس کا میں نے پہلے ذکر کیا تھا۔ صرف ایک آدمی کو قتل کرنا پڑا۔ باقی کام آسان ہو گیا ___ سکننگ مشین سے چھت آسانی سے کاٹ لی گئی۔ اور انٹی سرکٹ کی وجہ سے اندر موجود حفاظتی انتظامات بھی بیکار ہو گئے۔ چنانچہ فائل آسانی سے حاصل کر لی گئی اور کسی کو معلوم تک نہ ہو سکا" ___ فالڈر نے جواب دیا۔

" فائل لے کر تم سیدھے یہیں آئے ہو یا......" فرانسو نے پوچھا۔

" اوہ نہیں جناب۔ فائل لے کر میں گروپ سمیت واپس اپنے ہیڈ کوارٹر چلا گیا۔ اور جب پوری طرح تسلی ہو گئی کہ کسی کو شک نہیں پڑا۔ تو پھر میں اب یہاں آیا ہوں۔ فائل تو رات کے پچھلے پہر حاصل کر لی گئی تھی۔ جب کہ اب تو صبح کے دس بج چکے ہیں" ___ فالڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور فرانسو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" او۔ کے۔ اب تم واپس جاؤ۔ فی الحال تم نے ایک ہفتے تک اپنے گروپ کے ساتھ یہیں رہنا ہے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ فائل کی گمشدگی کا پتہ چلتے ہی پورے دارالحکومت میں اس کی تلاش شروع ہو جائے گی۔ اور ایئرپورٹ اور دوسرے تمام ذرائع آمد و رفت کی انتہائی کڑی نگرانی شروع کر دی گئی ہو گی۔ اور خاص طور پر وہ غیر ملکیوں کی زیادہ سختی سے چیکنگ کریں گے۔ اس لئے تم نے اور تمہارے گروپ نے کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی جس سے کسی کو شک ہو سکے اور اب کے بعد تم نے مجھ سے بھی کوئی رابطہ نہیں رکھنا۔ جب حالات نارمل ہو جائیں گے تو تم اپنے گروپ سمیت واپس اپنے ہیڈ کوارٹر چلے جانا" ___ فرانسو نے اُسے مزید ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ لیکن کیا آپ یہ فائل لے کر خود جائیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی چیکنگ بھی ہو جائے" ___ فالڈر نے کہا۔

" نہیں۔ میں نے فائل کسی کے حوالے کرنی ہے۔ اور بس۔ اس کے بعد فائل انتہائی حفاظت سے ملک سے نکل جائے گی۔ میں تم سے علیحدہ رہ کر وقت گزاروں گا اور پھر جیسے ہی حالات مجھے درست نظر آئے میں بھی

ہیڈ کوارٹر چلا جاؤں گا" ــــ فرانسو نے کہا اور فالڈ سر ہلاتا ہوا اٹھا۔ اور پھر سلام کر کے وہ مڑا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی فرانسو نے جلدی سے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک پلاسٹک کا کور نکالا۔ اور فائل اس میں رکھ کر اس نے یہ کور واپس میز کی دراز میں رکھ دیا۔ اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اُسے ڈائریکٹ کیا اور اس کے ساتھ ہی انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ــــ انکوائری پلیز" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"آسٹریلین سفارت خانے کا نمبر چاہیئے" ــــ فرانسو نے کہا تو دوسری طرف سے ایک لمحے کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا۔ فرانسو نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس ــــ آسٹریلین ایمبیسی" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سیکنڈ سیکرٹری مسٹر روڈی سے بات کرائیے۔ میں ان کا دوست فرانسو بول رہا ہوں" ــــ فرانسو نے کہا۔

"ہولڈ آن کیجئے" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز رسیور پر ابھری۔

"یس ــــ روڈی بول رہا ہوں سیکنڈ سیکرٹری" ــــ بولنے والے کا لہجہ نرم تھا۔

"میں فرانسو بول رہا ہوں مسٹر روڈی۔ چیف باس نے آپ کو میرا نام

بتایا ہوگا" ــــ فرانسو نے کہا۔

"اوہ اوہ ہاں۔ مگر ٹھہرو۔ میں تمہیں ایک نمبر بتا دیتا ہوں۔ تم اس نمبر پر فون کرو۔ وہ محفوظ فون ہے" ــــ دوسری طرف سے روڈی نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا۔ اور فرانسو نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔ پھر چند لمحے گزار کر اس نے دوبارہ روڈی کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس ــــ روڈی بول رہا ہوں" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی روڈی کی آواز سنائی دی۔

"فرانسو بول رہا ہوں" ــــ فرانسو نے کہا۔

"ہاں مسٹر فرانسو۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں" ــــ دوسری طرف سے روڈی نے کہا۔

"مسٹر روڈی۔ چیف باس نے کہا تھا کہ فائل آپ کے حوالے کر دی جائے۔ فائل اس وقت میرے پاس موجود ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ فائل کی گمشدگی کی وجہ سے پولیس اور انٹیلی جنس پورے دارالحکومت میں پھیل چکی ہوگی۔ اور ہو سکتا ہے کہ غیر ملکی سفارت خانوں کی بھی خفیہ نگرانی ہو رہی ہو۔ اس لئے اب آپ بتائیں کہ فائل آپ تک کیسے پہنچائی جائے" ــــ فرانسو نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ آپ ایسا کریں کہ فائل لے کر سنٹرل گارڈن پہنچ جائیں۔ اس کے گلاب والے حصے میں مختلف جانوروں کی شکل کی بنچیں رکھی ہوئی ہیں۔ آپ بطخ والی بنچ پر جا کر بیٹھ جائیں۔ میں وہاں آ کر مل جاؤں گا۔ میں نے سرخ رنگ کی ٹائی پہنی ہوئی ہوگی اور نیلے رنگ

کا سوٹ ۔ ہم دونوں اجنبیوں کی طرح بیٹھے رہیں گے ۔ آپ وہ فائل اپنے ساتھ رکھ لیں گے ۔ اور جب میں اسے اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لوں تو آپ اجنبیوں کی طرح اٹھ کر چلے جائیں ۔ بس آپ کی ذمہ داری ختم" ——— دوسری طرف سے روڈی نے کہا۔

" یہ سنٹرل گارڈن کہاں ہے ۔ پوری تفصیل بتا دیں ۔ اور آپ کتنی دیر میں وہاں پہنچیں گے" ——— فرانسو نے کہا۔

" آپ اس وقت کہاں موجود ہیں" ——— روڈی نے پوچھا۔

" ہوٹل انٹرنیشنل میں" ——— فرانسو نے جواب دیا ۔ تو روڈی نے اُسے ہوٹل انٹرنیشنل سے سنٹرل گارڈن تک کے راستے کی پوری تفصیل بتا دی ۔

" ٹھیک ہے ۔ میں آدھے گھنٹے تک پہنچ جاؤں گا" ——— فرانسو نے کہا ۔ اور دوسری طرف سے او ۔ کے کے الفاظ سن کر اس نے ریسیور رکھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو وہ لباس تبدیل کر چکا تھا ۔ اس نے میز کی دراز سے فائل نکالی ۔ اور اُسے کوٹ کی اندرونی جیب میں موڑ کر نہ صرف ڈالا بلکہ اُسے اس طرح ایڈجسٹ کر دیا کہ باہر سے اس کا ابھا نظر نہ آئے ۔ پھر وہ اطمینان سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔

" سر ۔ آپ نے مجھے یاد فرمایا ہے" ——— انسپکٹر جمیل نے فیاض کے دفتر میں داخل ہوتے ہوئے باقاعدہ سیلوٹ مار کر کہا۔

" بیٹھو جمیل" ——— فیاض نے تو صرف اثبات میں سر ہلا دیا ۔ جب کہ عمران نے انسپکٹر جمیل سے بات کی ۔ اور جمیل خاموشی سے سائیڈ پر رکھی کرسی پر بیٹھ گیا ۔

" وزارت سائنس والے کیس کی فائل سپرنٹنڈنٹ فیاض نے چیک کی ہے ۔ اس میں تم نے ایک بات درج کی ہے کہ ڈاکٹر اے ۔ جی رضا جو کہ وزارت سائنس میں انڈر سیکرٹری ہے ۔ نے تمہاری تفتیش میں بار بار مداخلت کی ہے ۔ کیا تم اس مداخلت کی تفصیل بتا سکتے ہو ۔ جس کی وجہ سے تمہیں یہ الفاظ رپورٹ میں اتنے بڑے آفیسر کا باقاعدہ نام لے کر لکھنا پڑا" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا

جناب ۔ یہ فقرے میں نے اس لئے رپورٹ میں لکھے ہیں تاکہ ریکارڈ

پر رہیں۔ انڈر سیکرٹری صاحب پوری انکوائری کے دوران میرے ساتھ چمٹے رہے۔ بلکہ انہوں نے ایک بار تو مجھے دھمکی بھی دی کہ تم وزارت کے آدمیوں پر ناجائز دباؤ ڈال رہے ہو۔ میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دیتا۔ پھر حد یہ ہوئی کہ انہوں نے مجھے اپنے دفتر میں بلا کر بھی باقاعدہ دھمکی دی۔ کہ وہ میرے خلاف حکومت کو رپورٹ کریں گے"۔۔۔۔ انسپکٹر جمیل نے کہا۔

"تم نے ایسی کیا بات کی تھی جس کی وجہ سے اُسے دھمکی دینا پڑی" عمران نے پوچھا۔

"انڈر سیکرٹری صاحب کے ایک چپڑاسی نے مجھے بتایا کہ صاحب کے دفتر میں ایک غیر ملکی کئی بار آیا ہے۔ میں نے جب اس غیر ملکی کے بارے میں تفصیل اے۔ جی رضا صاحب سے پوچھی تو وہ سخت ناراض ہو گئے۔ اور انہوں نے کسی بھی غیر ملکی سے ملاقات سے یکسر انکار کر دیا۔ بلکہ انہوں نے چپڑاسی کو بلا کر اُسے انتہائی سختی سے ڈانٹا کہ اس نے ایسی بات کیوں کی ہے۔ پھر مجھے کہا کہ میں نے ناجائز دباؤ ڈال کر اس سے یہ بات خود کہلوائی ہے۔ جب میں نے انکار کیا تو انہوں نے مجھے بھی دھمکی دی کہ وہ میرے خلاف رپورٹ کریں گے۔ چنانچہ میں نے ریکارڈ کے لئے ان کے بارے میں یہ فقرے اپنی رپورٹ میں درج کر دیئے۔ مجھے ڈائریکٹر جنرل صاحب نے یہ ہدایت کی ہوئی ہے کہ اگر کوئی بھی سرکاری افسر کسی قسم کی بے جا مداخلت کیا کرے تو اس بارے میں رپورٹ میں ضرور ذکر کر دیا کروں"۔۔۔۔ انسپکٹر جمیل نے کہا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور انسپکٹر جمیل اٹھا۔ اس نے سلام کیا۔ اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ ہے ہی غلط آدمی۔ اس نے خواہ مخواہ انڈر سیکرٹری پر رعب ڈالنے کی کوشش کی ہو گی اس لئے اس نے جھاڑ دیا ہو گا۔ احمق آدمی۔ انسپکٹر بن کر سمجھتا ہے کہ وہ نجانے کیا بن گیا ہے۔ جب کہ انڈر سیکرٹری بہت بڑا عہدہ ہے"۔۔۔۔ انسپکٹر جمیل کے جانے کے بعد فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ تم سے ایسی بات کرتا تو تم کیا کرتے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے۔ اس کی جرأت تھی کہ مجھ سے ایسی بات کرتا۔ میں اُس کے ہاتھ میں وہیں ہتھکڑیاں نہ ڈال دیتا۔ ہونہہ"۔۔۔۔ فیاض نے چمک کر کہا اور عمران مسکرا دیا

"او۔ کے فیاض۔ اب میں چلتا ہوں۔ انسپکٹر جمیل نے تو سوائے رسمی کارروائی کے کچھ نہیں کہا۔ تم ایسا کرو کہ ہوٹلوں کو چیک کرو۔ وہاں جتنے بھی غیر ملکی ہوں۔ ان کا ریکارڈ دیکھو۔ ہو سکتا ہے کوئی ایسا آدمی تمہیں نظر آ جائے۔ جس کا ریکارڈ تمہاری لائبریری میں ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لعنت بھیجو۔ اب میں یہ بور کام کروں گا۔ میں انسپکٹروں کی ڈیوٹی لگا دیتا ہوں۔ وہ کرتے رہیں گے"۔۔۔۔ فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جب کوئی ایسا مشکوک آدمی ملے تو مجھے فوراً بتانا۔ پھر دیکھنا میں کس طرح اس کے حلق سے فائل اگلواتا ہوں۔ اس طرح تمہاری ہر طرف واہ واہ ہو جائے گی" ___ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور فیاض کا چہرہ چمک اٹھا۔

"بالکل بالکل۔ ایک بار یہ کیس حل ہو جائے پھر میں سر رحمان کو بتاؤں گا۔ کہ فیاض احمق نہیں ہے" ___ فیاض نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکراتا ہوا پردہ ہٹا کر دفتر سے باہر نکلا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے وزارت سائنس کے دفاتر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ گو اس وقت دفتر بند ہو چکے ہوں گے۔ لیکن اسے معلوم تھا کہ جو معلومات وہ حاصل کرنا چاہتا تھا وہ دفتر کے چوکیداروں سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ دفاتر واقعی بند تھے۔ مین گیٹ بھی بند تھا۔ عمران نے کار دفتر سے کچھ دور ایک سائیڈ پر روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ مین گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ وہ اس کھڑکی سے اندر داخل ہو گیا۔

"جی صاحب۔ دفتر تو بند ہو چکا ہے" ___ ایک طرف کھڑے مسلح چوکیدار نے عمران کو اندر آتے دیکھ کر چونک کر کہا۔

"ارے اوہ۔ ویری بیڈ۔ میں نے آج ہی واپس جانا ہے پھر......" ___ عمران نے اسی طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے دفتر بند ہونے کا سن کر اسے شدید دھچکا لگا ہو۔

"جی ___ جی کیا فرمایا آپ نے۔ کس سے ملنا تھا آپ کو" ___

چوکیدار نے عمران کو اس طرح بوکھلائے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"وہ انڈر سیکرٹری کا چپڑاسی ہے۔ احمد خان۔ میرے پاس اس کے لئے ایک امانت ہے۔ اس کے ایک رشتہ دار نے دی تھی۔ کہ میں اس تک پہنچا دوں۔ مجھے ایک ضروری کام کی وجہ سے دیر ہو گئی اور دفتر بند ہو گیا۔ اب میں اس کا گھر کہاں سے تلاش کروں گا۔ اور آج رات میں نے واپس بھی جانا ہے۔ ورنہ کل دفتر کھلنے پر دے دیتا" ___ عمران نے اور زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چپڑاسی احمد خان۔ اوہ۔ وہ تو ابھی گیا ہے یہاں سے۔ اسے صاحب نے معطل کر دیا ہے۔ بے چارہ بے حد پریشان تھا۔ سفارشیں تو ڈھونڈتا پھر رہا ہے۔ اس کا گھر تو قریب ہے۔ آسن پورے میں۔ انصار مسجد بے حد مشہور ہے۔ اس مسجد کے دروازے کے سامنے اس کے گھر کا دروازہ ہے" ___ چوکیدار نے کہا۔

"اوہ شکریہ۔ اب میں اسے ڈھونڈھ لوں گا" ___ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار آسن پورہ محلے کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس نے محلے کے چوک کے پاس کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ انصار مسجد پوچھتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ احمد خان کا گھر تلاش کر چکا تھا۔ دروازہ کھٹکانے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آیا۔ عمران کے جسم پر چونکہ اس وقت سوٹ تھا۔ اس لئے وہ عمران کو اپنے دروازے پر دیکھ کر بے حد حیران ہو گیا۔

"آپ کا نام احمد خان ہے" ___ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ مگر......" احمد خان نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میرا نام علی عمران ہے ۔ اور میرا تعلق ایک فلاحی ٹرسٹ سے ہے ۔ یہ ٹرسٹ ایسے لوگوں کی مدد کرتا ہے جن پر ناجائز ظلم کیا جا رہا ہو ۔ اور ہمارے ٹرسٹ کو اطلاع ملی ہے کہ آپ کو غلط طور پر معطل کر دیا گیا ہے ۔ اگر آپ مجھے تفصیل بتا دیں تو یقین کریں کہ کل ہی آپ کو بحال کرایا جا سکتا ہے ۔ ہمارے ٹرسٹ کے سرپرست گورنر ہیں " ____ عمران نے کہا اور احمد خان کے چہرے پر یک لخت بے پناہ مسرت ابھر آئی ۔ ظاہر ہے وہ بے چارہ غریب آدمی سفارشیں ڈھونڈھتا پھر رہا تھا ۔ اور قدرت نے گورنر کی سفارش اس کے گھر تک پہنچا دی تھی

" جناب جناب ۔ مجھ پر واقعی ظلم ہوا ہے ۔ میری بیس سال کی بے داغ سروس ہے ۔ آج تک میں نے ...... " احمد خان نے فوراً ہی اپنی صفائی پیش کرنی شروع کر دی ۔

" یہاں اس طرح نہیں ۔ میں پوری تفصیل سننا چاہتا ہوں آپ میرے ساتھ یہاں قریب کسی صاف ستھرے ریسٹورنٹ میں چلیں ۔ وہاں بیٹھ کر چائے پیئں گے ۔ بل میرے ذمے ۔ اور پھر اطمینان سے آپ سے ساری باتیں بھی سن لوں گا " ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" شش ____ شش ____ شکریہ ۔ آیئے یہاں قریب ہی نعیم ہوٹل ہے ۔ وہ آپ جیسے بڑے آدمیوں کے بیٹھنے کے لئے انتہائی مناسب ہے " ____ احمد خان نے کہا ۔ اور تیزی سے آگے بڑھ گیا ۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک متوسط ٹائپ کے ہوٹل میں موجود تھے ۔ عمران نے چائے منگوائی ۔ اور پھر اس نے احمد خان سے تفصیل سننی شروع کر دی ۔ جب تک احمد خان ساری تفصیل بتاتا رہا ۔ عمران

...شی سے اس کی بات سنتا رہا ۔

...یہ بتائیں کہ کیا واقعی کوئی غیر ملکی تمہارے صاحب سے ملتا رہا ہے ...نے جھوٹ بولا تھا " ____ عمران نے کہا ۔

...جناب مجھے کیا ضرورت تھی جھوٹ بولنے کی ۔ اور پھر غیر ملکی تو صاحب ...ن سے ملنے آتے ہی رہتے ہیں ۔ اس میں کوئی ایسی بات ہی نہ تھی ۔ ...صاحب ناراض ہوتے مگر سنجانے صاحب کو کیا ہوا وہ تو اس ...یہ بات سن کر بھڑک اٹھے کہ جیسے میں نے یہ بات کر کے انہیں ...ی کے پھندے سے لٹکا دیا ہو " ____ احمد خان نے منہ بناتے ...ے کہا ۔

...اس غیر ملکی کا حلیہ کیا تھا ۔ اور نام بھی اگر جانتے ہو تو بتا دو تا کہ ...اس غیر ملکی کو تلاش کر کے تمہاری بے گناہی گورنر صاحب پر ...ت کر دوں ۔ مجھے یقین ہے کہ نہ صرف تم بحال ہو جاؤ گے ۔ بلکہ ...یں ترقی بھی مل جائے گی " ____ عمران نے کہا ۔

...جناب ۔ اس غیر ملکی کا نام فالڈر تھا ۔ صاحب غیر ملکی دورے پر ...ے ہوئے تھے ۔ ان کی غیر حاضری میں بھی وہ کئی بار آیا تھا ۔ پھر جب ...جب آئے تو وہ ان سے تین بار ملنے آیا تھا ۔ اور ایک بار تو اس ...پاس بڑا سا بیگ بھی تھا ۔ لیکن جب وہ واپس گیا تو بیگ ...ے پاس نہ تھا ۔ پھر صاحب اس کے جانے کے فوراً بعد دفتر ...ے چلے گئے ۔ تو وہ بیگ صاحب نے خود ہی اٹھایا ہوا تھا ۔ میں ...بیگ ان سے لینے کی کوشش بھی کی لیکن انہوں نے منع کر دیا ۔ ...حد اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا ۔ صاحب بیگ اٹھانا تو ایک

طرف۔ کار کی چابیاں اٹھانا بھی اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں" ——
احمد خان نے خالڈر کا حلیہ بتانے کے ساتھ ساتھ مزید تفصیل بتات
ہوئے کہا۔ اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ چپڑا
ٹائپ کے لوگ معمولی معمولی باتوں کو بھی نظر میں رکھتے ہیں۔
" کیا اس بینک کے بعد وہ صاحب سے دوبارہ ملا تھا۔ اور
بینک والا واقعہ آج سے کتنے دن پہلے کا ہے" —— عمران نے پو
" آج سے تین دن پہلے کا ہے۔ اس کے بعد وہ دوبارہ نہیں آ
احمد خان نے جواب دیا اور عمران نے ویٹر کو بلا کر اُسے بل کے سا
ٹپ بھی دی اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔
" ٹھیک ہے احمد خان۔ اب تم بے فکر رہو۔ تمہارا کام ہو جا
گا" —— عمران نے کہا اور اُسے لے کر ہوٹل سے باہر آگیا۔ پھ
نے جیب سے چار پانچ بڑے نوٹ نکال کر احمد خان کے ہاتھ
پکڑا دیئے۔
" یہ ٹرسٹ کی طرف سے رکھ لو۔ کام آئیں گے تمہارے" ——
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی تیزی سے م
قدم بڑھاتا اس چوک کی طرف بڑھتا گیا جہاں وہ کار روک کر آیا
تھوڑی دیر بعد اس کی کار آفیسرز کالونی کی طرف اڑی چلی جا
تھی۔ وہ اب اے۔ جی رضا سے خود ہی ملنا چاہتا تھا۔ اس
والے قصے نے اُسے واقعی مشکوک کر دیا تھا۔ آفیسرز کالونی
چیک پوسٹ سے اُسے اے۔ جی رضا کی کوٹھی کا پتہ معلوم ہو
اور تھوڑی دیر بعد کار اس کوٹھی کے گیٹ میں داخل ہو رہی تھ

ے۔ جی رضا چونکہ انڈر سیکرٹری تھا۔ اس لئے کوٹھی پر باقاعدہ
پولیس کی مسلح گارد موجود تھی۔
" صاحب اندر ہے" —— عمران نے کار روک کر نیچے اترتے
ہوئے کہا۔
" جی ہاں۔ مگر......" ایک ادھیڑ عمر آدمی نے جو پورچ میں ہی کھڑا
تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔
" یہ کارڈ انہیں دے دو" —— عمران نے جیب سے ایک کارڈ
نکال کر اس ادھیڑ عمر آدمی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا
" اوہ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنرل سپیشل فورس۔ آپ ڈرائنگ
روم میں تشریف رکھیں۔ میں صاحب کو کارڈ دیتا ہوں" —— ادھیڑ
عمر نے کارڈ پڑھ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر برآمدے کے
کونے میں موجود وسیع و عریض ڈرائنگ روم میں وہ عمران کو بٹھا کر
واپس چلا گیا۔ عمران اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھا ڈرائنگ روم
کی آرائش کو دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک
صحت مند ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر کشمیری گاؤن
تھا اور چہرے کی ساخت سے ہی نظر آ رہا تھا کہ وہ فطری طور پر لالچی
آدمی ہے۔
" جی فرمایئے۔ سپیشل فورس کو مجھ سے کیا کام ہے" —— آنے والے
نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اور پھر مصافحہ کئے بغیر بڑے پُرغرور انداز
میں عمران کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔
" خالڈر سے آپ نے کتنی رقم لی تھی" —— عمران نے بھی سرد لہجے

میں بات کرتے ہوئے کہا اور اے۔جی۔ رضا عمران کی بات سن کر
یک لخت اچھل پڑا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کون فالڈر۔ رقم۔ کیا مطلب"
اس نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا سارا رعب
داب عمران کے ایک ہی فقرے سے ختم ہو گیا تھا۔

"وہ غیر ملکی جو آپ سے ملنے دفتر آتا رہا ہے۔ اور خیال رکھیں۔ آپ
کے جواب دینے سے پہلے میں بتا دوں کہ فالڈر گرفتار ہو چکا ہے"
عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مم ــــ مم ــــ میں کسی فالڈر کو نہیں جانتا۔ کون فالڈر۔ میرا
اس سے کیا تعلق ہے" ــــ رضا نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو
سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے کتنے بچے ہیں" ــــ عمران نے یک لخت پوچھا۔

"چار۔ کیوں" ــــ رضا نے عمران کے اس غیر متوقع سوال پر بے
اختیار ہو کر جواب دیا۔

"مسٹر اے۔جی۔ رضا۔ آپ ایک قومی جرم میں شریک ہوئے
ہیں۔ اور اگر آپ نے مزید غلط بیانی کی تو آپ کو یہیں گرفتار بھی کیا
جا سکتا ہے۔ اور آپ کو سرِعام پھانسی بھی دی جا سکتی ہے۔ اس لئے
سوچ سمجھ کر جواب دیجئے۔ ہو سکتا ہے آپ نادانستگی میں اس جرم
میں شامل ہو گئے ہوں۔ اس لئے آپ جو کچھ سچ ہے وہ بتا دیں ورنہ
فالڈر نے جو کچھ بتایا ہے۔ اس کے بعد تو آپ سے بات چیت کرنے کا
کوئی سکوپ بھی باقی نہ رہا تھا۔ آپ کو وہیں دفتر سے ہی ہتھکڑیاں

ڈال کر سپیشل فورسس کے ہیڈ کوارٹر لے جانا چاہیئے تھا۔ لیکن ہم صرف
تنا جاننا چاہتے ہیں کہ فائل کی چوری میں آپ دانستہ شریک رہے
ہیں یا نادانستہ" ــــ عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"مم ــــ مم ــــ میں...... میں......" اے۔جی۔ رضا کی
حالت عمران کی یہ بات سنتے ہی غیر ہونے لگ گئی۔ اس کے منہ سے
فقرہ نہ نکل پا رہا تھا۔

"گھبرائیے نہیں۔ ابھی کچھ نہیں بگڑا۔ ابھی آپ بچ سکتے ہیں لیکن
شرط وہی کہ آپ سچ سچ بتا دیں" ــــ عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ پلیز مجھے بچا لیں۔ آپ جو خدمت کہیں گے میں کرنے
کے لئے تیار ہوں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ فالڈر کوئی
مجرم ہے۔ وہ مجھ سے ملا تھا۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ میں نے ڈاکٹر
ارشد سے زیرو سرکٹ اور زیرو فائل کی بات کی تھی" ــــ اے۔
جی۔ رضا نے جلدی جلدی بولنا شروع کر دیا۔

"یہ ارشد کون ہے" ــــ عمران نے پوچھا۔

"وہ مقامی سائنسدان تھا۔ نوجوان آدمی تھا۔ اور میرا دوست تھا۔
ہم اکٹھے ہی کلب میں ملتے رہتے تھے۔ اس کی شادی ہونے والی تھی۔
جو لڈنگ کمپنی میں اس کی منگیتر مس آسیہ ملازم تھی ــــ وہ
بھی کلب میں آتی جاتی تھی۔ پھر اچانک مجھے پتہ چلا کہ مس آسیہ
اور ڈاکٹر ارشد دونوں کو قتل کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس غیر ملکی
فالڈر نے مجھے کہا کہ اس کے پاس ایسے ثبوت ہیں جن کی مدد سے
وہ حکام پر یہ ثابت کر سکتا ہے کہ میرے ناجائز تعلقات مس آسیہ

سے رہے ہیں۔ اور میں نے ہی رقابت کی وجہ سے ان دونوں کو قتل کیا ہے۔ اب آپ سے کیا چھپانا۔ مس آسیہ بڑی فلرٹ لڑکی تھی۔ مجھ سے ہی کیا کلب کے کئی ممبران سے اس کے بڑے گہرے تعلقات تھے۔ بہرحال فالڈر نے مجھے کچھ فوٹو دکھائے۔ بجانے اس کے پاس یہ فوٹو کہاں سے آ گئے تھے۔ بہرحال یہ فوٹو ایسے تھے کہ اگر وہ واقعی حکام تک پہنچ جاتے تو میری پوزیشن بھی مشکوک ہو جاتی۔ اور میری عزت، شہرت سب خاک میں مل جاتی۔ اور میں مجبور ہو گیا۔ اس نے مجھے کہا کہ میں ریکارڈ روم سے اُسے زیرو فائل نکال کر دوں۔ مگر میں یہ کام کر ہی نہ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے اسے بتا دیا کہ یہ کام میرے بس سے ہی باہر ہے۔ جس پر اس نے مجھ سے زیرو فائل اور ریکارڈ روم کے بارے میں تفصیلات معلوم کیں خاص طور پر اس کی اندرونی ساخت اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں پوچھتا رہا۔ بس اتنی سی بات ہے" ــــــ اے جی۔ رضا نے آخرکار سب کچھ اگل دیا۔

" لیکن اس میں رقم کی بات آپ نے نہیں کی۔ حالانکہ فالڈر کے مطابق آپ کو ان معلومات کے بدلے میں بھی رقم دی گئی۔ اور ایسے ثبوت بھی مل گئے ہیں کہ بھاری رقم کا بیگ اس نے آپ کو دفتر میں ا کر دیا۔ اور آپ خود یہ بیگ اٹھا کر دفتر سے باہر نکلے۔ ان سچوئشنز کے فوٹو بھی سپیشل فورس کے پاس موجود ہیں۔ اس لئے امید ہے آپ اب مزید غلط بیانی نہ کریں گے" ــــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" وہ ــــــ وہ رقم۔ وہ خود زبردستی میرے پاس چھوڑ گیا تھا" ــــــ اے۔ جی۔ رضا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" کتنی رقم تھی۔ سوچ کر جواب دیجئے گا۔ ایک روپے کی غلط بیانی آپ کو مشکل میں پھنسا سکتی ہے" ــــــ عمران نے کہا۔

" دس لاکھ روپے تھے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ وہ خود چھوڑ گیا تھا" ــــــ اے۔ جی۔ رضا نے کہا۔

" او۔ کے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ واقعی بے گناہ ہیں۔ اور آپ کو بلیک میل کر کے یہ سب کچھ آپ سے کرایا گیا ہے" ــــــ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ جی ہاں۔ بالکل" ــــــ اے۔ جی۔ رضا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ نے شروع میں خدمت کی بات کی تھی" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں۔ بالکل بالکل۔ آپ مجھ سے ایک لاکھ روپے لے لیں بس میرا نام درمیان میں نہ آئے" ــــــ اے۔ جی۔ رضا نے کہا۔

" او۔ کے۔ میں آپ کے سیکرٹری ڈاکٹر بشارت اور سیکرٹری خارجہ سر سلطان کو یہاں بلواتا ہوں۔ آپ یہ ساری باتیں ان کے سامنے دوہرا دیں۔ تاکہ آپ کی پوزیشن کلیئر ہو جائے" ــــــ عمران نے کہا۔

" نہیں نہیں۔ یہ دونوں انتہائی سخت لوگ ہیں۔ پلیز آپ خود کچھ کریں" ــــــ اے۔ جی۔ رضا نے ایک بار پھر انتہائی پریشان

لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کریں۔ اسی میں بچت ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے ذاتی ملازم کی آواز سنائی دی۔ کیونکہ دفتر کا وقت ختم ہو جانے کی وجہ سے عمران نے سر سلطان کی کوٹھی پر فون کیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو عمران خیریت"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"سر سلطان۔ میں اسی آفیسرز کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک سے بول رہا ہوں۔ انڈر سیکرٹری وزارت سائنس اے۔ جی رضا صاحب کی کوٹھی سے۔ سیکرٹری وزارت سائنس ڈاکٹر بشارت بھی یقیناً اسی کالونی میں رہتے ہوں گے۔ آپ انہیں ساتھ لے کر اے۔ جی۔ رضا کی کوٹھی میں آجائیں۔ گمشدہ فائل کے سلسلے میں انتہائی ضروری کارروائی درپیش ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"انسپکٹر جمیل سے بات کرائیں۔ میں سپیشل فورس کا اسسٹنٹ

ڈائریکٹر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ انسپکٹر جمیل بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد انسپکٹر جمیل کی آواز سنائی دی۔

"انسپکٹر جمیل۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض دفتر میں ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی وہ تو کافی دیر پہلے چلے گئے ہیں۔ میں بھی ایک ضروری کام کی وجہ سے دفتر میں رکا ہوا تھا"۔۔۔۔ انسپکٹر جمیل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم فوراً کوٹھی نمبر ایک سو ایک آفیسرز کالونی پہنچ جاؤ۔ گمشدہ فائل والے کیس میں کچھ پیش رفت ہوئی ہے۔ جلد سے جلد آؤ۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض کو اطلاع نہ دینا۔ خود آجانا۔ لیکن جلدی"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے وعدہ کیا ہے کہ مجھے کچھ نہ ہوگا۔ پھر آپ انٹیلی جنس کے انسپکٹر کو کیوں بلا رہے ہیں"۔۔۔۔ اے۔ جی۔ رضا نے کہا۔

"اس لئے میں نے اسے کہا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کو اطلاع نہ دے۔ ورنہ وہ بے حد با اصول آدمی ہے۔ یہ انسپکٹر جمیل اپنا آدمی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی آنکھ کا کونہ دبا کر اسے مخصوص انداز میں اشارہ بھی کر دیا۔ اور اے۔ جی۔ رضا کے چہرے پر اس اشارے کی وجہ سے بے حد اطمینان چھا گیا۔

"ملازم کو بلا کر کہہ دیں کہ سر سلطان، ڈاکٹر بشارت اور وہ انسپکٹر جمیل آئیں تو انہیں فوراً یہاں پہنچا دیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ تو

اے جی رضا نے سر ہلاتے ہوئے میز پر موجود ایک چھوٹے سے باکس کے
درمیان انگلی رکھ دی۔ اس کے ساتھ ہی دور کہیں گھنٹی بجنے کی آواز
سنائی دی۔ اور چند لمحوں بعد وہی آدمی جو عمران کو ڈرائنگ روم تک
چھوڑ گیا تھا اندر داخل ہوا۔

" ریاض۔ سیکرٹری خارجہ سر سلطان اور سیکرٹری سائنس ڈاکٹر
بشارت یہاں تشریف لا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ انٹیلی جنس کا انسپکٹر
جمیل بھی آئے گا۔ انہیں تم نے فوراً یہاں لے آنا ہے" ۔۔۔ اے۔ جی
رضا نے سخت لہجے میں کہا۔

" یس سر" ۔۔۔ ملازم نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

اور پھر پانچ منٹ بعد سر سلطان ایک لمبے قد اور بھاری جسم
کے ادھیڑ عمر لیکن پر وقار چہرے والے آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔
عمران اور اے۔ جی۔ رضا دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

" یہ علی عمران ہے۔ اور علی عمران یہ ہیں ڈاکٹر بشارت سیکرٹری
وزارت سائنس" ۔۔۔ سر سلطان نے عمران اور ڈاکٹر بشارت کا
تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" تو یہ چلتی پھرتی بشارت ہیں۔ واہ" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ تو ڈاکٹر بشارت کا چہرہ یک لخت بگڑ سا گیا۔ انہوں نے
اس طرح سر سلطان کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں کہ یہ آدمی کس
قدر بدتمیز ہے۔ اسے اتنے بڑے اعلیٰ افسر سے بات کرنے کی
بھی تمیز نہیں ہے۔

" اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھو ڈاکٹر بشارت۔ تم سے پہلے سیکرٹری

سائنس آغا شیر احمد خان بھی شروع میں اس سے اسی طرح الرجک
ہو جاتے تھے۔ مگر بعد میں وہ سمجھ گئے تھے" ۔۔۔ سر سلطان نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر بشارت نے ہونٹ بھینچ لئے۔

" مسئلہ کیا ہے عمران" ۔۔۔ سر سلطان نے عمران سے مخاطب
ہو کر کہا۔ اے۔ جی۔ رضا خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" ایک منٹ۔ انٹیلی جنس کا انسپکٹر جمیل آجائے تو مسئلہ بھی
سامنے آجائے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر بشارت چونک پڑے۔

" انٹیلی جنس کا انسپکٹر اور یہاں۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے رضا۔
تم بول کیوں نہیں رہے" ۔۔۔ ڈاکٹر بشارت نے حیران ہوتے ہوئے
اس بار اپنے ماتحت سے بات کی۔

" آپ ذرا صبر کر لیں تو بہتر ہے۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ
ہوتا ہے۔ آپ کیا چاہتے ہیں کہ اللہ آپ کا ساتھ نہ دے" ۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آخر آپ ....." ڈاکٹر بشارت نے چیخ کر کچھ کہنا ہی چاہا تھا
کہ اسی لمحے دروازہ کھلا اور انسپکٹر جمیل اندر داخل ہوا۔

" آؤ انسپکٹر جمیل۔ تمہارا انتظار تھا۔ یہ ہیں سر سلطان۔ سیکرٹری
خارجہ۔ اور یہ ہیں بے صبر ڈاکٹر بشارت سیکرٹری وزارت سائنس
اور یہ وہی اے۔ جی۔ رضا۔ اس سے تو تم اچھی طرح واقف ہو۔ اب
بیٹھ جاؤ۔ اور کاپی کھول لو۔ تاکہ اے۔ جی۔ رضا صاحب وزارت
سائنس کی گمشدہ فائل کے سلسلہ میں اپنا بیان ریکارڈ کرا دیں۔ اور
تم اس بیان پر ان بڑے افسروں کے بطور گواہ دستخط کرا سکو"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو مسٹر اے۔ جی۔ رضا۔ جو کچھ آپ نے مجھ سے بیان کیا تھا۔ وہ سب کچھ اُسی طرح دوبارہ بیان کر دیں۔ لیکن یہ خیال رکھیں کہ میری جیب میں ٹیپ ریکارڈر موجود ہے۔ اور آپ کا بیان اس میں ریکارڈ ہو چکا ہے۔ اس لئے کوئی غلط بیانی نہ ہو"۔۔۔۔ عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔ تو اے۔ جی۔ رضا نے آہستہ آہستہ بولنا شروع کر دیا۔ اور جیسے جیسے وہ بیان دیتا جا رہا تھا۔ سر سلطان کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ۔ جب کہ انسپکٹر جمیل کے چہرے پر حیرت۔ اور ڈاکٹر بشارت کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھرتے چلے آ رہے تھے۔

"میں بے گناہ ہوں جناب۔ مجھے بلیک میل کر کے یہ سب کچھ کرایا گیا ہے"۔۔۔۔ اے۔ جی۔ رضا نے اپنا بیان ختم کرتے ہوئے آخر میں کہا۔

"اگر تم بے گناہ ہوتے اے۔ جی۔ رضا۔ تو تم دس لاکھ روپے کی رقم کیوں وصول کرتے۔ جو لوگ بلیک میل کر کے کام کراتے ہیں وہ رقم نہیں دیا کرتے۔ سمجھے۔ انسپکٹر جمیل اے۔ جی۔ رضا کو ہتھکڑی لگا دو"۔۔۔۔ عمران نے یک لخت انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ تو انسپکٹر جمیل جو ساتھ ساتھ بیان لکھ رہا تھا بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"مم۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ مگر آپ نے تو کہا تھا کہ مم۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ میرا نام درمیان میں نہ آئے گا"۔۔۔۔ اے۔ جی۔ رضا کا چہرہ یکلخت

ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔

"انسپکٹر جمیل۔ ان کا نام اے۔ جی کی بجائے عبدالغفور لکھ دینا۔ بس اب تو خوش ہو۔ کہ تمہارا نام درمیان میں نہیں آیا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ کیا حرکت کی رضا۔ تم نے پورے محکمے کی ناک کٹوا دی"۔ ڈاکٹر بشارت نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے انسپکٹر جمیل اے۔ جی۔ رضا کے ہاتھ پشت پر کر کے انہیں ہتھکڑی لگا چکا تھا۔

"عمران بیٹے وہ فائل"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"انٹیلی جنس کا کیس تو مکمل ہو گیا۔ مجرم پکڑا گیا۔ باقی رہی فائل تو اب یہ کیس سیکرٹ سروس کا بن گیا ہے۔ اس لئے باقی کام وہ کرتی رہے گی۔ انسپکٹر جمیل نے واقعی انتہائی محنت اور جانفشانی سے یہ کیس حل کیا ہے۔ آپ کو یہاں بلوانے کا مقصد صرف اتنا تھا۔ کہ اے۔ جی۔ رضا صاحب حکومت کے بہت بڑے عہدیدار ہیں۔ اس لئے ان سے بھی بڑے عہدیداروں کی موجودگی میں انہیں اعتراف جرم کرنا چاہیئے تھا۔ اور ہاں ڈاکٹر بشارت صاحب۔ اے۔ جی۔ رضا نے اپنے چپڑاسی احمد خان کو معطل کر دیا تھا۔ کیونکہ اس نے فائلز کی ان سے ملنے کی نشاندہی کی تھی۔ اور اسی نشاندہی کی بنا پر یہ مسئلہ حل ہوا ہے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ کل صبح فوری طور پر نہ صرف احمد خان کو بحال کر دیں بلکہ اُسے ترقی بھی دے دیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" یہ ہمارا دفتری معاملہ ہے مسٹر۔ آپ کون ہوتے ہیں مجھے ہدایت دینے والے " ۔۔۔ ڈاکٹر بشارت نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر مجھے صدر مملکت سے بات کرنی پڑے گی " ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ تو ڈاکٹر بشارت بے اختیار چونک پڑا۔

" ارے ارے۔ اس کی ضرورت نہیں ہے عمران۔ دراصل میں نے تمہارا تعارف ڈاکٹر بشارت سے صرف اس قدر کرایا ہے کہ تم سر رحمان کے لڑکے ہو۔ لیکن میرا خیال ہے اب مزید تعارف بھی کرا دوں تو زیادہ بہتر ہے " ۔۔۔ سر سلطان نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

" مزید تعارف۔ کیا مطلب " ۔۔۔ ڈاکٹر بشارت نے چونک کر سر سلطان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور انسپکٹر جمیل اور اے۔ جی رضا بھی چونک کر سر سلطان کی طرف دیکھنے لگے۔

" یہ چیف آف سیکرٹ سروس کے نمائندہ خصوصی ہیں اور ان کی بات چیف بھی نہیں ٹال سکتا۔ آپ کی اور میری تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے " ۔۔۔ سر سلطان نے کہا تو ڈاکٹر بشارت کا رنگ تیزی سے زرد پڑنے لگ گیا۔

" مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ معذرت خواہ ہوں جناب علی عمران صاحب۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ آپ کے حکم کی اب پوری طرح تعمیل ہو گی " ۔۔۔ ڈاکٹر بشارت کا سارا رعب، دبدبہ ایکسٹو کا نام سامنے آتے ہی ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا۔

" میں نے آپ کو کوئی حکم نہیں دیا ڈاکٹر بشارت۔ آپ کے متعلق

مجھے معلوم ہے کہ آپ با اصول آدمی ہیں۔ اس لئے درخواست کی تھی۔ بہرحال انسپکٹر جمیل۔ یہ تمہارا کیس ہے۔ تم جانو اور اے۔ جی۔ رضا۔ لیکن بس سپرنٹنڈنٹ فیاض کو نہ بتانا کہ یہ سب کچھ میری موجودگی میں ہوا ہے۔ ورنہ وہ مجھے فوراً اپنے فلیٹ سے بے دخل کر دے گا۔ اور میں بے چارہ سڑکوں پر ہی جوتیاں چٹخاتا رہ جاؤں گا۔ مجھے اب اجازت " ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈاکٹر بشارت حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے اُسے سمجھ نہ آ رہی ہو۔ کہ یہ آخر کس قسم کا آدمی ہے اور سر سلطان بھی مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"فائل تو یقیناً اب تک ملک سے باہر لے جائی جا چکی ہوگی"۔ بلیک زیرو نے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھو شاید ایئرپورٹ پر سخت چیکنگ کی وجہ سے وہ ابھی رکے ہوئے ہوں" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"کاش ۔ یہ فالڈر کہیں مل جاتا تو ......" بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ جلد ہی اس کا کوئی نہ کوئی کلیو مل ہی جائے گا"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔ اے ۔ جی ۔ رضا کی گرفتاری کو ایک روز گزر چکا تھا۔ اور سیکرٹ سروس اور ٹائیگر پورے شہر میں فالڈر کو تلاش کرنے میں مصروف تھے ۔ لیکن اب تک فالڈر کو تلاش نہ کیا جا سکا تھا۔ ایئرپورٹس اور دارالحکومت سے باہر جانے والے تمام راستوں پر پولیس اور انٹیلی جنس دو روز سے پوری سختی سے چیکنگ میں مصروف تھی ۔ اس چیکنگ کے انتظامات

عمران نے سر سلطان سے کہہ کر کرائے تھے ۔ کیونکہ سیکرٹ سروس کو اس نے فالڈر کی تلاش پر لگا دیا تھا۔ لیکن اب تک نہ ہی فائل مل رہی تھی اور نہ ہی فالڈر کا پتہ چل رہا تھا۔ اور ظاہر ہے جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا فائل کی دستیابی کے امکانات اُسی رفتار سے معدوم ہوتے چلے جا رہے تھے ۔ لیکن ظاہر ہے عمران اس کے سوا اور کر بھی کیا سکتا تھا ۔ یہی وجہ تھی کہ وہ صبح ہوتے ہی دانش منزل آ گیا تھا۔ کہ اگر کوئی معمولی سا کلیو بھی مل جائے تو وہ فوراً اس کے پیچھے دوڑ پڑے ۔ لیکن اب دوپہر ہونے کے قریب تھی اور کسی طرف سے کوئی کال نہ آ رہی تھی ۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر اپنی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ کر رکھی تھی ۔ تاکہ اگر ٹائیگر کال کرے تو وہ فوراً اٹنڈ کر سکے ۔ لیکن ٹائیگر کی طرف سے بھی اب تک کوئی کال نہ آئی تھی ۔ عمران نے لائبریری کو بھی اچھی طرح کھنگال ڈالا تھا لیکن فالڈر نام کا کوئی آدمی اُسے کسی پرائیویٹ یا سرکاری تنظیم کی فائل میں نہ ملا تھا۔ اس سے عمران یہی سمجھا تھا کہ فالڈر یقیناً کوئی چھوٹے پیمانے کا آدمی ہوگا جسے درمیانی واسطے کے طور پر استعمال کیا گیا ہوگا۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ جب تک فالڈر سامنے نہ آتا ۔ گاڑی آگے نہ بڑھ سکتی تھی ۔ سیکرٹ سروس نے دارالحکومت کے سارے چھوٹے بڑے ہوٹل چھان مارے تھے ۔ کہ اگر فالڈر کہیں رہا ہو تو پتہ چل جائے ۔ لیکن اس کا بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اس نے یقیناً میک اپ کر لیا ہوگا۔ یا پہلے میک اپ میں ہوگا اور اس نے میک اپ صاف کر دیا ہوگا۔ ورنہ اب تک اس کا اتہ پتہ کچھ نہ کچھ ضرور معلوم ہو چکا ہوتا" ——— بلیک زیرو نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس پوائنٹ کو مدنظر رکھ کر میں نے اے۔ جی۔ رضا کی گرفتاری کی خبر نہ صرف اخبارات میں آنے سے رکوا دی تھی بلکہ وزارت سائنس کے دفاتر تک بھی اس کی اطلاع پہنچنے نہ دی تھی تاکہ فالڈر کو اس کا علم نہ ہو جائے ورنہ وہ خاص طور پر چھپنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ اب تو وہ پوری طرح مطمئن ہوگا۔ اس لئے اُسے میک اپ بدلنے یا صاف کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس کے باوجود وہ کہیں دستیاب نہیں ہوا تھا"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔ اور عمران اور بلیک زیرو دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ ٹائیگر کالنگ اوور"۔۔۔ بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ عمران بول رہا ہوں اوور"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ فالڈر تو نہیں مل سکا۔ البتہ ایک اہم اطلاع ملی ہے۔ کہ فالڈر کو ہوٹل انٹرنیشنل میں کئی بار آتے جاتے دیکھا گیا ہے۔ وہ یہاں رہنے والے ایک غیر ملکی فرانسو سے ملنے آتا تھا۔ فرانسو کمرہ چھوڑ کر جا چکا ہے اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کب چھوڑا ہے اس نے کمرہ اوور"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"فائل کی چوری کے دوسرے روز سہ پہر کے وقت اوور"۔۔۔ ٹائیگر

نے جواب دیا۔

"تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل انٹرنیشنل سے۔ میں اس لئے یہاں رکا ہوا ہوں کہ وہ ویٹر جو فرانسو کا کمرہ اٹنڈ کرتا رہا ہے۔ ابھی ڈیوٹی پر آنے والا ہے۔ میرا خیال ہے اس سے کافی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اس فرانسو کا حلیہ معلوم کیا ہے اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔ اور جواب میں ٹائیگر نے فرانسو کا حلیہ بتا دیا۔

"او۔ کے۔ تم وہیں رکو۔ میں خود آ رہا ہوں اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم سیکرٹ سروس کو اس فرانسو کا حلیہ بتا کر ہدایت کر دو کہ وہ اسے ہوٹلوں میں تلاش کریں۔ ہو سکتا ہے وہ ہوٹل انٹرنیشنل چھوڑ کر کسی اور ہوٹل میں شفٹ ہو گیا ہو۔ اور سر سلطان کو بھی حلیہ بتا دینا تاکہ وہ ڈیڈی کے ذریعے انٹیلی جنس تک اس کا حلیہ پہنچا دیں"۔۔۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر تیز رفتاری سے ہوٹل انٹرنیشنل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہاں پہنچ کر عمران نے جیسے ہی کار پارکنگ میں روکی ٹائیگر وہاں پہنچ گیا۔

"باس۔ وہ ویٹر آگیا ہے۔ میں نے اس سے بات کی ہے۔ لیکن وہ کوئی خاص بات نہیں بتا سکا" ___ ٹائیگر نے عمران کے کار سے اترتے ہی اُسے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ ویٹر۔ میں خود اس سے بات کرتا ہوں" ___ عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کی مین بلڈنگ کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ برآمدے میں ہی رکیں۔ میں اُسے لے آتا ہوں" ___ ٹائیگر نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا وسیع برآمدے میں ہی رک گیا۔ جبکہ ٹائیگر مین دروازہ کھول کر ہال کے اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک نوجوان ویٹر تھا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ" ___ ویٹر نے عمران کو دیکھتے ہی چونک کر کہا۔

"تم مجھے کیسے جانتے ہو" ___ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ کو کون نہیں جانتا جناب۔ میں پہلے رین بو میں تھا۔ وہاں اکثر آپ آتے تھے" ___ ویٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"فرانسو کے بارے میں تم نے میرے ساتھی کو جو کچھ بتایا ہے اس کے علاوہ کوئی خاص بات ہو تو وہ بتا دو۔ یہ تو کنجوس آدمی ہے۔ میں البتہ حاتم طائی کی سخاوت کا ریکارڈ توڑنے کی کوشش کر رہا ہوں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ کوئی بات میں نے ان سے بھی نہیں چھپائی۔ مزید کیا بتاؤں" ویٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جس دن وہ ہوٹل چھوڑ کر گیا تھا تمہاری ڈیوٹی تھی اس دن" ___ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ اس دن میری ڈیوٹی تھی" ___ ویٹر نے جواب دیا۔

"اس روز کون کون اس سے ملنے آیا اور وہ کہاں کہاں گیا" ___ عمران نے پوچھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سو کا ایک نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ ویٹر نے جلدی سے نوٹ کو مٹھی میں بھینچ لیا۔ اس کے چہرے پر سوچ کے تاثرات ابھر آئے۔

"جی ہاں۔ وہ آدمی جس کا نام فالڈر ہے۔ وہ دس ساڑھے دس بجے کے قریب اس سے ملنے آیا تھا۔ وہ کچھ دیر کمرے میں رہا۔ پھر واپس چلا گیا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد فرانسو صاحب کمرے سے باہر نکلے اور پھر ہوٹل سے باہر چلے گئے۔ ان کی واپسی تقریباً دو گھنٹے بعد ہوئی۔ اس کے بعد وہ مسلسل کمرے میں ہی رہے اور پھر کمرہ چھوڑ کر چلے گئے" ویٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ ہوٹل سے نکل کر کہاں گئے تھے" ___ عمران نے کہا۔

"جی ہاں دربان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خالی ٹیکسیوں کو وہی اشارہ کرتا ہے۔ اور اُسے ہر ٹیکسی ڈرائیور کے بارے میں معلومات حاصل ہیں۔ وہ اس وقت بھی ڈیوٹی پر ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس سے پوچھ آتا ہوں" ___ ویٹر نے کہا۔

"اُسے یہاں بلا لاؤ۔ ہم اس سے خود پوچھ لیتے ہیں" ___ عمران نے کہا تو ویٹر نے نوٹ والی بند مٹھی جیب میں ڈالی اور پھر تیزی سے

واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک دربان کے ساتھ واپس آیا۔ اور تھوڑی سی پوچھ گچھ کے بعد دربان نے انہیں بتا دیا کہ فرانسو صاحب اجمل کی ٹیکسی میں گئے تھے۔ اُسے اس لئے یاد ہے کہ اتفاق سے اس وقت اجمل کی ہی ٹیکسی وہاں موجود تھی اور فرانسو صاحب نے ٹیکسی کی خستہ حالت دیکھ کر ناک بھوں چڑھایا تھا۔ مگر وہ پھر اس میں بیٹھ کر چلے گئے۔ اور اجمل ہی انہیں واپس لایا تھا“۔۔۔ دربان نے جواب دیا۔

”وہ اجمل کہاں مل سکے گا“۔۔۔ عمران نے جیب سے پچاس روپے کا نوٹ نکال کر دربان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”اس وقت جناب وہ کریم ہوٹل میں کھانا کھا رہا ہو گا۔ سارے ٹیکسی ڈرائیور وہیں کھانا کھاتے ہیں۔ قرطبہ چوک پر ہے یہ ہوٹل“۔۔۔ دربان نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا برآمدے میں ہی موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پہلے انکوائری سے قرطبہ چوک کے کریم ہوٹل کا فون نمبر معلوم کیا اور پھر وہ نمبر ڈائل کر دیا۔

”یس۔۔۔ کریم ہوٹل“۔۔۔ آوازوں کے بے پناہ شور میں ملی جلی ایک آواز سنائی دی۔ اور عمران سمجھ گیا کہ فون کاؤنٹر پر ہے۔ اور ہال میں اس وقت شدید رش ہے۔

”چیف پولیس آفیسر بول رہا ہوں“۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں اور انتہائی رعب دار لہجے میں کہا۔

”اوہ اوہ جناب۔ فرمائیے فرمائیے“۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

”اس وقت تمہارے ہوٹل میں ٹیکسی ڈرائیور اجمل کھانا کھا رہا ہو

گا۔ اُسے بلاؤ فوراً فون پر“۔۔۔ عمران نے اُسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

”جی اچھا۔ ابھی بلاتا ہوں جناب۔ ہولڈ کریں جناب“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیخ چیخ کر کسی کو اجمل ٹیکسی ڈرائیور کو بلانے کے لئے کہا۔

”چیف پولیس آفیسر بات کر رہا ہے۔ بڑا افسر ہوتا ہے یہ خیال رکھنا“۔۔۔ کاؤنٹر مین نے گو اپنے طور پر سرگوشیانہ لہجے میں کہا لیکن عمران نے اس کی آواز سن لی تھی۔

”جناب۔ میں اجمل ٹیکسی ڈرائیور بول رہا ہوں“۔۔۔ ایک سہمی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

”تین روز پہلے تم نے ہوٹل انٹرنیشنل سے دوپہر کے وقت ایک غیر ملکی مسافر کو ٹیکسی میں بٹھایا تھا۔ اس وقت وہاں صرف تمہاری ہی ٹیکسی تھی اور اس غیر ملکی مسافر نے تمہاری ٹیکسی کی خستہ حالت دیکھ کر ناک بھوں چڑھایا تھا لیکن پھر وہ بیٹھ گیا تھا۔ اور تم نے ہی اُسے واپس ہوٹل ڈراپ کیا تھا۔ اب سوچ کر بتاؤ کہ تم نے اُسے کہاں چھوڑا اور کہاں سے واپس لیا تھا۔ کیونکہ ہمارے پاس مکمل معلومات موجود ہیں صرف تم سے تصدیق کرانی ہے۔ اگر تم نے غلط بیانی کی تو پھر باقی ساری عمر تمہاری جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہی گزر سکتی ہے۔ کیونکہ وہ غیر ملکی بہت بڑا مجرم ہے“۔۔۔ عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

”جج۔۔۔ جج۔۔۔ جناب۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ میں غریب ٹیکسی ڈرائیور ہوں۔ میں کیسے آپ جیسے بڑے افسر کے سامنے جھوٹ بول سکتا ہوں“۔۔۔ اجمل نے کانپتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"ابھی تک تم نے تقریر ہی کی ہے۔ کچھ بتایا نہیں"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"جناب اس مسافر کو میں نے سنٹرل گارڈن پہ اتارا تھا۔ اس نے مجھے انتظار کرنے کا کہا۔ اور خود وہ سنٹرل گارڈن میں چلا گیا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد واپس آیا۔ اور میں نے اسے دوبارہ ہوٹل ڈراپ کر دیا۔ اس نے مجھے کرایے کے ساتھ بھاری ٹپ دی تھی"۔۔۔۔ اجمل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنی ٹپ دی تھی۔ کیا نئی ٹیکسی کے لئے رقم دی تھی"۔۔۔۔ عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ بھاری ٹپ سے مطلب ہے پچاس روپے جناب" اجمل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا سنو۔ تمہیں بالکل برانڈ نیو ٹیکسی مل سکتی ہے۔ بشرطیکہ تم اس غیر ملکی کی تلاش میں ہماری مدد کرو۔ ہمارے پاس ایسے فنڈ موجود ہیں کہ پولیس سے تعاون کرنے والوں کو ایک ٹیکسی تو کیا پورا بحری جہاز انعام میں دیا جا سکے۔ بولو تیار ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جناب۔ پولیس سے تعاون میرا فرض ہے۔ انعام کا مجھے لالچ نہیں ہے۔ ہاں اگر ٹیکسی مجھے مل جائے۔ نئی نہ سہی پرانی ہی سہی تو میرے بچوں کی زندگی سکھی ہو جائے گی۔ اس غیر ملکی کو جناب میں نے ابھی کریم ہوٹل کھانا کھانے سے کچھ دیر پہلے الوطن کالونی کی ایک کوٹھی سے نکلتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ جناب جانتے ہیں کہ ہمیں ایسے مسافروں کی بڑی پہچان رہتی ہے جو ہمیں بھاری ٹپ دیں۔ میں ایک

مسافر کو ڈراپ کر کے واپس آ رہا تھا۔ چنانچہ اس غیر ملکی کو دیکھ کر میں سمجھا کہ اسے ٹیکسی چاہیئے۔ اس لئے میں نے اس کے قریب جا کر ٹیکسی روکی۔ لیکن اس نے مجھے ہاتھ سے اشارہ کر دیا کہ اسے ٹیکسی نہیں چاہیئے۔ چنانچہ میں مایوس ہو کر چلا آیا جناب"۔۔۔۔ اجمل نے کہا تو عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"کس کوٹھی سے اسے نکلتے دیکھا تھا تم نے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ مجھے اب اس کا نمبر تو معلوم نہیں۔ سرخ رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی کوٹھی ہے۔ اور اس گیٹ کے ساتھ ایک بڑا سا درخت ہے۔ چوک والی سڑک پہ ہی ہے یہ کوٹھی"۔۔۔۔ اجمل نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ تم فکر مت کرو۔ اگر تمہاری بات درست ثابت ہوئی تو نئی ٹیکسی تمہیں انعام میں مل جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے فون بوتھ سے نکل آیا۔ دربان اور ویٹر جا چکے تھے۔ جب کہ ٹائیگر برآمدے میں موجود تھا۔

"آؤ ٹائیگر۔ بند راستے اب کھلنے لگ گئے ہیں۔ اس فرانسو کا پتہ لگ گیا ہے۔ الوطن کالونی میں ہے وہ"۔۔۔۔ عمران نے پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر کا چہرہ بھی مسرت سے چمک اٹھا۔

تھوڑی دیر بعد ہوٹل سے آگے پیچھے دو کاریں باہر نکلیں اور دائیں طرف کو مڑ گئیں۔ آگے والی کار میں عمران تھا جب کہ عقبی کار میں ٹائیگر تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ الوطن کالونی پہنچ گئے۔ اور عمران نے وہ کوٹھی تلاش کر لی۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔ عمران نے کار ایک طرف روکی

اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر بہت
سے تعارفی کارڈ باہر نکالے اور پھر ان میں سے ایک کارڈ منتخب کر
کے اس نے ہاتھ میں لیا اور باقی کارڈ واپس جیب میں ڈال کر ٹائیگر
کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے وہ کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔
اس نے کال بیل کا بٹن دبایا تو تھوڑی دیر بعد سائیڈ گیٹ کھلا اور اس میں
سے ایک غیر ملکی جس کے جسم پر گاؤن تھا باہر آ گیا۔ اُسے دیکھتے ہی عمران اور
ٹائیگر دونوں پہچان گئے کہ وہی فرانسو ہے اور اس کا خود گیٹ پر آنے کا
مطلب تھا کہ کوٹھی میں اس کے علاوہ اور کوئی آدمی بھی موجود نہیں ہے۔
" جی فرمایئے " ۔۔۔ فرانسو نے غور سے عمران اور ٹائیگر کو دیکھتے
ہوئے پوچھا۔
" یہ میرا کارڈ " ۔۔۔ عمران نے عام سے لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑا
ہوا کارڈ فرانسو کی طرف بڑھا دیا۔
" چیف الیکٹرک انسپکٹر " ۔۔۔ فرانسو نے کارڈ پڑھتے ہوئے
حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھا۔
" کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں ۔ چیف الیکٹرک انسپکٹر کا یہاں کیا
کام ہے " ۔۔۔ فرانسو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" ہمیں شکایت ملی ہے کہ کوٹھی میں موجود بجلی کے میٹر کو بند کر
کے بجلی چوری کی جا رہی ہے ۔ ہم چیکنگ کرنا چاہتے ہیں ۔ آپ
کوٹھی کے مالک ہیں یا ...... " عمران نے بات کرتے کرتے فقرہ
ادھورا چھوڑ دیا۔
" میں یہاں کرایہ دار ہوں ۔ مگر مجھے تو یہ کوٹھی کرایہ پر لئے تین

چار روز ہی ہوئے ہیں " ۔۔۔ فرانسو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" اوہ ۔ پھر یقیناً آپ سے پہلے والے کسی کرایہ دار نے یہ حرکت کی ہو گی
بہرحال چیکنگ تو ہمارا فرض ہے ۔ آپ خود گیٹ پر آئے ہیں ۔ کیا ملازم
چھٹی پر ہیں " ۔۔۔ عمران نے کہا۔
" ملازم کسی کام سے گیا ہوا ہے ۔ بہرحال آیئے " ۔۔۔ فرانسو
نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا ۔ اور عمران اور ٹائیگر اندر داخل
ہو گئے ۔ فرانسو گیٹ بند کئے بغیر ان کے پیچھے آیا ۔ عمران اور ٹائیگر
اطمینان سے برآمدے کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے ۔ جس کے ایک
کونے میں موجود الیکٹرک میٹر انہیں صاف نظر آ رہا تھا۔
" یہ تو ٹھیک لگتا ہے انسپکٹر ۔ میرا خیال ہے کسی نے غلط رپورٹ
دی ہے " ۔۔۔ عمران نے برآمدے کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔
" یس سر ۔ سیل بھی درست دکھائی دے رہی ہے ۔ پھر بھی میں چیکنگ
کر لیتا ہوں " ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور میٹر کی طرف بڑھ گیا ۔ جب کہ
عمران وہیں رک گیا ۔ اور فرانسو بھی اس کے ساتھ ہی آ کر کھڑا ہو گیا۔
" ٹھیک ہے سر ۔ سیل درست ہے ۔ اور میٹر باکس بھی صحیح ہے ۔
شکایت غلط ہے " ۔۔۔ ٹائیگر نے سیل کو چیک کر کے واپس مڑتے
ہوئے کہا۔
" اوہ ۔ آپ کو تکلیف ہوئی مسٹر ...... " عمران نے معذرت
خواہانہ لہجے میں مڑ کر پاس کھڑے فرانسو سے کہا۔
" فرانسو ۔ بہرحال آپ نے چیک کر لیا ۔ ٹھیک ہے " ۔۔۔ فرانسو
نے منہ بناتے ہوئے کہا اور گیٹ کی طرف مڑنے ہی لگا تھا ۔ کہ

یک لخت چیختا ہوا ایک جھٹکے سے عمران کے سینے سے جا لگا۔ عمران نے اُسے اچانک بازوؤں میں جکڑ لیا تھا۔ اس کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کے سینے کے گرد تھا۔

"کیا۔ کیا" ـــــ فرانسو کے حلق سے انتہائی حیرت بھری آواز نکلی۔ وہ چونکہ ذہنی طور پر ایسی کسی حرکت کے لئے تیار ہی نہ تھا۔ اس لئے اس کا جسم بے حس تھا۔ عمران نے گردن کے گرد بازو کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو فرانسو کے حلق سے اوغ کی آواز نکلی اور اس کا جسم عمران کے بازوؤں میں ہی ڈھیلا پڑ گیا۔

"گیٹ بند کر آؤ" ـــــ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اُسے اسی طرح بازوؤں میں اٹھائے اندر ایک کمرے میں آیا اور اس نے اُسے ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ اسی دوران ٹائیگر بھی واپس آ گیا۔ اور پھر عمران کے کہنے پر اس نے کہیں سے رسی ڈھونڈھی اور فرانسو کو رسی کی مدد سے اچھی طرح کرسی سے جکڑ دیا۔ عمران نے فرانسو کے لباس کی تلاشی لی۔ لیکن لباس کی جیبیں خالی تھیں۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد فرانسو کے جسم میں حرکت ظاہر ہونے لگی تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔

"تم باہر نگرانی کرو۔ یہ تربیت یافتہ ایجنٹ لگ رہا ہے۔ اس لئے شاید اس پر تشدد کرنا پڑے۔ اور کوئی ہمسایہ مداخلت کر دے" ـــــ عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

چند لمحوں بعد فرانسو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"ہاں تو مسٹر فرانسو۔ فالڈر نے تمہیں جو فائل لا کر دی تھی وہ تم نے سنٹرل گارڈن میں کس کے حوالے کی تھی" ـــــ عمران نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا تو فرانسو بندھا ہونے کے باوجود اس طرح تڑپا کہ جیسے عمران نے بات کرنے کی بجائے اس کے جسم کو طاقتور الیکٹرک شاک دیا ہو۔

"کک۔ کک۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہو تم۔ کیسی فائل۔ کون فالڈر۔ میں تو ایک مشہور ادیب ہوں۔ اور یہاں پاکیشیا میں کتاب چھپنے آیا ہوا ہوں" ـــــ فرانسو نے اٹک اٹک کر کہا اور عمران کا اندازہ درست نکلا۔ جس تیزی سے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔ اس سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ تربیت یافتہ آدمی ہے۔

"سوچ لو۔ تشدد کے بعد بھی تم نے بولنا ہے۔ اس لئے کیوں نہ پہلے سب کچھ بتا کر اپنی زندگی بھی بچا لو۔ اور اپنے جسم کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے بھی بچا لو" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا

"تم ہو کون۔ تم نے آخر مجھے کیوں باندھ رکھا ہے" ـــــ فرانسو نے کہا۔

"اوکے۔ تشدد ہی سہی" ـــــ عمران نے کہا اور پھر اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر اس کا میگزین کھول کر اس نے اس میں سے سوائے ایک گولی کے باقی سب گولیاں نکال کر جیب میں ڈال لیں۔

"یہ دیکھو پورے میگزین میں صرف ایک گولی ہے۔ اچھی طرح دیکھ لو" ـــــ عمران نے میگزین فرانسو کے سامنے کرتے ہوئے کہا اور

پھر میگزین کو دوسرے ہاتھ سے بند کر دیا۔

"تم —— تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ یہ ظلم ہے۔ میں معزز آدمی ہوں۔ مجھے سفارت خانے فون کرنے دو" —— فرانسو نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ ظلم نہیں ہے مسٹر فرانسو۔ بلکہ میں تو تمہیں باقاعدہ چانس دے رہا ہوں۔ اب یہ تمہاری قسمت ہے کہ پہلی بار ہی ٹریگر دبنے سے گولی تمہاری کھوپڑی توڑ دے یا دوسرا چانس تمہیں مل جائے" —— عمران نے میگزین کو باقاعدہ گھماتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ریوالور کی نال فرانسو کی کنپٹی سے لگا دی۔

"میں صرف تین تک گنوں گا۔ پھر ٹریگر دبا دوں گا" —— عمران نے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے" —— فرانسو نے کہا ہی تھا کہ عمران نے گنتی شروع کر دی۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں" —— فرانسو نے اس بار چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی تین کہہ کر عمران نے ٹریگر دبا دیا ٹھک کی آواز سنائی دی۔ اور فرانسو کے حلق سے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس نکل گیا۔

"ہو سکتا ہے۔ دوسری بار قسمت تمہارا ساتھ نہ دے۔ سوچ لو۔ ایک ...... دو ......" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں رک جاؤ" —— یکلخت فرانسو بے اختیار چیخ پڑا۔

"دو تک گنتی مکمل ہو چکی ہے۔ اس لئے شروع ہو جاؤ۔ اگر تمہاری

زبان رکی تو میں ٹریگر دبا دوں گا" —— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے فائل روڈی کے حوالے کر دی تھی۔ سیکنڈ سیکرٹری آسٹریلین سفارت خانہ" —— فرانسو نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فالڈر کہاں ہے" —— عمران نے پوچھا تو فرانسو نے اسے کالونی اور کوٹھی کا پتہ بتا دیا۔ پھر عمران کے پوچھنے پر اس نے فالڈر کے ساتھیوں کی تفصیل بھی بتا دی۔

"تمہارا تعلق آسٹریلین سیکرٹ سروس سے تو بہرحال نہیں ہے۔ پھر تم نے سیکنڈ سیکرٹری کو فائل کیوں دی تھی" —— عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"وہ ہمارا اپنا آدمی ہے۔ ٹیکساٹ کا" —— فرانسو نے جواب دیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریوالور اس کی کنپٹی سے ہٹا لیا۔

"او کے۔ تم نے بتا کر فی الحال اپنی جان بچا لی ہے" —— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور دوسرے ہاتھ میں پکڑا۔ اور پھر بازو گھما کر اس نے کرسی پر بندھے بیٹھے فرانسو کی کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے مارا، تو فرانسو چیخ مار کر تڑپا اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ ایک ہی بھرپور ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ اور عمران تیزی سے مڑ کر باہر آ گیا۔

"کیا ہوا باس" —— برآمدے میں کھڑے ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ تو اس نے بتا دیا ہے۔ باقی تفصیلات رانا ہاؤس پہنچ کر بتا دے گا۔ تم کار اندر لے آؤ اور اسے اٹھا کر رانا ہاؤس پہنچا دو۔ میں دیکھتا ہوں کسی کمرے میں فون ضرور ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا بغیر کسی تشدد کے اس نے بتا دیا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے وہ طریقہ استعمال کیا ہے کہ وہ زور سے چیخے بھی نہ اور ضروری باتیں بھی سنا دے۔ ورنہ یہ بے حد گنجان علاقہ ہے۔ چیخوں کی آوازیں سن کر کوئی ہمسایہ پولیس کو بھی فون کر سکتا تھا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ کر ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ فون تلاش کر رہا تھا اور پھر ایک اندرونی کمرے میں اسے فون مل ہی گیا۔ عمران نے اس کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔ میں نے ٹائیگر کے ساتھ فالڈر کے پاس فرانسو کو ڈھونڈ نکالا ہے۔ اور اس سے فالڈر اور اس کے چھ ساتھیوں کا پتہ بھی بتا دیا ہے۔ وہ سب چیکنگ کی وجہ سے کوٹھیوں میں ہی محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ فالڈر اور اس کے ساتھی سیلم ٹاؤن کی کوٹھی نمبر آٹھ میں ہیں۔ ان کا تعلق آسٹریلیا کی کسی تنظیم شیکساٹ سے ہے۔ اور فالڈر نے فائل فرانسو کو دی۔ جس نے یہ فائل آسٹریلین سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری روڈی کے حوالے کر دی تھی۔ میں جا کر معلوم کرتا ہوں کہ روڈی نے فائل باہر

نکال دی ہے یا ابھی اپنے پاس ہی رکھی ہوئی ہے۔ آپ فالڈر اور اس کے ساتھیوں کو کور کر لیں۔ فرانسو کو میں ٹائیگر کے ہاتھ رانا ہاؤس بھجوا رہا ہوں۔۔۔۔ فالڈر اور اس کے ساتھیوں کو بھی آپ وہیں بھجوا دیں۔ اگر فائل ملک سے نکل گئی ہے۔ تو پھر ان سے ان کی تنظیم کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنی پڑیں گی"۔۔۔۔ عمران نے مودبانہ لہجے میں نہ صرف تفصیل بتائی بلکہ مخصوص انداز میں ساتھ ساتھ ضروری ہدایات بھی دے دیں۔ گو اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر اپنے کام میں مصروف ہو گا۔ لیکن پھر بھی وہ ایسے مواقع پر ہمیشہ احتیاط سے کام لینے کا عادی تھا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھا اور پھر کمرے سے باہر آ گیا۔ اسی لمحے اسے دور سے ٹائیگر کی کار پھاٹک کراس کر کے باہر جاتی دکھائی دی تو وہ پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سب سے پہلے پھاٹک بند کیا۔ اور پھر واپس آ کر اس نے کوٹھی میں موجود فرانسو کے سامان کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ روڈی نے یقیناً فائل ملک سے باہر نکال دی ہو گی۔ کیونکہ روڈی کو فائل ملے کافی دن ہو چکے ہیں اور سفارتی بیگ تو روزانہ ہی بھیجے جاتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ روڈی خود ہی فائل لے کر ملک سے باہر چلا گیا ہو۔ ظاہر ہے کسی سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری کی جامہ تلاشی تو صرف اسلحے کی حد تک لی جا سکتی تھی۔ مکمل تلاشی نہ لی جا سکتی تھی۔ اس لئے وہ پہلے فرانسو کے سامان کی تلاشی لینا چاہتا تھا کہ شاید

اس طرح اس تنظیم کے بارے میں کوئی تفصیلی معلومات حاصل ہو سکیں۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس سامان میں سے ایک لانگ رینج نگر فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر اور ایک چھوٹی سی ڈائری برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ ڈائری کا سرسری سا مطالعہ کرتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک لہرا اٹھی۔ اس نے ڈائری جیب میں ڈالی اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر وہ اس کمرے سے نکل کر دوبارہ فون والے کمرے میں آ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اس لئے اٹھا لیا تھا تاکہ رانا ہاؤس پہنچ کر وہ اس کی فکسڈ فریکونسی کو باقاعدہ چیک کر کے اس تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کا حدود اربعہ تلاش کرنے کی کوشش کر سکتا تھا۔ رسیور اٹھا کر اس نے پہلے انکوائری سے آسٹریلین سفارت خانے کا نمبر معلوم کیا۔ اور پھر نمبر ڈائل کرنے کے بعد جب اس کی بات ہوئی تو اس کا خدشہ درست ثابت ہوا۔ سیکنڈ سیکرٹری رونڈی تین روز سے چھٹی پر آسٹریلیا گیا ہوا تھا۔ اس نے ایک ماہ کی چھٹی لی تھی۔ عمران نے رسیور رکھا اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

ایک بڑے سے کمرے میں رکھی ہوئی بیضوی میز کے گرد چار کرسیاں موجود تھیں۔ جن میں سے دو پر لمبے تڑنگے مرد اور تیسری پر ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ جب کہ ایک کرسی خالی تھی۔ وہ تینوں ہی آسٹریلین تھے۔ دونوں مردوں کے چہروں پر موجود سختی بتا رہی تھی کہ وہ نرم گرم پوشیدہ قسم کے افراد ہیں۔ جن کی ساری زندگی زیر زمین سرگرمیوں میں ہی گزری ہو گی۔ جب کہ اس لڑکی کے چہرے پر گہری معصومیت موجود تھی۔ اسی لمحے کمرے کا اکلوتا بند دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس نے براق سفید سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے بھاری چہرے اور آنکھوں میں تیز چمک اس کی ذہانت اور سفاکی دونوں کو ظاہر کر رہی تھی۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تینوں افراد احتراماً اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اس آدمی کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔

"بیٹھو" ـــــ آنے والے نے سرد لہجے میں کہا۔ اور خود اس نے بیگ میز پر رکھ کر چوتھی خالی کرسی سنبھال لی۔ باقی تینوں افراد بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ لیکن اب وہ تینوں آنے والے کی طرف ہی متوجہ تھے۔

"اس سپیشل میٹنگ کا مقصد آپ لوگوں کو زیرو سرکٹ مشن کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کرنا ہے۔ آپ کو اس مشن کے پس منظر کے بارے میں تو معلوم ہے" ـــــ آنے والے نے سرد اور سپاٹ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــــ دونوں مردوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ جبکہ لڑکی اسی طرح خاموش بیٹھی رہی۔

"پہلی خوشخبری تو یہ ہے کہ ہمارا یہ اہم مشن مکمل ہو گیا ہے۔ اور زیرو سرکٹ کے فارمولے پر مشتمل اصل فائل اس بیگ میں موجود ہے" ـــــ اس بار باس نے قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ان دونوں مردوں کے ستے ہوئے چہرے باس کی بات سن کر بے اختیار کھل اٹھے۔ جبکہ لڑکی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"گڈ شو باس" ـــــ دونوں مردوں نے کہا۔

"تھینک یو" ـــــ باس نے جواب دیا۔

"باس۔ مشن مکمل ہونے کے بعد سپیشل میٹنگ کے کال کرنے کا مقصد سمجھ میں نہیں آیا" ـــــ باس کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اس مشن کے انجام تک پہنچنے کی تفصیلات ہم سیکشنز چیفس کو بتانا چاہتے ہوں گے" ـــــ دوسرے نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریمزے کی حیرت بھی بجا ہے اور کلارک کی بات بھی درست ہے۔ مگر سوزین نے کوئی تبصرہ نہیں کیا" ـــــ باس نے اس لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں اس لئے خاموش بیٹھی ہوئی ہوں۔ کیونکہ مجھے اس مقصد کا علم ہے جس کے لئے یہ میٹنگ کال کی گئی ہے" ـــــ لڑکی نے مترنم آواز میں کہا۔ اور اس کے اس فقرے پر باس سمیت ریمزے اور کلارک دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا معلوم ہے سوزین" ـــــ باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی باس کہ اس مشن کو مکمل کرنے والے سیکنڈ گروپ کے تمام افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں" ـــــ سوزین نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تمہیں یہ معلومات کہاں سے ملی ہیں" ـــــ باس کے لہجے میں اور زیادہ حیرت ابھر آئی۔

"باس۔ سوزین تنظیم کے تمام معاملات سے ہر وقت متعلق رہتی ہے۔ اور آپ کو جو اطلاعات پہنچی ہیں وہ بھی میرے ہی سیکشن نے مہیا کی ہیں" ـــــ سوزین نے جواب دیا۔

"ہاں۔ لیکن تمہارے سیکشنز کی معلومات مکمل نہیں تھیں۔ اس لئے مجھے تھرڈ گروپ سے معلومات حاصل کرنی پڑیں۔ ویسے تمہاری

یہ بات درست ہے کہ انہی معلومات کی بنا پر یہ سپیشل میٹنگ کال کی گئی ہے" ۔۔۔ باس نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا باس"۔۔۔ دونوں مردوں نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں تفصیل بتاتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ "زیرو سرکٹ" کے بارے میں جو تحقیقات کرائی گئی تھیں۔ ان کے مطابق یہ ایک اہم اور انقلابی ایجاد ہے۔ اور پاکیشیا نے اپنے لئے دفاعی نظام کا ڈھانچہ اسی ہتھیار کی بنیاد پر ہی بنایا ہوا ہے۔ یہ ہتھیار اس قدر انقلابی ایجاد ہے کہ ہم اسے تیار کر کے دنیا کے تقریباً ہر ملک کو انتہائی بھاری معاوضے پر فروخت کر سکتے ہیں اور آسٹریلیا کے گھنے جنگلوں مورگن میں ہماری جدید ترین سائنسی لیبارٹریاں اور ہمارے سائنسدان فارمولا ملنے کے بعد آسانی سے اس ہتھیار کو کثیر تعداد میں تیار کر سکتے ہیں۔ بہرحال اس فارمولے کے حصول کے لئے سیکنڈ گروپ کو حرکت میں لایا گیا۔ اور سیکنڈ گروپ نے جس کا چیف فرانسو ہے۔ انتہائی کامیابی سے اس فائل کو حاصل کر کے روڈی تک پہنچا دیا اور روڈی نے سفارت خانے سے چھٹی کر کے فائل خود آسٹریلیا میں ہمارے ہیڈ کوارٹر تک پہنچا دی۔ فائل کے بارے میں مکمل تصدیق کرا لی گئی ہے۔ فائل مکمل اور اصلی ہے۔ اسی دوران مس سوزین کے سیکشن نے اطلاع دی کہ اچانک سیکنڈ گروپ کے تمام افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں اور انہیں نامعلوم مقامات پر شفٹ کر دیا گیا ہے۔ سوزین نے اپنے سیکشن کے دو اہم مخبر وہاں سیکنڈ گروپ کی مخبری کے لئے بھیجے ہوئے تھے۔ جن

میں سے ایک فرانسو اور دوسرا گروپ کے دوسرے افراد کی نگرانی انتہائی جدید سائنسی آلات سے کرتا رہا۔ ان کے مطابق اچانک فرانسو کی کوٹھی میں دو افراد داخل ہوئے۔ انہوں نے فرانسو پر تشدد کیا۔ اس سے معلومات حاصل کیں اور پھر اسے بے ہوش کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ کیونکہ جس آلے کے ساتھ مخبری کی جاتی تھی۔ وہ متعلقہ فرد کی بے ہوشی کے دوران کام نہ کرتا تھا۔ اس لئے اس مقام کا علم نہ ہو سکا۔ بعد میں بھی اس آلے نے کام نہ کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرانسو کو ہلاک کر دیا گیا۔ دوسرے گروپ کی رہائش گاہ پر اچانک چند افراد نے چھاپہ مارا اور انہیں بے ہوش کر دیا گیا۔ اور اس کے بعد ان کی مخبری کرنے والے آلے نے بھی کام نہ کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پورے سیکنڈ گروپ کا بھی خاتمہ کر دیا گیا۔ ان اطلاعات پر میں نے ضروری سمجھا کہ مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے تھرڈ گروپ کو حرکت میں لایا جائے جو تنظیم کے لئے اہم مخبری کا کام سرانجام دیتا ہے۔ اور گروپ کا ایک آدمی پاکیشیا میں بھی کام کرتا ہے۔ اس نے جو تحقیقات کی ہیں وہ انتہائی اہم ہیں اس کے مطابق سیکنڈ گروپ کا خاتمہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں ہوا ہے۔ خاص طور پر ایک آدمی علی عمران کے ذریعے جو سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے" ۔۔۔ باس نے کہا اور اس بار سوزین سمیت باقی دونوں آدمیوں کے ہونٹ بھی بھنچ گئے۔

"اس سپیشل میٹنگ کا مقصد پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آئندہ

ممکنہ اقدامات سے بچاؤ کے لئے لائحہ عمل تیار کرنا ہے کیونکہ سیکرٹ سروس ظاہر ہے صرف سیکنڈ گروپ کا خاتمہ کر کے اطمینان سے نہ بیٹھ جائے گی اور یقیناً انہیں یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ فائل روڈی کے ذریعے آسٹریلیا پہنچ چکی ہے اور ہماری تنظیم کے بارے میں بھی انہیں علم ہو گیا ہو گا۔ گو ہماری تنظیم نے آج سے پہلے کبھی کسی ایشیائی ملک کے خلاف بھرپور کام نہیں کیا۔ ہمارا دائرہ کار زیادہ تر سپر پاورز کی لیبارٹریوں میں تیار ہونے والی ایجادات تک ہی رہا ہے لیکن اب اس پاکیشیائی سیکرٹ سروس کا ہمیں بہرحال خاتمہ کرنا پڑے گا۔ میں نے اس سیکرٹ سروس کے متعلق جو اطلاعات اکٹھی کی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سیکرٹ سروس خاصی فعال، تیز اور خطرناک افراد پر مشتمل ہے۔ یہ ایک ٹیم کی صورت میں اکٹھے کام کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے یہ فائل حاصل کرنے کے لئے لازماً ہمارے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کریں گے۔ انہیں یہ معلوم نہیں ہو گا۔ کہ فائل مورگن لیبارٹریوں میں پہنچ چکی ہے۔ اس لئے ہمیں ان کے مقابلے اور ان کے خاتمے کے لئے پوری طرح تیار رہنا چاہئے" ——— باس نے کہا۔

"یہ تو کوئی مشکل کام نہیں ہے باس۔ آپ حکم کریں ان کا خاتمہ یہاں تو انتہائی آسانی سے ہو سکتا ہے" ——— ریمزے نے کہا۔

"ریمزے تمہارا سیکشن مغربی آسٹریلیا میں کام کرتا ہے۔ اور کلارک سیکشن جنوبی آسٹریلیا میں۔ میرا ذاتی سیکشن شمالی آسٹریلیا میں اور سوزین سیکشن کوئنز لینڈ میں۔ جہاں مورگن جنگلات واقع ہیں۔ اس لئے اب ہمارا کام بھی اسی طرح بٹ جائے گا۔ ہر علاقے میں ہمارے

ہیڈ کوارٹر موجود ہیں۔ سیکنڈ گروپ کا رابطہ میرے سیکشن کے ساتھ تھا۔ جسے مین ہیڈ کوارٹر کہا جاتا ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ براہِ راست مین ہیڈ کوارٹر پر حملہ کریں گے۔ میں ان کا خاتمہ کر دوں گا۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ میرے سیکشن میں آنے کی بجائے دوسرے سیکشنز کی طرف پہنچ جائیں تو سب نے اپنے اپنے علاقے میں ہوشیار رہنا ہے۔ ہمارا آپس میں رابطہ رہے گا۔ یہ لوگ میک اپ کے بھی ماہر ہیں۔ اس لئے ہمیں بے حد چوکنا اور ہوشیار رہنا ہو گا" ——— باس نے کہا۔

"یس باس۔ اس طرح واقعی یہ جہاں بھی پہنچیں گے۔ وہاں آسانی سے ختم ہو سکیں گے" ——— ان تینوں نے کہا۔

"او۔ کے۔ میں یہ فائل سوزین کے حوالے کر دیتا ہوں تاکہ یہ اسے حفاظت کے ساتھ ڈاکٹر فرانک تک پہنچا دے۔ ڈاکٹر فرانک باقی کام خود ہی کر لے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی میٹنگ برخواست۔ اب باقی ہدایات تم سب کو ٹرانسمیٹر پر ہی ملیں گی" ——— باس نے کہا۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی باقی تینوں بھی کھڑے ہو گئے۔

"سوزین۔ تم میرے دفتر میں آؤ تاکہ میں فائل کے متعلق تمہیں ضروری ہدایات دے سکوں" ——— باس نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سوزین بھی اس کے پیچھے چلتی ہوئی دروازے سے باہر نکل گئی۔

"بیٹھو سوزین" ——— باس نے ایک دفتر نما کمرے میں داخل ہو کر ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور خود وہ ایک

طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس
میں سے شراب کی دو بوتلیں نکال کر اس نے درمیانی میز پر رکھیں۔
اور پھر خود سوزین کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔
"تم آج رات میرے پاس رہو گی اور کل صبح واپس جاؤ گی"۔۔۔۔
باس نے بوتلیں کھولتے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔
"میرا خیال اس سے مختلف ہے پیٹر۔ ہمیں یہ فائل جلد از جلد مورگن
پہنچا دینی چاہیے۔ اس لئے کیوں نہ تم بھی میرے ساتھ ہی چلو۔ وہ سیکرٹ
سروس کونسی ایک دو روز میں یہاں پہنچ جائے گی"۔۔۔۔ سوزین نے
ایک بوتل اٹھاتے ہوئے کہا۔
"جیسے تمہاری مرضی سوزین۔ میں تو تمہاری کوئی بات ٹال ہی نہیں
سکتا۔ میں تو چاہتا ہوں تم وہ جنگل چھوڑ کر مستقل میرے پاس آجاؤ۔
تاکہ مجھے بار بار وہاں تمہاری خاطر جنگل میں نہ جانا پڑے"۔۔۔۔ پیٹر نے
بوتل سے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا اور سوزین ہنس پڑی۔
"بس تمہارے اور میرے درمیان ہمیشہ اسی بات پر اختلاف رہتا
ہے۔ مجھے جنگل کی لائف پسند ہے اور تمہیں شہری"۔۔۔۔ سوزین
نے ہنستے ہوئے کہا اور پیٹر بھی ہنس پڑا۔
"بات تو تمہاری ٹھیک ہے سوزین۔ لیکن میں زیادہ دیر تک
شہری سہولیات کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتا۔ جب کہ تم جنگل
میں اس طرح رہتی ہو جیسے جنگلی شیرنی رہتی ہے۔ تمہیں کسی چیز کی
پرواہ ہی نہیں ہوتی"۔۔۔۔ پیٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔
"اس طرح زندگی گزارنے میں تو اصل لطف ہے پیٹر۔ ہر قسم کے

تکلفات سے آزاد زندگی۔ یہاں تو آدمی ان سہولیات کا غلام بن کر
رہ جاتا ہے۔ اب دیکھو۔ یہاں آکر مجھے کس قدر بھاری لباس پہننا
پڑ رہا ہے۔ جس سے مجھے مسلسل الجھن ہو رہی ہے۔ جب کہ وہاں
میں صرف انتہائی ہلکا اور مختصر لباس استعمال کرتی ہوں"۔۔۔۔ سوزین
نے جواب دیا۔
"ویسے ایک بات ہے۔ اُس لباس میں تمہاری دلکشی اس قدر
بڑھ جاتی ہے کہ مجھے حیرت ہے کہ وہاں کے لوگ تمہیں برداشت
کیسے کرتے ہیں۔ ورنہ میں تو حقیقتاً تمہیں اس لباس میں دیکھ کر
پاگل ہو جاتا ہوں"۔۔۔۔ پیٹر نے کہا اور سوزین ہنس پڑی۔
"شروع شروع میں تمہاری طرح ہر آدمی پاگل ہونے لگا تھا۔
لیکن جب ان پاگلوں کے سینوں میں میری مشین گن کی گولیوں نے
چھتے بنانے شروع کر دیئے تو ان کا پاگل پن ہمیشہ کے لئے غائب ہو
گیا۔ اب وہ لوگ مجھ سے اس طرح ڈرتے ہیں کہ جیسے میں
کوئی خدائی قہر ہوں"۔۔۔۔ سوزین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"ارے ہاں۔ واقعی میں نے بھی محسوس کیا ہے کہ وہ لوگ تمہاری
طرف نظریں اٹھا کر بھی بات نہیں کرتے۔ میں تو یہی سمجھتا رہا کہ یہ
انتہائی بدذوق لوگ ہیں۔ یہ تو مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ بدذوق
نہیں بلکہ خوف کے مارے تمہیں نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے"۔۔۔۔
پیٹر نے ہنستے ہوئے کہا اور سوزین بھی مسکرا دی۔
"بس اب اتنی ہی شراب کافی ہے۔ ورنہ تم نے زیادہ پی لی تو
پھر مجھے لازماً یہاں رات رہنا پڑے گا۔ جو میرے لئے بوزیت کا

باعث بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اٹھو۔ رات پڑنے تک ہمارا سپر جیٹ خصوصی ہیلی کاپٹر پوائنٹ تک پہنچ بھی جائے گا "۔۔۔۔۔۔ سوزین نے اٹھتے ہوئے کہا اور پیٹر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ماسٹر۔ ان سب کے دانتوں میں یہ بٹن موجود تھے"

کمرے میں داخل ہوتے ہی جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ہتھیلی پر رکھے ہوئے بہت سے بٹن اُسے دکھائے۔

"اوہ۔ یہ تو ٹیلی ویو بٹن لگتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔ اور پھر اس نے ایک بٹن اس کی ہتھیلی سے اٹھایا اور اُسے غور سے دیکھنے لگا۔

"مجھے پوری چیکنگ کرنی پڑے گی۔ میں ابھی آتا ہوں۔ تم اس دوران انہیں ہوش میں لے آؤ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کا رخ رانا ہاؤس

کے تہہ خانوں میں بنائی گئی اس لیبارٹری کی طرف تھا۔ جو اس نے اس قسم کی ریسرچ اور چیکنگ کے لئے ذاتی طور پر بنائی ہوئی تھی۔ لیبارٹری میں پہنچ کر اس نے ایک جدید مشین کی مدد سے اُسے اچھی طرح چیک کیا اور پھر اس نے بٹن کو ایک طرف رکھ کر اس ٹرانسمیٹر کی چیکنگ کے بعد وہ اٹھا اور لیبارٹری کی مخصوص لائٹیں آف کر کے دوبارہ اس بڑے کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فرانسو اور اس کے ساتھیوں کو رکھا گیا تھا۔ عمران فرانسو کی رہائش گاہ سے سیدھا اپنے فلیٹ گیا تھا۔ تاکہ فالڈر اور اس کے ساتھیوں کو بھی رانا ہاؤس پہنچا دیا جائے تو تب وہ وہاں جائے۔ اور جب بلیک زیرو نے اُسے بتا دیا کہ سیکرٹ سروس کا چھاپہ کامیاب رہا ہے۔ اور اس کوٹھی سے آٹھ افراد کو بے ہوش کر کے رانا ہاؤس پہنچا دیا گیا ہے تب وہ رانا ہاؤس پہنچا تھا۔ پہلے اس کا خیال تھا کہ وہ ان سے تفصیلی پوچھ گچھ کے بعد اس ٹرانسمیٹر کو لیبارٹری میں چیک کرے گا۔ لیکن جوانا نے بٹن دے کر اسے پہلے لیبارٹری میں جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ بہرحال اس سے یہ فائدہ ضرور ہوا تھا۔ کہ اُسے اس فکسڈ فریکوئنسی کی مدد سے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ اس تنظیم کا مین ہیڈ کوارٹر آسٹریلیا کے شمالی علاقے میں سپرنگ نامی شہر میں واقع ہے۔ اور یہ اس کے نزدیک انتہائی قیمتی معلومات تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بٹن کی چیکنگ سے اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس بٹن کے ذریعے ان کی خفیہ مخبری کی جاتی تھی۔ لیکن یہ بٹن انسانی خون کی تیز رفتاری کے ساتھ ہی کام کرتے تھے۔ اس لئے جو لوگ اس کے ریسیونگ سیٹ پر ہوں گے انہیں بہرحال یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ ان لوگوں کو اغوا کر لیا گیا

ہے۔ لیکن چونکہ بے ہوشی کے دوران خون کا دوران انتہائی سست
ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کے بعد اس بٹن نے کام نہ کیا ہوگا۔
اس لئے وہ یہ معلوم نہ کر سکے ہوں گے کہ انہیں وہاں سے رانا ہاؤس
شفٹ کر دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اس نے اس بڑے کمرے میں جہاں
یہ لوگ موجود تھے داخل ہونے سے پہلے جوزف کو رانا ہاؤس کا حفاظتی
نظام آن کرنے کا کہہ دیا تھا۔ بڑے کمرے میں اس وقت دس افراد
بے ہوشی کے عالم میں بندھے ہوئے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جن
میں سے ایک تو فرانسو تھا جسے عمران بذاتِ خود پہچانتا تھا۔ مگر اس نے
فالڈر کو بھی آسانی سے پہچان لیا تھا۔ کیونکہ اس کی مخصوص نشانی آدھا کٹا
ہوا کان صاف دکھائی دے رہا تھا۔

" اس آدھے کان کٹے کو ہوش میں لے آؤ جوانا" ـــــ عمران
نے کمرے میں موجود جوانا کو فالڈر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
کہا۔ اور جوانا نے جیب سے نیلے رنگ کی ایک شیشی نکالی اور
پھر فالڈر کے قریب پہنچ کر اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور شیشی
فالڈر کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا
ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈالتا ہوا پیچھے ہٹ آیا۔ عمران سمجھ گیا
تھا کہ بلیک زیرو نے پہلے ہی جوانا کو فون کر کے بتا دیا ہوگا کہ انہیں
کس گیس کی مدد سے بے ہوش کیا گیا ہے اور کس چیز سے
انہیں ہوش آسکتا ہے۔ اس لئے جوانا نے اس کا توڑ پہلے سے ہی
جیب میں ڈال رکھا تھا۔

" کیا اس فرانسو کو بھی کوئی گیس سنگھائی تھی تم نے" ـــــ عمران

نے جوانا سے پوچھا۔

" نہیں۔ یہ تو جس طرح آیا تھا اسی طرح بندھا ہوا ہے۔ چیف نے
البتہ ان باقی افراد کے متعلق مجھے بتا دیا تھا" ـــــ جوانا نے جواب
دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے فالڈر کے
حلق سے کراہ نکلی اور اس کے ساتھ ہی فالڈر کی آنکھیں ایک جھٹکے
سے کھل گئیں۔

" مم ـــ مم ـــ میں۔ کک ـــ کک ـــ کہاں ہوں" ـــ
فالڈر نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے
کہا۔ اور پھر اس کا چہرہ تیزی سے بگڑتا گیا۔ کیونکہ اب وہ صورتحال
کو سمجھ گیا تھا۔

" تمہارا نام فالڈر ہے اور تمہارا تعلق ٹیکساٹ سے ہے" ـــ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہاری معلومات درست ہیں" ـــ فالڈر نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے جواب دیا۔

" اور ٹیکساٹ کا مین ہیڈ کوارٹر شمالی آسٹریلیا کے شہر سپرنگ
میں ہے۔ کیوں" ـــ عمران نے کہا تو فالڈر چونک پڑا۔

" اوہ۔ تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا" ـــ اس بار فالڈر
کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" جہاں تک مجھے معلومات تھیں وہ میں نے تمہیں بتا دی ہیں۔ البتہ
اب مزید تفصیلات تم نے مجھے بتانی ہیں۔ تم نے مجھے بتانا ہے
کہ سپرنگ میں تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور تمہارے پاس

کا کیا نام ہے اور فائل کہاں رکھی گئی ہو گی" ـــــ عمران نے کہا۔

"فائل ـــ کیسی فائل" ـــ فالڈر نے چونک کر کہا۔

"زیرو فائل جو تم نے اے۔ جی۔ رضا کی مدد سے وزارت سائنس کے خصوصی ریکارڈ روم سے چوری کی اور پھر اسے ہوٹل انٹرنیشنل میں جا کر فرانسو کے حوالے کر دیا اور فرانسو نے یہ فائل آسٹریلین سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری روڈی کے حوالے کر دی۔ اور روڈی اس فائل کو لے کر آسٹریلیا پہنچ چکا ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

تو فالڈر کے چہرے پر موجود حیرت کے تاثرات میں اور اضافہ ہو گیا۔

"کمال ہے۔ تم تو ایسے بات کر رہے ہو جیسے تم نے ان سارے واقعات کی باقاعدہ فلم دیکھی ہو" ـــــ فالڈر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بس میرے پاس اتنی ہی معلومات تھیں۔ اور میں نے اس لئے بتا دی ہیں تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ میں کس قسم کی معلومات کس انداز میں پوچھنا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے کچھ معلوم ہو گا تو بتاؤں گا۔ میں تو ایک چھوٹا سا کارکن ہوں۔ مجھے تو الٹا تمہاری معلومات پر حیرت ہو رہی ہے" ـــــ فالڈر نے کہا۔

"جوانا" ـــــ عمران نے مڑ کر ایک طرف کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ـــــ جوانا نے چونک کر کہا۔

"فالڈر کی گردن خنجر سے کاٹ دو۔ جو شخص کچھ جانتا نہ ہو اُسے زندہ رکھنے کا کیا فائدہ" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بڑا سا مگر انتہائی تیز دھار خنجر نکالا اور فالڈر کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ اس دیو کو روک لو۔ اسے تو دیکھ کر ہی مجھے وحشت ہوتی ہے" ـــــ یک لخت فالڈر نے چیختے ہوئے کہا۔

"وہیں رک جاؤ جوانا۔ البتہ اگر اس کی زبان رکے تو تمہیں اجازت ہے کہ اس کی گردن علیحدہ کر دینا" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سنو۔ پہلے تم وعدہ کرو کہ اگر میں نے معلومات مہیا کر دیں تو تم مجھے مارو گے نہیں" ـــــ فالڈر نے کہا۔

"اس کا فیصلہ تمہاری مہیا کردہ معلومات کی بنا پر ہی ہو سکتا ہے۔ اگر تم نے میرے مطلب کی معلومات مہیا کر دیں تو میرا وعدہ کہ تمہیں زندہ رہنے دیا جائے گا۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہاری چھٹی۔ اور پھر دوسروں سے بات ہو گی۔ بہرحال تم سب میں سے جو بھی درست اور تفصیلی معلومات مہیا کر سکے گا وہی زندہ رہے گا" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں ـــــ میں تمہیں ان سب سے زیادہ معلومات مہیا کر سکتا ہوں۔ کیونکہ میں وہ کچھ جانتا ہوں جو فرانسو بھی نہیں جانتا۔ میں سیکنڈ گروپ میں شفٹ ہونے سے پہلے مین ہیڈ کوارٹر میں ہی کام کرتا

رہا ہوں ۔ اس لئے میں ٹیکساٹ کے متعلق سب کچھ جانتا ہوں ۔ اور
میں تمہیں تفصیلی معلومات مہیا کر سکتا ہوں " ـــــ فالڈر نے کہا ۔
" اوکے ۔ پھر بتاؤ " ـــــ عمران نے کہا ۔
" ٹیکساٹ تنظیم آسٹریلیا کی سب سے بڑی تنظیم ہے ۔ ایشیا میں ہمارا
یہ پہلا مشن تھا ۔ اس تنظیم کے تحت تین گروپ کام کرتے ہیں ۔ فرسٹ
گروپ تو سپر پاورز کی لیبارٹریوں سے فارمولے چوری کرتا ہے ۔
جب کہ سیکنڈ گروپ سپر پاورز سے ہٹ کر دوسرے ملکوں میں
کام کرتا ہے ۔ اور تھرڈ گروپ صرف مخبری کا کام کرتا ہے ۔ اس
گروپ کے افراد پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ یہاں پاکیشیا میں
بھی تھرڈ گروپ کے مخبروں نے ہی زیرو سرکٹ کے بارے میں اطلاع
دی تھی ۔ چنانچہ چیف باس نے سیکنڈ گروپ کی ڈیوٹی لگائی ۔ اور
ہم یہاں آ گئے ۔ ہمارا ہیڈ کوارٹر یورپ میں ہے ۔ فرانسو اس کا
انچارج ہے ۔ اور میں سیکنڈ چیف ۔ باقی ہمارا گروپ دو ڈھائی سو
ایجنٹوں پر مشتمل ہے ۔ جن میں سے یہ آٹھ ایجنٹ اس مشن کے لئے
ہم ساتھ لائے تھے " ـــــ فالڈر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔
" گڈ ۔ تم اچھے جا رہے ہو ۔ اگر تم اسی طرح بتاتے رہے تو میرا وعدہ
کہ نہ صرف تم زندہ رہو گے بلکہ تمہیں تنظیم کے خاتمے کے بعد
آسٹریلیا میں پاکیشیا کے سرکاری ایجنٹ کے طور پر تعینات کر دیا
جائے گا ۔ اس طرح تم بے پناہ مراعات بھی حاصل کر سکو گے ۔
اور جرائم کی دنیا سے بھی نکل آؤ گے ۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں
کہ تم مجھے ایک ذہین آدمی لگتے ہو ۔ تمہاری ذہانت کو مثبت

انداز میں کام آنا چاہیئے " ـــــ عمران نے کہا ۔
" اوہ اوہ ۔ تو تو تمہارا تعلق پاکیشیا حکومت سے ہے " ـــــ
فالڈر نے چونک کر کہا ۔
" ہاں ۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کنٹریکٹ پر کام کرتا
ہوں ۔ لیکن سیکرٹ سروس کا چیف میری بات نہیں ٹالتا ۔ اس
لئے تمہیں بے پناہ مراعات مل سکتی ہیں " ـــــ عمران نے کہا ۔
" ویری گڈ ۔ یہ تو میرے لئے واقعی ایک خواب تھا کہ میری کوئی کبھی
سرکاری حیثیت بھی بن جائے ۔ میں تمہیں اب سب کچھ بتا دوں گا ۔
سب کچھ " ـــــ فالڈر نے خوش ہوتے ہوئے کہا ۔
اسی لمحے فرانسو کے جسم میں حرکت پیدا ہونے لگی ۔
" اسے دوبارہ بے ہوش کر دو جوانا " ـــــ عمران نے جوانا سے
کہا ۔ اور جوانا بجلی کی سی تیزی سے ہوش میں آتے ہوئے فرانسو کی
طرف بڑھا ۔ دوسرے لمحے فرانسو کی سیدھی ہوتی ہوئی گردن پر
جوانا کا بھرپور مکہ لگا تو ایک جھٹکے سے فرانسو کی گردن دوبارہ ڈھلک
گئی ۔
" میں نے اسے اس لئے دوبارہ بے ہوش کر دیا ہے تاکہ اسے
معلوم ہی نہ ہو سکے کہ تم نے کیا بتایا ہے اور کیا نہیں " ـــــ عمران
نے مسکراتے ہوئے فالڈر سے مخاطب ہو کر کہا ۔
" شکریہ ۔ ٹیکساٹ تنظیم کے چیف باس کا نام پیٹر ہے ۔ اس
کے چار سیکشنز ہیں ۔ مین سیکشن کا چیف پیٹر ہے ۔ اس کا ہیڈ
کوارٹر سپرنگ میں ہے ۔ اور اسے ہی مین ہیڈ کوارٹر کہا جاتا ہے ۔

دوسرا سیکشن مغربی آسٹریلیا میں کام کرتا ہے۔ اس کا چیف
ریمزے ہے۔ اور جنوبی آسٹریلیا میں کام کرنے والے سیکشن کا
چیف کلارک ہے۔ اور سب سے اہم سیکشن کوئینز لینڈ میں کام کرتا
ہے۔ اس کی چیف سوزین ہے۔ یہاں اصل میں کوئی باقاعدہ سیکشن
نہیں ہے۔ بلکہ مورگن کے علاقے میں جہاں انتہائی گھنے جنگلات ہیں۔
مورگن کے انہی خطرناک اور گھنے جنگلات میں زیر زمین ٹیکساٹ کی
انتہائی جدید ترین لیبارٹریاں قائم ہیں۔ جہاں نت نئے ہتھیار تیار
ہوتے رہتے ہیں۔ جنہیں تنظیم مختلف ممالک کو فروخت کر کے خطیر
رقم کماتی ہے۔ ان لیبارٹریوں کی حفاظت کے لئے جنگل میں ہی
سیکشن ہیڈکوارٹر قائم کیا گیا ہے۔ جس کی انچارج سوزین ہے۔
وہ نوجوان لڑکی ہے۔ لیکن انتہائی ذہین اور تیز طرار ہونے کے ساتھ
ساتھ انتہائی سفاک اور ظالم بھی ہے۔ پورا سیکشن اس سے
اس طرح خوف کھاتا ہے جیسے کوئی موت سے ڈرتا ہے۔ اس کے
تعلقات صرف پیٹر سے ہیں۔ لیکن کہا یہی جاتا ہے کہ وہ لازماً کسی
روز پیٹر کو بھی ہلاک کر دے گی۔ اور پھر وہ ٹیکساٹ کی چیف باس
بن جائے گی" ــــ فالڈر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے ٹیکساٹ اس فائل سے ہتھیار خود تیار کرے
گی۔ فارمولا کسی کو فروخت نہیں کرے گی" ــــ عمران نے امید
بھرے لہجے میں پوچھا۔

" ہاں ٹیکساٹ فارمولے فروخت نہیں کرتی۔ جدید ترین ہتھیار
خود تیار کر کے فروخت کرتی ہے۔ اور اب تک فائل یقیناً مورگن پہنچ

بھی چکی ہو گی۔ اور اس پر کام شروع بھی کر دیا گیا ہو گا" ــــ فالڈر نے
جواب دیا۔

" کیا تم کبھی مورگن گئے ہو" ــــ عمران نے پوچھا۔

" میں نے بتایا ہے کہ میں پہلے پیٹر کے ساتھ کام کرتا تھا۔ پھر اس
سوزین کی وجہ سے جھگڑا ہو گیا اور پیٹر نے مجھے ہلاک کرنے کی
بجائے سیکنڈ گروپ میں شفٹ کر دیا۔ اور پیٹر سوزین کے
پاس اکثر آتا جاتا رہتا ہے۔ میں بھی دو تین بار اس کے ساتھ گیا
ہوں۔ لیکن صرف سوزین کے ہیڈکوارٹر تک۔ لیبارٹریوں میں
جانے کی کسی کو اجازت نہیں حتیٰ کہ سوزین اور پیٹر بھی نہیں جا
سکتے۔ وہاں کا انچارج ڈاکٹر فرانک ہے اور ڈاکٹر فرانک ٹیکساٹ
کا اہم آدمی ہے۔ لیکن وہ صرف لیبارٹریوں تک ہی محدود رہتا
ہے" ــــ فالڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارا جھگڑا کس بات پر ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے تمہیں مین
سیکشن سے سیکنڈ گروپ میں شفٹ کر دیا گیا" ــــ عمران
نے پوچھا۔

" سوزین نے مجھے شراب لانے کا حکم دیا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا کہ
مجھے غصہ آ گیا۔ اور میں نے اسے لہجہ درست کرنے کے لئے کہا اس
پر سوزین بگڑ گئی۔ اور اس نے پیٹر سے کہا کہ مجھے فوراً گولی مار
دے۔ لیکن پیٹر میری صلاحیتوں سے واقف تھا۔ اس نے مجھے
ہلاک کرنے کی بجائے سیکنڈ گروپ میں شفٹ کر دیا اور شاید
اس سوزین سے کہہ دیا کہ مجھے ہلاک کر دیا گیا ہے" ــــ فالڈر نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم میں واقعی خودداری موجود ہے۔ اور کے۔ اب تم نے واقعی زندہ رہنے کا استحقاق ثابت کر دیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے جوانا کو اشارہ کیا کہ وہ فالڈر کو رہا کر دے۔

"شکریہ مسٹر...." فالڈر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"علی عمران اور یہ میرا ساتھی جوانا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم کس خودداری کی بات کر رہے تھے۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔ فالڈر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عورت کا حکم نہ ماننے کی"۔۔۔ عمران نے مسکرا کر کہا تو فالڈر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا لہجہ واقعی بے حد غلط تھا۔ ورنہ میں اپنے باس کا انتہائی فرمانبردار رہتا ہوں۔ اس لئے تو پیٹر نے مجھے ہلاک نہ کرایا تھا"۔۔۔ فالڈر نے کہا۔

"عورتوں کا لہجہ ہوتا ہی غلط ہے۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو۔ دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تمہیں اس عمارت سے باہر بھجوا دیا جائے۔ اور تم جہاں جی چاہے چلے جاؤ۔ دوسری صورت یہ ہے کہ تم ہمارا ساتھ دو۔ اور ہمیں مورگن میں لیبارٹریوں اور سوزین کے اڈے کے بارے میں پوری تفصیلات بتا دو۔ اس کے جواب میں تمہیں آسٹریلیا میں پاکیشیا کی طرف سے ایجنٹ بنایا جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ وہاں مورگن جانے کے لئے تیار ہوں۔ میں تمہیں براہِ راست وہاں تک پہنچا سکتا ہوں"۔۔۔ فالڈر نے کہا۔ اور عمران ہنس دیا۔

"مسٹر فالڈر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کوئی چھوٹی سی تنظیم نہیں ہے۔ آسٹریلیا میں بھی اس کے ایجنٹ موجود ہیں۔ یہاں سے انہیں تفصیلات مہیا کر دی جائیں گی اور باقی مشن وہ خود مکمل کر لیں گے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ میں تفصیلات مہیا کرنے کے لئے تیار ہوں"۔ فالڈر نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر فالڈر کو ساتھ لئے وہ اس کمرے سے نکل کر ایک اور کمرے میں آیا اور اس نے فالڈر کو ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود اس نے میز پر رکھا ہوا ایک باکس اٹھا کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"یس باس"۔۔۔ ڈبے میں سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ لائبریری سے آسٹریلیا کا تفصیلی نقشہ لے آؤ"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور بٹن آف کر کے وہ بھی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد جوزف اندر داخل ہوا اور اس نے ایک رول شدہ نقشہ عمران کے سامنے رکھا اور واپس چلا گیا۔ عمران نے نقشہ کھولا اور پھر فالڈر سے تفصیلات پوچھنے میں مصروف ہو گیا۔

کمرے میں ٹرانسمیٹر کی تیز سیٹی گونجتے ہی پیٹر یک لخت چونک کر کرسی سے اٹھا اور اس نے عقب میں موجود الماری کھول کر اندر موجود لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھا کر میز پر رکھ دیا۔ سیٹی کی تیز آواز اس ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی۔ اس نے جلدی سے اس کے دو بٹن دبا دیئے۔ تو سیٹی کی آواز پر ایک انسانی آواز چھا گئی۔

"ہیلو ہیلو ـــــ فالڈر کالنگ چیف باس اوور" ـــ فالڈر کی آواز سنتے ہی پیٹر کے چہرے پر یک لخت مسرت کے آثار چھا گئے۔

"یس ـــــ چیف باس اٹنڈنگ یو۔ فالڈر تم زندہ ہو اوور" پیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اور آپ کو ایک اہم ترین اطلاع دے رہا ہوں۔ میرے علاوہ پورا سیکشن گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس

کی گرفت میں آچکا ہے اوور" ـــــ فالڈر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن مجھے تو یہی رپورٹ دی گئی تھی کہ تم بھی ان کے ہاتھ لگ کر ہلاک ہو چکے ہو اوور" ـــــ پیٹر نے کہا۔

"باس۔ انہوں نے مجھ سے پوچھ گچھ کی اور مجھے انہوں نے کہا کہ اگر میں انہیں پوری تفصیلات بتا دوں تو وہ مجھے زندہ جانے دیں گے۔ میں چونکہ ان کی گرفت میں پھنسا ہوا تھا۔ اس لئے میں نے انہیں غلط تفصیلات بتا کر اپنے آپ کو بچا لیا ہے۔ اور وہ احمق میری تفصیلات کو درست سمجھ کر خود ہی جال میں آ پھنسیں گے۔ اس طرح میں نے ان کے خاتمے کا اور اپنی جان بچانے کا کام اکٹھا ہی کر دیا ہے اوور" ـــ فالڈر نے کہا۔

"کیسی تفصیلات اوور" ـــــ پیٹر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں نے انہیں ٹیکساٹ کے بارے میں تفصیلات بتانی چاہیں لیکن وہ پہلے سے اس کے سیکشنز اور ان کے سیکشنز چیفس کے نام جانتے تھے۔ حتیٰ کہ انہیں آپ کے نام کا بھی علم تھا۔ وہ مجھ سے مورگن میں سوزین کے اڈے کے بارے میں اور لیبارٹریوں کے بارے میں تفصیلات جاننا چاہتے تھے۔ انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ مورگن سیکشن کی انچارج سوزین ہے۔ صرف انہیں گھنے جنگلات کے اندر اڈے کی صحیح نشاندہی چاہیئے تھی۔ اور انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ میں آپ کے ساتھ کام کرتا رہا ہوں اور آپ کے ساتھ مورگن بھی گیا ہوں۔ میں نے انہیں اس اڈے اور زدن کی نشاندہی کرنے کی بجائے زدلا زدن کی نشاندہی کر دی۔ اس طرح اب وہ براہِ راست زدلا زدن پہنچیں

گے۔ جہاں سے ظاہر ہے وہ کسی صورت بھی بچ کر واپس نہ آسکیں گے اوور"۔۔۔ فالڈر نے کہا۔

"کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں خود پہنچے گی اوور"۔۔۔ پیٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے تو مجھے یہی کہا ہے کہ آسٹریلیا میں ان کے ایجنٹ یہ کام کریں گے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہاں سے ہی کوئی ٹیم وہاں پہنچ جائے گی اور یقیناً اس ٹیم کا انچارج وہی نوجوان علی عمران ہوگا۔ جس نے مجھ سے پوچھ گچھ کی ہے۔ وہ انتہائی ذہین اور تیز آدمی ہے اوور"۔۔۔ فالڈر نے کہا۔

"تم اب کہاں سے بول رہے ہو اوور"۔۔۔ پیٹر نے پوچھا۔

"مجھے انہوں نے رہا کر دیا تو میں تھرڈ گروپ کے ٹیری کے پاس پہنچ گیا۔ ٹیری کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ میرا دوست رہا ہے۔ اور اب بھی ہمارے درمیان بات چیت ہوتی رہتی تھی۔ اس لئے مجھے اس کے پتے کا علم تھا۔ اور اب وہیں سے آپ کو کال کر رہا ہوں اوور"۔۔۔ فالڈر نے جواب دیا۔

"ٹیری موجود ہے اوور"۔۔۔ پیٹر نے کہا۔

"یس باس اوور"۔۔۔ فالڈر نے جواب دیا۔

"ہیلو چیف باس۔ میں تھرڈ گروپ کا ٹیری بول رہا ہوں اوور"۔۔۔ ایک اور آواز ابھری۔

"سپیشل کوڈ بتاؤ اپنا اوور"۔۔۔ پیٹر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"زیرو فور تھری زیرو اوور"۔۔۔ ٹیری نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ میں تھوڑی دیر بعد تمہیں مزید ہدایات دوں گا۔ میری کال کا انتظار کرو اوور اینڈ آل"۔۔۔ پیٹر نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اس نے تیزی سے اس پر ایک اور فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"یس ۔۔۔ کارپر اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔

"اپنا سپیشل کوڈ دوہراؤ اوور"۔۔۔ پیٹر نے کہا۔

"زیرو ٹو زیرو تھری اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے۔ کارپر۔ تم بھی پاکیشیا میں ہی موجود ہو نا اوور"۔۔۔ پیٹر نے کہا۔

"یس باس۔ میں اور ٹیری یہاں موجود ہیں اوور"۔۔۔ کارپر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ سیکنڈ گروپ کا نمبر ٹو فالڈر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی گرفت سے نکل کر ٹیری کے پاس پہنچ چکا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس سے پوچھ گچھ کر کے اسے رہا کر دیا ہے۔ اس نے مجھے ابھی کال کیا ہے۔ گو اس نے مجھے یہی بتایا ہے کہ اس نے غلط معلومات مہیا کی ہیں۔ لیکن میں اسے جانتا ہوں وہ انتہائی بزدل آدمی ہے۔ اس نے لازماً درست معلومات دے دی ہوں گی۔ اور اب میری طرف سے سزا سے بچنے کے لئے مجھ سے غلط بیانی کر رہا ہو۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کو احساس

ہو گیا ہو کہ فالڈر نے غلط بیانی کی ہے۔ اس لئے وہ اصل حقیقت جاننے
کے لئے اُسے استعمال کر رہے ہوں۔ چنانچہ تم فوراً فالڈر کو جو ٹیری
کے پاس موجود ہے آف کر دو۔ اور اس ٹیری کو بھی۔ کیونکہ فالڈر کی
وجہ سے وہ بھی یقیناً سیکرٹ سروس کی نگاہوں میں آ گیا ہو گا اوور"
پیٹر نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے
کاریو نے کہا۔
"تعمیل کر کے مجھے براہِ راست فوناً رپورٹ دو گے۔ اور سنو۔
اس علی عمران کا پورا علیہ فالڈر سے تفصیل سے پوچھ لینا۔ اور انہیں
آف کرنے کے بعد تم نے اس علی عمران کی بھی بھرپور نگرانی کرنی ہے
اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ پیٹر نے کہا۔ اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے
اس نے دوبارہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔
"ہیلو ہیلو۔۔۔۔ پیٹر کالنگ اوور"۔۔۔۔ اس بار اس نے کال
میں چیف باس کی بجائے اپنا نام استعمال کیا تھا۔
"یس۔ سوزین اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر
سے سوزین کی زندگی سے بھرپور آواز سنائی دی۔
"سوزین۔ زیرو فائل ڈاکٹر فرانک تک پہنچا دی ہے یا نہیں اوور"
پیٹر نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔
"پہنچا دی ہے۔ کیوں اوور"۔۔۔۔ سوزین نے حیرت بھرے لہجے
میں پوچھا۔ اور جواب میں پیٹر نے اُسے فالڈر سے ہونے والی تمام
بات چیت اور کاریو کو دیئے جانے والے اپنے احکامات کی تفصیل

بتا دی۔
"میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ یہ کمینہ اور بدخصلت آدمی ہے۔
اسے ختم کر دو۔ لیکن تم نے میری بات نہ مانی تھی۔ اس نے یقیناً میرے
اڈے کی پوری تفصیل انہیں بتا دی ہو گی۔ اس لئے انہوں نے
اُسے رہا کیا ہو گا۔ بہرحال تم نے اچھا کیا ہے کہ مجھے اطلاع دے
دی ہے۔ اب اگر کوئی ٹیم یہاں آ بھی گئی تو میں اُسے آسانی سے
سنبھال لوں گی اوور"۔۔۔۔ سوزین نے کہا۔
"وہ اپنے انجام کو پہنچ گیا ہو گا۔ ویسے اگر تم کہو تو میں اپنا سیکشن
لے کر وہاں تمہارے پاس آ جاؤں اوور"۔۔۔۔ پیٹر نے کہا۔
"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ جنگل ہے۔ اور جنگل میں میرے
ہی تربیت یافتہ آدمی درست طور پر کام کر سکتے ہیں۔ تم قطعی بے فکر
رہو۔ وہ لوگ یہاں آنے کے بعد کسی صورت بھی زندہ بچ کر نہیں
جا سکتے اوور"۔۔۔۔ سوزین نے جواب دیا۔
"او۔ کے۔ تم ویسے ڈاکٹر فرانک کو بھی اطلاع کر دینا کہ وہ بھی
مین لیبارٹری کی حفاظت کے بارے میں چوکنا رہے۔ اور سنو۔
اگر وہ لوگ وہاں پہنچیں تو تم نے فوراً مجھے اطلاع کرنی ہے اوور"
پیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔
"او۔ کے باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف
سے سوزین نے مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔
"تمہارے لئے تو میں خادم ہوں سوزین باس نہیں ہوں اوور"
پیٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اسی لیے تو ابھی تک باس بھی ہو۔ او۔کے اوور اینڈ آل"
دوسری طرف سے سوزین نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
"کاش تم مجھے پسند نہ ہوتیں سوزین۔ تو اس فقرے کے بعد
تمہاری لاش کو جنگل کے جانور ہی کھا رہے ہوتے"۔۔۔۔ پیٹر نے
ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے
کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر اس طرح آنکھیں بند کر لیں جیسے مسلسل
بول بول کر وہ خاصا تھک گیا ہو۔

انتہائی گھنے جنگل کے اندر تین بڑی جیپیں آہستہ آہستہ
آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ آگے والی جیپ میں سٹیرنگ پر ٹائیگر بیٹھا
ہوا تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر عمران تھا۔ عمران نے
اپنے گھٹنوں پر ایک نقشہ پھیلا رکھا تھا۔ اور اس کی نظریں اس نقشے
پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ جب کہ عقبی سیٹوں پر صفدر، کیپٹن شکیل اور
نعمانی بیٹھے ہوئے تھے۔ دوسری جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا۔
جب کہ اس کے ساتھ جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ اور عقبی سیٹوں پر چوہان۔
اور صدیقی موجود تھے۔ تیسری اور آخری جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ
جوانا کے پاس تھی اور جوزف اس کے ساتھ تھا۔ جب کہ پچھلی سیٹوں
پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے تھیلے پڑے ہوئے تھے۔ تینوں
جیپیں ایک دوسرے کے پیچھے رینگتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی
تھیں۔

"خاصے گھنے جنگل ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی بڑا درندہ نظر نہیں آیا"۔ ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جب درندہ خود جیپ چلانے لگ جائے تو اب اُسے کیا ضرورت ہے۔ اپنی ٹانگوں پر جنگل میں دوڑنے پھرنے کی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ تو عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے صفدر اور نعمانی دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں تو صرف نام کی حد تک ہی درندہ ہوں"۔۔۔ ٹائیگر نے کھسیانے ہوتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یوں کہو کہ اب میں مہذب ہو گیا ہوں۔ اس لئے جنگل مجھے نیا نیا لگ رہا ہے۔ ویسے کسی درندے کو جنگل کے بارے میں بتاتے ہوئے کچھ عجیب سا لگتا ہے۔ پھر بھی بتا دیتا ہوں کہ ابھی تو ہم جنگل کی شروعات میں ہیں۔ گھنا جنگل جسے صحیح معنوں میں گھنا کہا جا سکتا ہے ابھی بہت دور ہے۔ اور آسٹریلین جنگلوں میں خوفناک درندوں کی بھی کثرت ہوتی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ بتا رہے تھے کہ ہمیں پہلے کسی بھی قصبے میں پہنچنا ہے۔ اور پھر وہاں سے ہم مورگن کے گھنے جنگلات میں پہنچیں گے۔ تو کیا ہم ہیلی کاپٹر استعمال نہ کر سکتے تھے"۔۔۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

"کر تو سکتے تھے۔ لیکن ظاہر ہے اس کی اطلاع اس جنگل کو ٹین سوزین تک لازماً پہنچ جاتی۔ جب کہ اب ہم شکاریوں کے بھیس میں ہیں۔ اور شکار پارٹیاں تو جنگل میں آتی جاتی رہتی ہیں"۔۔۔ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً دو گھنٹوں کے مزید انتہائی سست رفتار سفر کے بعد وہ قدرے ایک کھلی جگہ پر پہنچ گئے۔ اور یہاں ہر طرف لکڑی کے بنے ہوئے کیبن نما مکان پھیلے ہوئے تھے۔ لیکن ان کیبنز کی ساخت اور ان کی سیٹنگ انتہائی جدید انداز کی تھی۔ تقریباً ہر کیبن کے سامنے ایک جیپ بھی موجود تھی۔ اور وہاں باقاعدہ دکانیں بنی ہوئی تھیں یہ بھی قصبہ تھا۔ جو صرف کہنے کی حد تک ہی قصبہ تھا۔ ورنہ اپنی وسعت اور جدیدیت کے لحاظ سے بھی پورا شہر لگتا تھا۔ عمران نے ہدایات دینی شروع کر دیں اور پھر جیپ اس نے ایک بہت بڑے کیبن کے سامنے جا کر رکوا دی۔ یہ کیبن خاصا بڑا تھا۔ اور اس کی ڈھلوان چھت پر سرخ رنگ کا پینٹ کیا گیا تھا۔ جیپ رکتے ہی عمران نیچے اترا اور اس کے نیچے اترتے ہی اس کے باقی ساتھی بھی جیپوں سے نیچے اتر آئے۔ عمران کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور اس نے دروازے کے ساتھ لٹکتی ہوئی ایک خوبصورت سی رسی کو زور سے کھینچا۔ تو کیبن کے اندر مترنم گھنٹیوں کی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔ دروازے میں کھڑا ایک آسٹریلوی نوجوان بڑی حیرت بھری نظروں سے عمران۔ اس کے ساتھیوں اور تینوں جیپوں کو دیکھ رہا تھا۔

"اگر آپ جائزے سے فارغ ہو گئے ہوں تو لارڈ برٹن کو کہہ دیجئے کہ علی عمران جیسا مشہور شکاری ان کے دروازے پر بنفس نفیس بلکہ بے حد نفیس تشریف لا چکا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔ تو نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ اوہ۔ آپ ہیں علی عمران۔ اوہ آپ کے تو لارڈ صاحب شدت سے منتظر تھے۔ تشریف لائیے" ـــــ نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

" آؤ بھائی لوگو" ـــــ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور پھر مسکراتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑے کمرے میں موجود آرام دہ صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

" یہ لارڈ برٹن کون ہے" ـــــ عمران کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

" تنویر کی طرح حسن کا پرستار ہے۔ مگر تنویر اور اس میں ایک بنیادی فرق ہے۔ تنویر کو شہری حسن پسند ہے جب کہ لارڈ برٹن کو جنگلی حسن" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کبھی تو سیدھی طرح بھی جواب دے دیا کرو۔ ہر وقت کی بکواس اچھی نہیں لگتی" ـــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے چار گھنٹے تنویر کے ساتھ بیٹھ کر اتنا رنگ چڑھ گیا ہے۔ اگر آٹھ گھنٹے گزر جاتے تو پھر کیا ہوتا" ـــــ عمران نے چونک کر کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ جولیا کچھ کہتی۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ بے حد بارعب سا تھا۔ اس کے جسم پر ایک قیمتی سوٹ تھا اور ہاتھ میں پائپ۔ ظاہر ہے اس کی شخصیت دیکھ کر ہی ہر آدمی سمجھ گیا کہ یہی لارڈ برٹن ہوگا۔ اور پھر

سب سے پہلے عمران کے اٹھتے ہی وہ سب بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

" ارے ارے۔ تشریف رکھیے۔ آپ میرے معزز مہمان ہیں۔ میرا نام برٹن ہے" ـــــ آنے والے نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

" مجھ حقیر فقیر۔ اوہ سوری۔ یہاں جنگل میں تو شکار کا گوشت بھی خیرات میں نہیں ملتا ہوگا۔ اس لئے خالی حقیر پر ہی گزارا کرنا پڑے گا۔ بہرحال مجھ حقیر بے جاگیر بندہ نادان کو علی عمران۔ ایم۔ ایس سی۔ ڈی۔ ایس سی (آکسن) کہتے ہیں۔ اور خواہ مخواہ ہی کہتے ہیں۔ اگر نہ کہیں تو میں اور ان کا کیا بگاڑ سکتا ہوں" ـــــ عمران نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور لارڈ برٹن کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی۔

" اوہ۔ تو آپ ہیں جناب علی عمران۔ آپ کے متعلق رگبی نے جو کچھ بتایا تھا آپ واقعی ویسے ہی ہیں۔ آپ سے مل کر مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے" ـــــ لارڈ برٹن نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

" رگبی دوستوں کی تعریف مبالغے کی حد تک کرتا ہے۔ اب دیکھئے اس نے مجھے بتایا تھا کہ آپ لارڈ ہیں اور جیمی قصبہ اور اس کے اردگرد پھیلا ہوا سارا جنگل آپ کی ملکیت ہے۔ حالانکہ آپ نے خود ہی بتایا ہے کہ آپ صرف برٹن ہیں لارڈ نہیں ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور لارڈ برٹن بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" دوستوں کے لئے میں واقعی برٹن ہوں۔ لارڈ برٹن نہیں ہوں" ـــــ لارڈ برٹن نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر عمران نے باری باری سب سے

ساتھیوں سے تعارف کرا دیا۔

"تو آپ یہاں مورگن میں شکار کھیلنے آئے ہیں۔ ویری گڈ۔ یہ تجربہ آپ کے لئے واقعی انتہائی دلچسپ رہے گا"—— لارڈ برٹن نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بشرطیکہ یہاں لارڈ برٹن کی بندوق سے کوئی شکار بچ گیا ہو تو"—— عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔ تو لارڈ برٹن ایک بار پھر ہنس دیا۔

"بے فکر رہیں۔ جو سپاٹ آپ نے شکار کے لئے منتخب کیا ہے۔ وہاں اس قدر شکار ہے کہ آپ تھک جائیں گے مگر شکار ختم نہ ہوگا"—— لارڈ برٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اس قدر شکار ہے وہاں"—— عمران نے حقیقی طور پر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ زولا زون میں درندے اس قدر کثرت سے ہیں کہ اچھے اچھے شکاری ادھر کا رخ کرتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ اور اب آپ سے کیا چھپانا۔ میں بھی وہاں صرف دو بار ہی گیا ہوں۔ انتہائی خطرناک ترین جنگل ہے۔ خوفناک زہریلی دلدلوں سے بھرا ہوا۔ ویسے میرا مقصد آپ کی حوصلہ شکنی نہیں ہے۔ میں تو صرف آپ کو حقائق بتا رہا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ میرے آدمی آپ کے ساتھ ہوں گے اور آپ کی نہ صرف شکار کے لئے رہنمائی کریں گے بلکہ آپ کی حفاظت بھی کریں گے"—— لارڈ برٹن نے کہا۔

"مگر میں نے تو سنا تھا کہ زولا زون میں باقاعدہ لوگ رہتے ہیں۔ خاص طور پر ایک محترمہ سوزین کے بارے میں تو انہیں جنگل

کوئین کہا جاتا ہے"—— عمران نے کہا تو لارڈ برٹن بے اختیار چونک پڑا۔

"وہاں۔ اور لوگ رہتے ہیں۔ ایسا تو سوچنا ہی حماقت ہے۔ وہاں تو کوئی جنگلی قبیلہ بھی نہیں رہ سکتا۔ میں نے بتایا ہے کہ اس پورے زون میں زہریلی دلدلوں کی کثرت ہے۔ اس لئے وہاں مستقل رہائش تو ناممکن ہے۔ اور جہاں تک آپ نے سوزین کی بات کی ہے تو ایک مادام سوزین کے متعلق میں نے سنا تو ہوا ہے کہ وہ اپنے آپ کو جنگل کوئین کہلانا پسند کرتی ہیں۔ لیکن وہ تو بوردزون میں کہیں رہتی ہیں۔ جو زولا زون سے بالکل مختلف علاقہ ہے اور اس قدر خطرناک نہیں ہے۔ جس قدر زولا زون ہے"—— لارڈ برٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بوردزون۔ وہ کہاں ہے"—— عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"یہاں سے دو سو کلو میٹر کے فاصلے پر شمال کی طرف۔ جنگل تو وہ بھی خاصا گھنا ہے۔ لیکن اتنا نہیں جتنا زولا زون ہے"—— لارڈ برٹن نے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا کمرے کا دروازہ کھلا اور لارڈ کے دو ملازم بلیک کافی کے کپ ٹرے میں رکھے اندر آئے اور انہوں نے ایک ایک کپ سب کو دیا اور پھر خالی ٹرے اٹھائے واپس چلے گئے۔

"ہم تو آئے بھی اس جنگل کوئین کی وجہ سے تھے۔ اس کی طرف سے اخبار میں چیلنج چھپا تھا کہ پوری دنیا میں اس کے مقابلے کا کوئی شکاری نہیں ہے۔ ہم نے سوچا کہ چلو اتنی اچھی شکارن شاید ہمیں بھی شکار کرنے

سے دو چار گُر بتا دے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ برٹن بے اختیار مسکرا دیئے۔

" اس سے گُر سیکھنے کے لئے تو پھر آپ کو بوروزدن جانا پڑے گا۔ زدلازدن میں تو وہ آپ کو مل نہیں سکتی۔ ویسے میرا ذاتی مشورہ بھی یہی ہے کہ آپ زدلازدن میں شکار کھیلنے کی بجائے کسی اور زدن کی طرف چلے جائیں۔ زدلازدن آسٹریلیا کا سب سے خطرناک علاقہ ہے" ____ لارڈ برٹن نے کہا۔

" آپ کا مشورہ سر آنکھوں پر۔ کیا آپ کے پاس کوئی ایسا آدمی ہے جو اس علاقے کے بارے میں پوری تفصیل جانتا ہو" عمران نے کہا۔

" کس علاقے کی بات کر رہے ہیں آپ۔ زدلازدن کی یا بوروزدن کی" ____ لارڈ برٹن نے چونک کر پوچھا۔

" بوروزدن کی۔ زدلازدن کو اب میں نے کیا کرنا ہے۔ مجھے تو جنگل کوئین سے دلچسپی ہے۔ چاہے وہ کسی بھی زدن میں ہو" ____ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ایک آدمی میرا ملازم ہے بوجاری۔ وہ بوروزدن کے سب سے بڑے مقامی قبیلے بورو سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ انتہائی وفادار آدمی ہے۔ اور اس کی پوری زندگی ہی وہیں گزری ہے۔ ویسے وہ انتہائی دلیر اور بہترین نشانہ باز بھی ہے۔ وہ آپ کا بہترین گائیڈ بن سکتا ہے" ____ لارڈ برٹن نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کسی مارٹن کو آواز دی تو دوسرے لمحے

دروازے میں ایک آسٹریلوی نوجوان داخل ہوا۔

" یس لارڈ" ____ نوجوان نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

" بوجاری کو بلا لاؤ مارٹن" ____ لارڈ نے کہا اور مارٹن سر جھکائے مڑا اور تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

" مجھے پرسوں بوجاری کہہ بھی رہا تھا کہ وہ کچھ دنوں کے لئے اپنے قبیلے میں جانا چاہتا ہے۔ چلو اس طرح اس کی خواہش بھی پوری ہو جائے گی اور آپ کا کام بھی ہو جائے گا" ____ لارڈ برٹن نے کہا۔

" بے حد شکریہ لارڈ برٹن۔ آپ کے اس دوستانہ سلوک کو ہم ہمیشہ یاد رکھیں گے" ____ عمران نے کہا۔

" ارے نہیں۔ رنگی میرا بہترین دوست ہے۔ اور اس نے آپ کی جس طرح تعریف کی ہے۔ مجھے تو آپ کی مدد کر کے دلی مسرت ہو رہی ہے" ____ لارڈ برٹن نے جواب دیا۔ اُسی لمحے ایک لمبا تڑنگا آدمی جس کی آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن ان میں بے پناہ چمک تھی۔ اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر چست خاکی لباس تھا۔ اور جسمانی لحاظ سے وہ بے حد پھرتیلا اور سمارٹ نظر آ رہا تھا۔

" بوجاری۔ یہ میرے دوست ہیں جناب علی عمران اور ان کے ساتھی۔ یہ بوروزدن میں شکار کھیلنے جا رہے ہیں۔ تم نے مجھے چھٹی کے لئے کہا تھا۔ تو تم ان کے ساتھ چلے جاؤ۔ اپنے گھر بھی ہو آنا اور انہیں شکار بھی کرا لاؤ" ____ لارڈ برٹن نے بوجاری

سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے لارڈ۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کے مہمانوں کو بوردوزدن میں کوئی تکلیف نہ ہو" ـــــ بوجارہی نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں اجازت" ـــــ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ رات آپ میرے پاس رہیں کل صبح آپ روانہ ہوجائیں" ـــــ لارڈ برٹش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"واپسی میں آپ کی دعوت کھائیں گے۔ فی الحال شکار کا شوق چین نہیں لینے دے رہا" ـــــ عمران نے کہا اور لارڈ برٹش مسکرا دیئے۔

"واقعی شکاری جب شکار کا ارادہ کرلے تو پھر اسے سوائے شکار کے دنیا کی کوئی اور چیز اچھی نہیں لگتی۔ بہرحال میں آپ کا منتظر رہوں گا" ـــــ لارڈ برٹش نے کہا۔ اور پھر وہ انہیں کیبن کے بیرونی دروازے تک چھوڑنے آئے۔ عمران نے بوجارہی کو اپنا سامان لانے کے لئے کہا۔ لیکن اس نے بتایا کہ اس کا سامان اس کی گن ہے اور بس۔ تو عمران نے اسے اپنے والی جیپ میں بٹھا لیا۔ اور قافلہ ایک بار پھر آگے کی طرف بڑھ گیا لیکن اب اس کا رخ بوردوزدن کی طرف تھا۔

"تم سوزین کو جانتے ہو" ـــــ عمران نے بوجارہی سے مخاطب ہو کر کہا تو بوجارہی بے اختیار چونک پڑا۔

"جی ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ بوردوزدن کی سب سے

بڑی قاتلہ ہے۔ اس نے میرے قبیلے کا اس قدر قتل عام کیا ہے کہ جو بچ گئے ہیں انہیں وہاں سے فرار ہونا پڑا ہے۔ اور میں بھی اس کی وجہ سے لارڈ کی نوکری کر رہا ہوں" ـــــ بوجارہی نے بڑے کھلے الفاظ میں کہا۔ تو عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ آئی۔

"یعنی تم مرد ہو کر ایک عورت سے ڈر کر فرار ہو گئے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوجارہی کا چہرہ یکلخت ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ پڑ گیا۔

"صاحب۔ آپ مہمان نہ ہوتے تو آپ کو اپنا یہ فقرہ بے حد مہنگا پڑتا۔ بہرحال یہ بتا دوں کہ سوزین کے ساتھ پوری فوج ہے۔ اور انتہائی تربیت یافتہ افراد اور یہ بوجارہی ہی تھا جس نے سوزین کو اغوا کر لیا تھا اگر مخبری نہ ہو جاتی اور سوزین کا پورا ایک دستہ مجھے نہ گھیر لیتا تو آج سوزین کی ہڈیاں میرے معدے میں ہضم بھی ہو چکی ہوتیں" ـــــ بوجارہی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ تم تو آدم خور سے بھی ایک ڈگری بڑھ کر ہو۔ یعنی عورت خور" ـــــ عمران نے انتہائی خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا تو غصے کی شدت سے سرخ پڑا ہوا بوجارہی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں تو آپ کو سوزین کے خلاف اپنی نفرت کے بارے میں بتا رہا تھا" ـــــ بوجارہی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب

نارمل ہو چکا تھا۔

" لیکن مجھے لارڈ برٹن نے بتایا تھا کہ تم چھٹی لے کر اپنے قبیلے جانا چاہتے تھے۔ جب کہ اب تم بتا رہے ہو کہ سارا قبیلہ ہی ختم ہو گیا ہے اور پھر بوروزون میں سوزین بھی موجود ہے اور تم بھی وہیں جا رہے ہو"۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" صاحب۔ بوروزون بہت بڑا اور وسیع علاقہ ہے۔ یوں سمجھئے کہ پانچ بڑے بڑے جنگل بوروزون میں شامل ہیں۔ اور وہ عورت سوزین ایک جنگل پر قابض ہے۔ ہمارا قبیلہ پہلے وہیں رہتا تھا۔ پھر اس عورت کے قبضے کے بعد ہم نے وہ جنگل چھوڑ دیا ہے۔ اور بوروزون کے ایک دور دراز جنگل میں جا بسے ہیں۔ میں نے لارڈ برٹن کی نوکری اس لئے کر لی تھی۔ تاکہ میں جدید اسلحہ چلانا بھی جان جاؤں۔ اور اتنی رقم بھی اکٹھی کر لوں کہ اپنے پورے قبیلے کو جدید ترین اسلحہ خرید کر دے سکوں۔ تاکہ میں اپنے آباؤ اجداد کے جنگل پر دوبارہ قابض بھی ہو سکوں اور اس عورت اور اس کے حواریوں سے اپنے قبیلے کا بھرپور انتقام بھی لے سکوں"۔۔۔ بوجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم کب سے لارڈ کی ملازمت کر رہے ہو"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" چار سال ہو گئے ہیں"۔۔۔ بوجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر کتنی رقم اور کتنا اسلحہ اکٹھا کر لیا"۔۔۔ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اور بوجاری کا چمکتا ہوا چہرہ یک لخت بجھ سا گیا۔

" کچھ نہیں صاحب۔ صرف ایک گن ہی مجھے لارڈ صاحب نے تحفے میں دی ہے۔ جہاں تک تنخواہ کا تعلق ہے۔ اتنی رقم تو ضرور اکٹھی ہو چکی ہے کہ چار پانچ گنیں آسکیں۔ مگر اس سے کیا ہوتا ہے"۔۔۔ بوجاری نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

" تم باہمت آدمی ہو بوجاری۔ اور مجھے خوشی ہے کہ تم بجائے اس کے لارڈ کی دولت پر ڈاکے مار کر قبضہ کرتے۔ محنت سے رقم کمانے کا سوچا ہے۔ لیکن اس طرح تو تم بوڑھے بھی ہو جاؤ تب بھی تم اتنی رقم اکٹھی نہیں کر سکتے کہ تمہارا سارا قبیلہ مسلح ہو سکے اور تم سوزین اور اس کے حواریوں سے انتقام لے سکو۔ جب کہ اگر تم ہمارا پوری طرح ساتھ دو تو تمہارے یہ دونوں کام ہو سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" دونوں کام۔ کیا مطلب"۔۔۔ بوجاری نے حیران ہو کر کہا۔

" تمہارے قبیلے کو تمہارا جنگل بھی واپس مل سکتا ہے اور سوزین اور اس کے ساتھیوں کا بھی خاتمہ ہو سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کاش ایسا ہو جائے تو میں اپنا خون بھی دینے کے لئے تیار ہوں"۔ بوجاری نے انتہائی دردمندانہ لہجے میں کہا۔

" اگر تم وفاداری کا ثبوت دے دو تو ایسا ہو جائے گا"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ثبوت۔۔۔ کیسا ثبوت"۔۔۔ بوجاری نے چونک کر پوچھا۔

"اپنا خون چاٹنے کا ثبوت۔ مجھے معلوم ہے کہ بورو قبیلہ وفاداری کا اس طرح ثبوت دیتا ہے اور یہ حتمی ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ تو آپ ہمارے قبیلے کی اس مقدس ترین رسم سے بھی واقف ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں حلف دینے کو تیار ہوں"۔۔۔ بوجاری نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا خنجر نکالا۔ اور اس کی نوک اپنی ہی گردن میں چبھو دی۔ دوسرے لمحے اس نے خنجر کھینچا تو اس کے خنجر کی نوک پر اس کا اپنا خون لگا ہوا تھا جو اس نے زبان سے چاٹ لیا۔

"میں اپنے خون کی قسم کھا کر حلف دیتا ہوں کہ ہمیشہ آپ کا وفادار رہوں گا"۔۔۔ بوجاری نے خون چاٹتے ہوئے کہا۔ عمران کے ساتھی حیرت سے یہ سب عجیب و غریب کارروائی دیکھ رہے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم بے فکر رہو۔ اب سوزین جنگل کوئین نہیں رہے گی بلکہ بوجاری جنگل کنگ ہو گا"۔۔۔ عمران نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور بوجاری کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی۔ اس نے اپنی جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اسے کھول کر اس میں سے زرد رنگ کا تھوڑا سا مادہ انگلی پر نکال کر اس نے گلے کے زخم پر اچھی طرح مل دیا۔ اور شیشی بند کر کے واپس جیب میں ڈال لی۔

"ویری گڈ۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم واقعی بورو قبیلے سے ہی تعلق رکھتے ہو۔ یہ شاہانی کا گوند ہے ناں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوجاری کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"آپ کو کیسے معلوم ہے۔ کیا آپ پہلے ہمارے قبیلے میں آتے رہے ہیں"۔ بوجاری نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ارے نہیں۔ میں نے صرف اس قبیلے کے بارے میں پڑھا ہوا ہے۔ بہرحال اب میری بات غور سے سن لو۔ ہمارا تعلق ایشیا کے ایک ملک پاکیشیا سے ہے۔ سوزین اور اس کے ساتھی ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ٹھیکاٹ سے متعلق ہیں۔ جو پورے آسٹریلیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے جنگل میں خفیہ لیبارٹریاں بنا رکھی ہیں۔ یہ پوری دنیا سے اہم دفاعی ایجادات چوری کر کے یہاں لیبارٹریوں میں ہتھیار بناتے ہیں۔ اور پوری دنیا کو فروخت کرتے ہیں۔ ان لیبارٹریوں کی حفاظت سوزین اور اس کے آدمی کرتے ہیں۔ انہوں نے پاکیشیا کی ایک اہم ایجاد چرا لی ہے۔ اور اب یہ چاہتے ہیں کہ اس سے اپنی لیبارٹری میں ہتھیار بنا کر انہیں فروخت کریں۔ ہمارے یہاں آنے کا مقصد یہ فارمولا ان سے واپس حاصل کرنا ہے۔ اور ان کی لیبارٹریوں اور اس سوزین گروپ کا خاتمہ کرنا ہے۔ ہمیں ان کے آدمی نے بتایا تھا کہ یہ لوگ زولا زون میں رہتے ہیں۔ لیکن لارڈ برٹن نے بتایا ہے کہ یہ بورو زون میں رہتے ہیں۔ اس لئے اگر تم ہمارا ساتھ دو تو ہم سوزین اور اس کے گروپ کے ساتھ ساتھ ان کی لیبارٹریاں بھی تباہ کر کے ان کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیں گے۔ اس طرح تمہیں تمہارا جنگل واپس مل جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں تو آپ کے ساتھ ہوں صاحب۔ لیکن چند آدمیوں کی مدد سے آپ ان کا خاتمہ نہیں کر سکتے۔ وہ جنگل کے چپے چپے پر پھیلے ہوئے ہیں۔

انہوں نے وہاں ہر درخت اور جھاڑی میں ایسے ایسے خوف ناک آلات فٹ کر رکھے ہیں۔ کہ پوری فوج بھی ایک لمحے میں بھسم ہو سکتی ہے"۔ بوجاری نے کہا۔

"لیکن یہ لوگ بھی تو وہاں آتے جاتے رہتے ہوں گے"—— عمران نے کہا۔

"وہ خصوصی ہیلی کاپٹرز استعمال کرتے ہیں"—— بوجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران چند لمحوں کے لئے خاموش ہو گیا۔

"تم نے بتایا تھا کہ تم نے سوزین کو اغوا کر لیا تھا۔ تم کیسے وہاں تک پہنچے تھے"—— عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"سوزین اپنے ساتھیوں کے ساتھ شکار کھیلنے دوسرے جنگل میں آئی ہوئی تھی۔ میں نے اُسے رات کو اپنے ایک ساتھی کی مدد سے اغوا کیا تھا۔ مگر میرا ساتھی غدار نکلا۔ اس لئے میں پھنس گیا۔ اور اپنے طور پر وہ مجھے مار کر گئے تھے لیکن میں بہرحال بچ گیا تھا"—— بوجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ہمیں اس حد تک پہنچا دو۔ جہاں سے ان کا جنگل شروع ہوتا ہے۔ باقی کام ہم کر لیں گے"—— عمران نے کہا۔ تو بوجاری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

لکڑی کے بنے ہوئے وسیع و عریض کیبن کے اندر ایک آرام دہ کرسی پر سوزین بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر انتہائی مختصر سا لباس تھا۔ ہاتھ میں شراب کی ایک بوتل تھی۔ کہ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ سوزین نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"مادام۔ سوزو ایک اہم اطلاع لے کر آیا ہے"—— نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سوزو۔ اوہ اچھا۔ بلاؤ اُسے"—— سوزین نے چونک کر کہا۔ اور وہ آدمی مڑ کر باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر دروازہ کھلا اور ایک اور آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر کمانڈو جیسی یونیفارم تھی۔ وہ اندر داخل ہو کر سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا اطلاع ہے سوزو"—— سوزین نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مادام جیمی سے اطلاع دی گئی ہے کہ تین جیپوں پر مشتمل ایک شکاری

قافلہ لارڈ برٹن کے پاس پہنچا ہے۔ ان میں دو ایکریمی جبشی، آٹھ ایشیائی
مرد اور ایک یورپین عورت سوار تھے۔ لیڈر کا نام علی عمران بتایا گیا
ہے۔ وہ لارڈ برٹن کے کسی گہرے دوست رنگی کا حوالہ لے کر آئے
تھے۔ وہ زولا زون میں شکار کھیلنا چاہتے تھے۔ پھر انہوں نے لارڈ
کے سامنے آپ کا نام لیا تو لارڈ نے بتایا کہ آپ کے نام کی خاتون
زولا میں نہیں بلکہ بورو زون میں رہتی ہے۔ جس پر وہ قافلہ زولا کی
بجائے بورو زون کی طرف چل پڑا۔ اور لارڈ نے اپنا ایک ملازم بوجاری
ان کے ساتھ کر دیا ہے۔ یہ بوجاری بورو قبیلے کا آدمی ہے۔ اس لئے
وہ یہاں کے متعلق سب کچھ جانتا ہے" ــــ سوزد نے پوری تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

"تو یہ لوگ آخر کار یہاں پہنچ ہی گئے ہیں۔ ویری گڈ۔ یہ قافلہ
اب کہاں ہے" ــــ سوزین نے پوچھا۔

"میں نے اطلاع ملنے پر ٹرانسمیٹر پر تمام بستیوں میں موجود مخبروں کو چیک
کیا۔ تو پتہ چلا کہ یہ قافلہ آج رات ٹاکاسی میں ٹھہرے گا" ــــ سوزد نے
جواب دیا۔

"ٹاکاسی۔ وہاں کا سردار کون ہے" ــــ سوزین نے سوچنے کے
سے انداز میں پوچھا۔

"سردار لالبا مادام۔ وہ ہمارا اپنا آدمی ہے" ــــ سوزد نے
جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ ٹرانسمیٹر لے آؤ" ــــ سوزین نے کہا۔ اور سوزد
سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اندر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت
کا ٹرانسمیٹر تھا۔

"میں نے سردار لالبا کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی ہے مادام" ــــ
سوزد نے کہا۔ اور مادام نے خوشنودی کے انداز میں سر ہلاتے
ہوئے اس سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔ اور پھر اس کا بٹن دبا کر اس نے
کال دینی شروع کر دی۔

"سوزین کالنگ سردار لالبا اوور" ــــ وہ بار بار یہی فقرہ دوہرا
رہی تھی۔ لیکن زبان مقامی تھی۔

"یس مادام۔ سردار لالبا بول رہا ہوں اوور" ــــ چند لمحوں
بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سردار لالبا۔ ایشیائی مردوں کا کوئی شکاری قافلہ تمہاری بستی
میں پہنچا ہے اوور" ــــ سوزین نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں مادام۔ لارڈ برٹن کا آدمی بوجاری ان کے ساتھ ہے۔
اس لئے میں نے ان کی رہائش کا انتظام کر دیا ہے اوور" ــــ
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سردار لالبا۔ یہ ہمارے دشمن ہیں۔ لیکن میں ان کا خود شکار کھیلنا
چاہتی ہوں۔ اس لئے تم صرف اتنا کرو کہ ان کے کھانے میں کوئی
ایسی چیز ملا دو۔ جس سے یہ بے ہوش ہو جائیں۔ اور پھر انہیں باندھ کر
ان کے سامان سمیت انہیں لامیر کے پاس پہنچا دو۔ سمجھ گئے ہو
میری بات اوور" ــــ سوزین نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"بالکل مادام۔ اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔ حکم کی تعمیل ہو گی اوور" ــــ

سردار لالبانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ مادام نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" سوزد۔ اب جا کر تم لامیر کی کال کا انتظار کرو۔ اور میرا خصوصی ہیلی کاپٹر بھی تیار کرنے کا حکم دے دو۔ میں کال آنے کے بعد خود لامیر جا کر اپنے ہاتھوں سے ان کے جسموں میں گولیاں اتار دوں گی"۔۔۔۔ مادام نے سوزد سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس مادام"۔۔۔۔ سوزد نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر وہ مڑا۔ اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

" ہونہہ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سوزین سے مقابلہ کرنے آئی ہے۔ احمق کہیں کے"۔۔۔۔ سوزین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور میز پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر اس نے منہ سے لگا لی۔

پھر تقریباً دو گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور سوزد اندر داخل ہوا۔

" لامیر کی کال آ گئی ہے مادام۔ سردار لالبانے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔ یہ لوگ بے ہوشی کے عالم میں اور بندھے ہوئے اپنے سامان اور جیپوں سمیت لامیر کے اڈے پر پہنچ چکے ہیں۔ اور آپ کا ہیلی کاپٹر بھی پرواز کے لئے تیار ہے"۔۔۔۔ سوزد نے کہا۔

" اوکے۔ گڈ شو۔ اب تم یہاں کا خیال رکھو گے میرے واپس آنے تک"۔۔۔۔ سوزین نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور سوزد نے سر جھکا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک چھوٹا سا مگر انتہائی تیز رفتار خصوصی ساخت کا ہیلی کاپٹر جنگل کے اوپر پرواز کرتا ہوا تیزی سے جنوب کی طرف بڑھا۔ چلا جا رہا تھا۔ اس کی پائلٹ سیٹ پر مادام سوزین خود تھی۔ وہ اسی

لباس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اور اس کے علاوہ ہیلی کاپٹر میں اور کوئی آدمی نہ تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل پرواز کرنے کے بعد اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کی اور پھر نیچے دیکھنے لگی۔ اسی لمحے جنگل کے اندر سے ایک شعلہ سا نکل کر آسمان پر تیرتا چلا گیا۔ تو سوزین نے ہیلی کاپٹر کو اسی جگہ اتارنا شروع کر دیا۔ جہاں سے شعلہ نکلا تھا یہاں جنگل کافی چھدرا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ نیچے اتر گئی۔ یہاں لکڑی کے دو بڑے بڑے کیبنز بنے ہوئے تھے۔ جن کے سامنے آٹھ مسلح افراد کھڑے تھے۔ یہ ٹیکساٹ کا ایک مخصوص اڈہ تھا۔ جس کا انچارج لامیر تھا۔ یہ اڈہ بھی سوزین کے تحت ہی تھا۔ مین پوائنٹ تک پہنچنے کے لئے جو آدمی یا سامان آتا تھا اُسے پہلے یہیں چیک کیا جاتا تھا۔ سوزین تیزی سے ہیلی کاپٹر سے نیچے اتری اور ان مسلح افراد کی طرف بڑھ گئی۔ جن کے سامنے ایک لمبا تڑنگا اور ٹھوس جسم کا نوجوان کھڑا تھا۔ اس کے جسم پر کمانڈو یونیفارم تھی۔ اور ایک مشین گن اس کے کاندھے سے لٹک رہی تھی۔ یہ لامیر تھا۔ لامیر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سوزین کو سلام کیا۔

" کہاں ہیں وہ لوگ"۔۔۔۔ سوزین نے سر کو بڑی ادا سے ہلاتے ہوئے سلام کا جواب دے کر پوچھا۔

" بڑے تہہ خانے میں مادام"۔۔۔۔ لامیر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے آؤ میرے ساتھ"۔۔۔۔ سوزین نے کہا اور تیزی سے ایک بڑے کیبن کی طرف بڑھ گئی۔

" ہونہہ۔ تو یہ ہے وہ سیکرٹ سروس جسے چیف باس انتہائی

خطرناک کہہ رہا تھا۔ سردار لالیب نے بتایا ہے کہ اس نے انہیں کیسے بے ہوش کیا ہے" ـــــ سوزین نے وسیع و عریض تہہ خانے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ یہ تہہ خانہ زیر زمین تھا اور اسے اسلحہ سٹور کرنے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اب بھی وہاں چاروں طرف اسلحے سے بھری ہوئی پیٹیاں موجود تھیں۔ جن کے درمیان یہ لوگ فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ عقب میں کر کے رسیوں سے باندھ دیئے گئے تھے۔

"یس مادام ـــــ اس نے کسی جڑی بوٹی کا رس کھانے میں ملا دیا تھا۔ اس کا توڑ بھی اس نے سمجھا دیا ہے۔ کہ اگر مادام کسی کو ہوش میں لانا چاہیں تو اس کی ناک میں یہ رس ڈال دیا جائے" ـــــ لامیر نے ایک بوتل جیب سے نکال کر دکھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چیک کر لیا ہے۔ یہ لوگ اچھی طرح بندھے ہوئے ہیں ناں" ـــــ سوزین نے کہا۔

"یس مادام" ـــــ لامیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب پتہ نہیں۔ ان میں وہ علی عمران کون ہے۔ جو ان کا لیڈر ہے" سوزین نے غور سے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے افراد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کسی ایک کو ہوش میں لا کر اس سے پوچھا جا سکتا ہے"۔ لامیر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے اس یورپین عورت کو ہوش میں لے آؤ۔ یہ یقیناً اس لیڈر کی عورت ہونے کی وجہ سے ساتھ خوار ہوتی پھر رہی ہوگی۔

ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں کسی یورپین عورت کا کیا تعلق ہو سکتا ہے" ـــــ سوزین نے کہا۔ اور لامیر خاموشی سے فرش پر پڑی ہوئی یورپین عورت کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے شیشی کھول کر اس عورت کی ناک کے دونوں نتھنوں میں شیشی میں موجود زرد رنگ کے محلول کے دو دو قطرے ٹپکا دیئے۔ اور پھر پیچھے ہٹ آیا۔ چند لمحوں بعد اس عورت کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"اسے اٹھا کر بٹھا دو" ـــــ سوزین نے لامیر سے کہا اور لامیر نے آگے بڑھ کر اس عورت کو اٹھا کر وہیں فرش پر بٹھا دیا۔ اور ایک بار پھر پیچھے ہٹ آیا۔ اس عورت نے پہلے تو حیرت سے سوزین اور لامیر کو دیکھا۔ پھر گردن گھما کر اس نے فرش پر بے ہوش پڑے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا" ـــــ سوزین نے کرخت لہجے میں اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارا نام سوزین ہے یا تم کوئی اور ہو" ـــــ اس عورت نے سوزین کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔ اس کے لہجے میں خوف کا شائبہ تک نہ تھا۔ وہ اس طرح بات کر رہی تھی جیسے دشمنوں کی بجائے انتہائی گہرے دوستوں میں موجود ہو۔

"ہاں۔ میرا نام سوزین ہے۔ تمہارا کیا نام ہے" ـــــ سوزین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جولیانا فٹز واٹر ہے۔ کیا ہم تمہارے اڈے میں ہیں"۔۔۔۔ اس عورت نے پہلے کی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام بتا رہا ہے کہ تم سوئس ہو۔ لیکن تم ان ایشیائیوں کے ساتھ کیوں خوار ہوتی پھر رہی ہو۔ کیا تم اس علی عمران کی عورت ہو"
سوزین نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"میں کسی کی عورت نہیں ہوں۔ سمجھیں۔ اور آئندہ اپنی زبان سے ایسے الفاظ بھی نہ نکالنا"۔۔۔۔ جولیانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو سوزین بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ۔ تم بھی میرے ہی قبیل کی لگتی ہو۔ لیکن پھر تم ان کے ساتھ کیوں ہو"۔۔۔۔ سوزین نے اس کی بات کا برا منائے بغیر کہا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں"۔۔۔۔ جولیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا

"ان میں سے علی عمران کون ہے"۔۔۔۔ سوزین نے پوچھا۔

"کیوں۔ تم نے کیا کرنا ہے علی عمران کا"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی تلخی کا عنصر ابھر آیا تھا۔

"سنو جولیانا۔ تم اور تمہارے ساتھی اس وقت میرے قبضے میں ہیں۔ مجھے تم لوگوں کی آمد کی اطلاع بہت پہلے سے تھی۔ تم فائل واپس حاصل کرنے آئے ہو۔ اگر میں چاہتی تو تم سب کا اس بے ہوشی کے دوران ہی خاتمہ کر دیتی۔ لیکن میں نے اس علی عمران کی بڑی تعریفیں سن رکھی ہیں۔ اس لئے میں چاہتی تھی کہ اس سے دو باتیں کر لوں۔ لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ ان میں سے کون

علی عمران ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں ہوش دلایا ہے۔ تاکہ تم اس کے متعلق بتا سکو۔ اور اگر اب تم نے میرے سوال کا جواب نہ دیا تو پھر میں فائر کھول دوں گی"۔۔۔۔ سوزین نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم پہلے جا کر کوئی ڈھنگ کا لباس پہنو۔ اور پھر آکر ہم سے بات کرنا۔ تم عورت کم اور گوشت کا اشتہار زیادہ لگ رہی ہو"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سوزین ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ۔ میرا اندازہ درست نکلا کہ تم اس علی عمران کی عورت ہو۔ اس لئے نہیں چاہتیں کہ تمہارا علی عمران ہوش میں آکر مجھے اس طرح دیکھے۔ یہ یقیناً حسن پسند فطرت کا مالک ہوگا۔ اور میں بہرحال تم سے زیادہ خوب صورت ہوں۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ یہ زندہ بچے گا تو مجھ پر عاشق بھی ہوگا۔ اس کی موت تو بہرحال مقدر ہو چکی ہے"۔۔۔۔ سوزین نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"عمران اور تم پر عاشق۔ وہ تمہاری طرف تھوکنا بھی پسند نہ کرے گا"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ بات ہے۔ تم مجھے چیلنج کر رہی ہو۔ مجھے سوزین کو۔ جسے پتھر بھی پوجتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اب میں اس علی عمران کو اس وقت تک زندہ رکھوں گی جب تک یہ تمہارے سامنے میرے پیچھے کتے کی طرح دم نہ ہلاتا پھرے گا"۔۔۔۔ سوزین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور جولیا ایک بار پھر بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑی۔

"ٹھیک ہے۔ تجربہ کر لو۔ یہ ہے علی عمران۔ جو مجھ سے تیسری جگہ ہے"

جولیانا نے ایک نوجوان کی طرف سر کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس نوجوان کے چہرے پر بے ہوشی کے دوران بھی گہری معصومیت طاری تھی۔

" اوہ۔ یہ ہے علی عمران۔ یہ تو شکل سے ہی پیدائشی احمق نظر آرہا ہے۔ یہ کبھی کوئی خطرناک قسم کا آدمی ہو گا۔ بہرحال لامیر اسے ہوش میں لے آؤ" ـــــ سوزین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ کھڑا ہوا لامیر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک بار پھر شیشی میں سے محلول عمران کے دونوں نتھنوں میں ٹپکایا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ مشین گن مجھے دے دو" ـــــ سوزین نے لامیر سے کہا اور لامیر نے کاندھے سے مشین گن اتار کر سوزین کے ہاتھوں میں دے دی۔ پھر جیسے ہی عمران کی آنکھیں کھلیں۔ سوزین نے مشین گن کا رخ عمران کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اور کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی جولیا کی چیخوں سے گونج اٹھا۔

شام پڑتے ہی عمران اور اس کے ساتھی جنگل کے اندر ایک بستی ٹاکاسی پہنچ گئے۔ اور پھر بوجاری نے بستی کے سردار لالبا سے بات کر کے ان کی رہائش کا بندوبست کیا اور لکڑی کے بنے ہوئے ایک بڑے احاطے میں وہ جیپیں روک کر ایک کھلے کیبن میں سامان اٹھا کر پہنچ گئے۔ سردار لالبا ان کے سامنے بچھا جا رہا تھا۔

" یہ لارڈ برٹن کا ملازم ہے جناب۔ یہ علاقہ بھی لارڈ کی ملکیت ہے۔ اور یہاں سے لکڑی کاٹ کر بڑے شہروں میں بھجوائی جاتی ہے۔ پھر بستی بھی لارڈ برٹن نے ہی یہاں قائم کی ہے" ـــــ بوجاری نے کہا۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد سردار لالبا چار ملازموں کے ساتھ دوبارہ آیا۔ ملازموں نے کھانے کے ٹرے اٹھائے ہوئے تھے۔ سالم ہرن بھونے گئے تھے۔

"جناب شکار کا گوشت حاضر ہے۔ اس کے ساتھ آپ کون سی شراب پینا پسند فرمائیں گے"۔۔۔۔ سردار لالبا نے کہا۔

"شراب وصل"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی۔ کون سی۔ یہ تو کوئی نیا نام ہے۔ میں پہلی بار سن رہا ہوں"۔۔۔۔ سردار لالبا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہم شراب نہیں پیتے۔ سردار لالبا"۔۔۔۔ اس بار عمران کے بولنے سے پہلے جولیا نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر اگر آپ کہیں تو روجھاری کا رس پیش کر دوں انتہائی لذیذ اور قوت بخش ہوتا ہے۔ آپ بے شک بوجاری سے پوچھ لیں یہ انتہائی قیمتی ہوتا ہے۔ اور صرف معزز مہمانوں کے لئے بڑی مشکل سے اکٹھا کیا جاتا ہے"۔۔۔۔ سردار لالبا نے کہا۔

"ہاں سردار لالبا۔ روجھاری کا رس ہی لے آؤ۔ آج عمران صاحب کے طفیل بڑے عرصے بعد میں بھی اسے پی لوں گا"۔۔۔۔ بوجاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نشہ تو نہیں کرتا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں صاحب۔ بالکل نشہ نہیں کرتا۔ آپ بے فکر رہیں"۔۔۔۔ بوجاری نے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چونکہ انہیں بھوک لگی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ ہرن کا گوشت کھانے میں مصروف ہو گئے۔ اور تھوڑی دیر بعد وہاں خالی ٹرے رہ گئے۔ اسی لمحے سردار لالبا دوبارہ اپنے دو ملازموں کے ساتھ اندر آیا۔ اس کے ملازموں نے لکڑی کا بنا ہوا بیرل اٹھا رکھا تھا۔ یہ بالکل پرانے زمانے میں بحری

جہازوں میں شراب کے لئے رکھے گئے لکڑی کے ڈرموں جیسا تھا۔ پھر ملازموں نے اس میں سے سرخ رنگ کے مشروب کے گلاس بھر کر سب کو دینے شروع کر دیئے۔ مشروب میں سے عجیب سی مہک آ رہی تھی۔ بوجاری نے اس طرح مشروب کو حلق میں انڈیلا جیسے صدیوں بعد کسی پیاسے کو پینے کا پانی ملا ہو۔ اور پھر اس نے فرمائش کر کے دوسرا گلاس بھی لے لیا۔ عمران اور اس کے ساتھی گھونٹ گھونٹ یہ مشروب پی رہے تھے۔ مشروب واقعی بے حد لذیذ تھا۔ اور فرحت بخش بھی۔ کیونکہ اس مشروب کے پیتے ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے دل سے کوئی بوجھ سا ہٹ گیا ہو۔

"بہت خوب۔ اچھا شربت ہے"۔۔۔۔ عمران نے گلاس خالی کرتے ہوئے کہا۔

"دوسرا گلاس پیش کر دوں"۔۔۔۔ سردار لالبا نے کہا۔

"نہیں۔ بس اتنا ہی کافی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد سردار لالبا اپنے آدمیوں کے ساتھ واپس چلا گیا۔ جاتے ہوئے وہ کھانے کے برتن بھی لے گئے تھے۔

"مادام کے لئے علیحدہ کیبن موجود ہے۔ اگر مادام آرام کرنا چاہیں تو"۔۔۔۔ بوجاری نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ کہاں ہے وہ کیبن۔ مجھے نیند آ رہی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور بوجاری بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے کیبن سے باہر نکل گئے۔ اور وہ سب بھی پیر پھیلا کر لیٹ گئے۔ عمران کو بھی نیند آ رہی تھی۔ اس لئے اس نے آنکھیں بند

کیں۔ اور پھر آنکھیں بند کرتے ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا
ذہن انتہائی ہلکا پھلکا ہو کر آسمانوں پر پرواز کر رہا ہو۔ اس نے بے اختیار
آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن پر
اندھیروں نے یلغار کر دی۔ اور عمران کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔
پھر جس طرح گھرے بادلوں میں بجلی کوندتی ہے۔ اس طرح عمران کے ذہن
میں روشنی کوندی اور آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ لیکن عمران کا
شعور پوری طرح بیدار نہ ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں کھلیں اور اس کے
ساتھ ہی اس کے ذہن میں مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور کسی کے چیخنے کی
آوازیں پڑیں اور عمران کا شعور یکلخت ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔
اس کے ساتھ ہی بھرپور نسوانی قہقہہ اسے سنائی دیا۔ اس نے
دیکھا کہ وہ فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اور اس کے سامنے ایک نوجوان لڑکی
انتہائی مختصر لباس پہنے ہاتھ میں مشین گن پکڑے قہقہے لگا رہی تھی۔
عمران نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔ اور اسی لمحے اسے احساس
ہو گیا کہ اس کے ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے ہیں۔ اور وہ ایک
جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے گردن گھمائی اور ماحول کا جائزہ لینے
لگا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کو بھی فرش پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔
اس کے بازو بھی اس کی پشت کی طرف مڑے ہوئے تھے۔ جب کہ باقی
سب ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے
تھے۔ یہ کوئی تہہ خانہ لگتا تھا۔ جس کی دیواروں کے ساتھ پیٹیاں لگی
ہوئی تھیں۔ جو اپنی ساخت سے بھی اسلحے کی پیٹیاں لگتی تھیں۔
"کمال ہے۔ رو جھاری مشروب تو آدمی کو سیدھا کوہ قاف

میں پہنچا دیتا ہے۔ جہاں اس کی ملاقات شعلہ پری سے ہو جاتی ہے"
عمران نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا کیونکہ سامنے کھڑی عورت کے جسم پر سرخ رنگ کا لباس تھا۔
"تمہاری یہ عورت تو انتہائی بزدل ہے علی عمران۔ میں نے تو صرف
تمہارے شعور کو جگانے کے لئے تمہارے کان کے پاس فائرنگ
کی اور یہ اس طرح چیخنے لگی جیسے میں نے تمہیں گولیوں سے اڑا دیا
ہو"۔۔۔۔ سامنے کھڑی ہوئی لڑکی نے اس طرح ہنستے ہوئے کہا۔
جیسے وہ اپنی بات کا خود ہی لطف لے رہی ہو۔
"تم اگر شعلہ پری ہو تو یہ چیخ پری ہے۔ اپنے اپنے شعبے ہیں"۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تو تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی ہو۔ اور سیکرٹ سروس
کو لے کر زیرو فائل واپس لینے آئے ہو۔ لیکن کیا پاکیشیا حکومت
کو تم سے زیادہ احمق اور نہیں ملے تھے۔ جو تمہیں انہوں نے سیکرٹ
سروس میں بھرتی کر رکھا ہے"۔۔۔۔ سامنے کھڑی ہوئی لڑکی نے
یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
"تمہارا نام سوزین ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ میرا نام سوزین ہے۔ دیکھو تم اور تمہارے ساتھی کس
طرح بے بس میرے سامنے موجود ہیں"۔۔۔۔ سوزین نے کہا۔
"تم اگر سوزین ہو تو فائر پروف لباس بھی تو ملتا ہے۔ وہی پہن
لینا تھا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"فائر پروف۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ سوزین نے چونک کر پوچھا۔
"ہماری مقامی زبان میں سوز کا مطلب جلنا ہوتا ہے اور سوزین

کا مطلب ہے جلتی ہوئی۔ ظاہر ہے۔ جلتی ہوئی لڑکی کا لباس بھی جل
جاتا ہوگا۔ مگر فائر پروف لباس اگر تم پہن لو تو کم از کم وہ جلے گا نہیں۔
اور تم بھی خوب صورت لگنے لگ جاؤ گی۔ اس لباس میں تو مجھے تم کوئی
ایسی مرغی نظر آرہی ہو جس کے پر نوچ کر اور کھال اتار کر اسے گوشت کی
دکان کے سامنے الٹا لٹکا دیا جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"واقعی ایشیا انتہائی پس ماندہ براعظم ہے اور پاکیشیا تو یقیناً
انتہائی پس ماندہ ملک ہوگا"۔۔۔۔ سوزین نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات تھے۔

"اب بولو۔ تم تو کہہ رہی تھیں کہ عمران تمہیں دیکھتے ہی تم پر عاشق
ہو جائے گا"۔۔۔۔ اسی لمحے جولیا کی انتہائی طنزیہ آواز سنائی دی۔
اور عمران نے چونک کر جولیا کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر اس
وقت انتہائی فاخرانہ تاثرات نمایاں تھے۔

"تم پس ماندہ۔ جاہل اور احمق لوگ ہو۔ اس لئے اب تم مر ہی
جاؤ تو زیادہ بہتر ہے"۔۔۔۔ سوزین نے کاٹ کھانے والے لہجے
میں کہا۔

"مس سوزین۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تم اس جولیا کو یہاں سے
باہر بھجوا دو۔ پھر دیکھو میں تمہارے حسن کی شان میں کس قدر شاندار
قصیدہ کہتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ ساری
بات سمجھ گیا تھا۔

"اوہ اوہ۔ تو تم اس عورت سے ڈرتے ہو۔ تو میں پہلے اسے

ہی ختم کر دیتی ہوں"۔۔۔۔ سوزین نے مشین گن کا رخ تیزی سے
جولیا کی طرف پھیرا ہی تھا۔

"ایک منٹ"۔۔۔۔ اچانک عمران نے تیز لہجے میں کہا اور سوزین
بے اختیار پلٹی ہی تھی کہ یکلخت عمران کی ٹانگیں سمٹیں اور دوسرے
لمحے سوزین اور اس کے پیچھے کھڑے ہوئے آدمی دونوں کے حلق سے
بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔ عمران نے ایک ہی جھٹکے میں بیک وقت ان
دونوں کو سائیڈ پر اچھال دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی سوزین کے
ہاتھ میں موجود مشین گن بھی عمران کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھی۔ سوزین
کے ساتھی نے نیچے گرتے ہی ریوالور نکالنے کی کوشش کی مگر دوسرے
لمحے عمران کی مشین گن کی تڑتڑاہٹ گونجی اور اس کے ساتھ ہی اس
آدمی کے حلق سے چیخ نکلی۔ اور وہ تڑپنے لگا۔ جب کہ سوزین کا سر
فرش سے اس زور سے لگا تھا کہ وہ نیچے گرنے کے بعد بے ہوش
ہو گئی تھی۔ اسی لمحے عمران کو باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں
اور چیخنے کی آوازیں سنائی دیں۔

"جولیا۔ اس کا خیال رکھنا"۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر کہا اور مشین گن
اٹھائے بجلی کی سی تیزی سے باہر نکل آیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی
مشین گن ایک بار پھر تڑتڑائی اور باہر دوڑ کر آتے ہوئے مسلح آدمی
چیختے ہوئے وہیں گر گئے۔ عمران انہیں پھلانگتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جیسے
ہی وہ ایک موڑ پر پہنچا اس نے اپنے بائیں طرف سے دو اور آدمیوں
کو دوڑ کر آتے ہوئے دیکھا تو اس نے ان پر فائر کھول دیا اور تھوڑی
دیر بعد اس نے ایک ایک دو دو کر کے تقریباً بارہ آدمیوں کو ہلاک

کمرہ دیا۔ وہاں دو کیبنز تھے۔ وہ دوسرے کیبن کی طرف دوڑا۔ لیکن
یہ کیبن خالی پڑا ہوا تھا۔ وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ وہ تیزی سے پلٹنے ہی
لگا تھا کہ اُسے دور سے ہیلی کاپٹر کے انجن کی آواز سنائی دی۔ وہ
تیزی سے کیبن کی ایک کھڑکی کی طرف دوڑ پڑا اور اس کے ساتھ ہی
اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ پہلے والے بڑے
کیبن کے سامنے کھڑا ہوا چھوٹا سا ہیلی کاپٹر تیزی سے فضا میں بلند
ہو رہا تھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف دوڑا۔ جو
وہاں سے کچھ دور تھا۔ لیکن جب وہ دروازے سے باہر آیا تو ہیلی کاپٹر
جنگل میں غائب ہو چکا تھا۔ عمران کو اب جولیا اور اپنے ساتھیوں
کی فکر پڑ گئی۔ وہ دوڑتا ہوا اس کیبن کی طرف بڑھا جہاں اس کے
ساتھی موجود تھے۔ اور تھوڑی دیر بعد جب وہ اس کمرے میں داخل
ہوا تو تیزی سے فرش پر اوندھے منہ پڑی ہوئی جولیا کی طرف بڑھ
گیا۔ جس کی گردن عجیب انداز میں ٹیڑھی دکھائی دے رہی تھی۔
عمران کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگ گئے۔ لیکن دوسرے
لمحے عمران کے حلق سے اطمینان کا طویل سانس نکل گیا۔ جولیا کی
گردن بھی ٹوٹتے ٹوٹتے بچ گئی تھی۔ اگر جھٹکا ذرا بھی زور کا پڑ جاتا۔
تو یقیناً جولیا ہلاک ہو چکی ہوتی۔ عمران نے اس کی گردن کی پشت پر
ہاتھ رکھا اور پھر مخصوص انداز میں جولیا کے سر کو حرکت دی تو جولیا
کا تقریباً رکا ہوا سانس بحال ہونے لگ گیا۔ عمران جولیا کی حالت
دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ اگر وہ چند سیکنڈ اور نہ پہنچتا تو جولیا کا
ہلاک ہو جانا یقینی تھا۔ اس نے جولیا کا سانس بحال کرنے کے بعد

اس کے عقب میں بندھے ہوئے دونوں ہاتھ بھی کھول دیئے۔ جب
جولیا کا سانس نارمل ہو گیا تو عمران نے اس کی ناک اور منہ دونوں
کو بند کر کے اُسے ہوش میں لانے کی کوشش شروع کر دی اور
تھوڑی سی کوشش کے بعد جولیا کے ساکت جسم میں حرکت کا
احساس ہونے لگ گیا تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ اور چند لمحوں بعد
جولیا نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے
کراہ کی آواز نکلی۔
"میں نے تمہیں کہا تھا کہ اس سوزین کا خیال رکھنا"۔۔۔۔ عمران
نے اس کے ہوش میں آتے ہی کہا۔
"میرے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ اور دراصل وہ بے ہوش
نہ ہوئی تھی۔ ویسے ہی اس نے اپنے آپ کو بے ہوش ظاہر کیا ہوا
تھا۔ وہ تمہارے باہر نکلتے ہی ہوش میں آ گئی۔ اس نے اس
آدمی کی جیب سے ریوالور نکالنے کی کوشش کی تو میں نے اس پر
جمپ لگا دیا۔ پھر اچانک اس نے میرا سر پکڑ کر زور سے جھٹکا دے
کر میری گردن توڑنے کی کوشش کی تو میں نے بے اختیار گردن
اکڑا لی۔ اس کے بعد مجھے ہوش نہ رہا"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ
چباتے ہوئے تفصیل بتائی تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔
"واقعی تمہارا قصور نہیں ہے۔ مجھے خیال نہ رہا تھا کہ تمہارے
ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ اور باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی
آوازیں سن کر میرے پاس اتنا وقت نہ رہا تھا کہ تمہارے ہاتھ
کھولتا۔ بہرحال تم زندہ بچ گئی ہو۔ یہی بہت بڑی بات ہے"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا کے ستے ہوئے چہرے پر
بے اختیار مسرت کی ہلکی سی لہر دوڑ گئی۔
"وہ نکل گئی یا ......" جولیا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔
"وہ ہیلی کاپٹر لے کر نکل گئی ہے۔ بہرحال تم یہ بتاؤ کہ مجھے کیسے
ہوش میں لایا گیا تھا کیونکہ جب میں ہوش میں آیا تھا تو تم پہلے
سے ہی ہوش میں تھیں۔ اس لئے تمہیں معلوم ہوگا"۔۔۔ عمران
نے کہا۔
"اوہ۔ اس آدمی نے جیب سے ایک شیشی نکال کر اس میں سے
محلول تمہاری ناک کے دونوں نتھنوں میں ٹپکایا تھا"۔۔۔ جولیا
نے سوزین کے ساتھی کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
اور عمران اس پر جھپٹ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس کی جیب سے
شیشی نکال چکا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس کے سارے ساتھی
ہوش میں آ چکے تھے۔
"یہ۔۔۔ یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"۔۔۔ تنویر نے ہوش میں
آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"سوزین نے سوچا کہ کہاں ہم جنگل میں دھکے کھاتے پھریں گے۔
اس لئے اس نے ازراہ مہمان نوازی ہمیں یہاں اپنے اڈے
پر بلوا لیا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"سوزین۔۔۔ کہاں ہے سوزین"۔۔۔ بوجارڈی نے یک لخت
چونک کر پوچھا۔ اور عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہوش میں آنے
سے لے کر اب تک سارے حالات بتا دیئے۔

"یہ تو سردار لالبا اس کا آدمی تھا۔ میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گا"۔۔۔
بوجارڈی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"ابھی اور نجانے کتنے اس کے آدمی نکلیں گے بہرحال اچھی بات
یہ ہے کہ ہماری جیپیں بھی یہاں موجود ہیں اور سامان بھی دوسرے
کیبن میں پڑا ہوا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ سب
اس تہہ خانے سے نکل کر اوپر کیبن میں پہنچ گئے۔
"پہلے تم چیک کر کے ہمیں بتاؤ کہ یہ کون سی جگہ ہے اور ہم بورو
زون سے کتنے فاصلے پر ہیں"۔۔۔ عمران نے کیبن سے باہر آتے
ہوئے بوجارڈی سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یہ آرکو جنگل ہے۔ یہاں آرکو درختوں کی بہتات ہے۔ اس
لئے اسے آرکو جنگل کہا جاتا ہے۔ یہاں سے اس سوزین کا اڈہ
ابھی دو دنوں کے فاصلے پر ہے"۔۔۔ بوجارڈی نے ادھر ادھر
دیکھتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔
"اچھا۔ میں سمجھا تھا کہ شاید یہ اڈہ سوزین کے جنگل کے اندر
موجود ہوگا۔ بہرحال ٹھیک ہے اب صبح کو ہی یہاں سے روانگی
ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے واپس کیبن میں داخل ہوتے
ہوئے کہا۔
"عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے سوزین مزید آدمی لے کر یہاں
حملہ کر دے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔
"ہاں۔ امکان تو ہو سکتا ہے۔ اور ان کے پاس ہیلی کاپٹر ہیں۔
اس لئے وہ اوپر سے اچانک بمباری بھی کر سکتے ہیں۔ اور کے

پھر جیپیں تیار کرو۔ ہم ابھی سے ہی سفر پر روانہ ہو جائیں۔ تو زیادہ بہتر ہے" ـــــــ عمران نے کہا۔ اور باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" صاحب جی۔ یہ عورت انتہائی کینہ پرور ہے۔ اس نے لازماً یہاں بھی آنا ہے۔ اور ہمیں تلاش بھی کرنا ہے۔ اس لئے اسے دھوکہ دینے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ ورنہ ہم پر اچانک کسی بھی وقت کوئی قیامت توڑ سکتی ہے" ـــــــ بوجاری نے کہا۔

" تمہاری بات بھی درست ہے۔ لیکن بہرحال ہمارا مقصد تو اس کے جنگل تک پہنچنے کا ہے۔ ہم یہاں یا کسی اور جگہ چھپ کر تو نہیں بیٹھ سکتے" ـــــــ عمران نے کہا۔

" صاحب جی۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں راستہ تبدیل کر لینا چاہئے۔ اس سے ہمارا سفر تو لمبا ہو جائے گا۔ لیکن ہم اُسے آسانی سے دھوکہ دے سکتے ہیں" ـــــــ بوجاری نے کہا۔

" وہ کیسے۔ پوری تفصیل سے بات کرو" ـــــــ عمران نے کہا۔

" آپ وہ نقشہ لے آئیں۔ میں آپ کو سمجھاتا ہوں" ـــــــ بوجاری نے کہا تو عمران اُسے ساتھ لے کر دوسرے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں ان کا سامان پڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سامان میں سے نقشہ نکال چکا تھا۔

" یہ دیکھئے صاحب جی۔ اس وقت ہم یہاں موجود ہیں" ـــــــ بوجاری نے نقشے کو غور سے دیکھنے کے بعد ایک جگہ اپنی انگلی

رکھتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے اس جگہ گول دائرہ ڈال دیا۔

" اور یہ ہے اس سوزین کا جنگل" ـــــــ بوجاری نے ایک اور جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے یہاں بھی دائرہ ڈال دیا۔

" ہمارا اس طرف سے اس جنگل تک پہنچنے کا پروگرام ہے اور اس طرف درست راستہ بھی ہے۔ اور سارے شکاری اور دوسرے لوگ اسی راستے پر ہی سفر کرتے ہیں۔ لیکن اگر ہم یہاں سے مغرب کی طرف جائیں اور پھر یہاں پہنچ کر اپنا رخ شمال کی طرف کر دیں۔ تو ہم سوزین کے جنگل کے عقبی طرف موجود پہاڑیوں پر پہنچ جائیں گے۔ یہ پہاڑیاں انتہائی دشوار گزار اور خطرناک ہیں۔ یہاں سے کوئی شخص بھی جنگل کی طرف نہیں جا سکتا۔ لیکن میں ان پہاڑیوں میں ایک راستہ ایسا جانتا ہوں جس سے ہم آسانی سے انہیں پار کر کے جنگل میں داخل ہو سکتے ہیں اور سوزین کو کبھی خیال ہی نہ آئے گا کہ ہم اس طرف سے بھی جنگل میں داخل ہو سکتے ہیں۔ البتہ ہمیں پہاڑیوں کے دامن میں پہنچ کر جیپیں چھوڑنی پڑیں گی" ـــــــ بوجاری نے کہا تو عمران غور سے نقشے کو دیکھتا رہا۔

" یہ سفر کتنے دنوں میں طے ہو گا اور راستے میں کیا کیا مشکلات پیش آ سکتی ہیں" ـــــــ عمران نے پوچھا۔

" راستے میں دو تین چھوٹے چھوٹے قبائلی گاؤں آتے ہیں لیکن وہ ہم سے کوئی تعرض نہ کریں گے۔ وہ ہمارے قبیلے کے دوست قبیلے ہیں۔ اور ان کا کوئی تعلق اس سوزین یا اس کے ساتھیوں سے نہیں ہے" ـــــــ بوجاری نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ اس کے مجزو وہاں موجود ہوں" ـــــ عمران

"مجزوں کے متعلق میں کچھ کہہ نہیں سکتا" ـــــ بوجاری نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"پھر ہمیں ایسا راستہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے ہم کسی بھی قبیلے کی سرحد میں بھی داخل نہ ہوں اور ان پہاڑیوں تک بھی پہنچ جائیں" عمران نے کہا۔ اور جھک کر اس نے غور سے نقشے کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"ایک راستہ ہے تو سہی مگر......" بوجاری نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"مگر کیا۔ کھل کر بات کرو" ـــــ عمران نے کہا۔

"صاحب جی۔ اس راستے سے سیاہ معبد آتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ سیاہ معبد میں بدروحیں رہتی ہیں۔ بے شمار قبائل ان بدروحوں کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب اس راستے پر کوئی نہیں جاتا" ـــــ بوجاری نے کہا۔

"بدروحوں کی فکر مت کرو۔ ہمارے ساتھ جنگل کا شہزادہ جوزف موجود ہے۔ وہ بدروحوں کو نیک روحوں میں تبدیل کرنے کا ایکسپرٹ ہے۔ کون سا راستہ ہے نقشے پر بتاؤ" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بوجاری نے انگلی کی مدد سے راستہ بتانا شروع کر دیا۔ وہ چونکہ کافی عرصے سے لارڈ برٹن کا ملازم تھا اور اس کے ساتھ شکار کھیلنے جاتا رہتا تھا۔ اس لئے شاید اُسے نقشے پڑھنے اور سمجھنے کا پورا طریقہ آ گیا تھا۔

"یہ تو مجھے پہلے کی نسبت خاصا مختصر راستہ نظر آ رہا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ اس سے آدھا سفر ہے۔ مگر اس راستے پر جیپیں نہیں چل سکتیں۔ یہاں راستے میں دلدلیں ہیں۔ اور گزرنے کے راستے اس قدر تنگ ہیں کہ ایک آدمی تو گزر سکتا ہے جیپ نہیں گزر سکتی۔ ویسے یہ ہر لحاظ سے محفوظ بھی ہے۔ بس مسئلہ ان بدروحوں کا ہے پہلے ہم سب اسی راستے سے سفر کرتے تھے۔ پہلے تو وہاں بدروحیں نہ تھیں۔ پھر اچانک بدروحوں نے سیاہ معبد پر قبضہ کر لیا۔ تب سے یہ راستہ سب نے چھوڑ دیا ہے" ـــــ بوجاری نے کہا۔

"کب سے بدروحیں نمودار ہونے لگی ہیں" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کافی عرصہ ہو گیا ہے صاحب جی" ـــــ بوجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوچ کر بتانا۔ کیا جب سے سوزین اور اس کے ساتھی یہاں آئے ہیں تب سے یہ بدروحیں نظر آنے لگی ہیں یا پہلے سے تھیں" عمران نے کہا۔ اور بوجاری کی پیشانی پر شکنیں پھیل گئیں۔

"کچھ کہہ نہیں سکتا صاحب جی۔ ہو سکتا ہے پہلے سے ہوں یا بعد میں آئی ہوں" ـــــ بوجاری نے کہا۔

"اوکے۔ بہرحال اب یہ طے ہے کہ ہم نے اسی راستے پر ہی سفر کرنا ہے۔ یہ واقعی محفوظ راستہ ہے۔ اس طرح سوزین کو ہماری نقل و حرکت کا بھی علم نہ ہو سکے گا۔ اور ہم ان پہاڑیوں کو کراس

کر کے اس کے اڈے تک بھی پہنچ جائیں گے"۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر نقشہ تہہ کرتے ہوئے کہا۔

"صاحب جی۔ میں پھر کہہ رہا ہوں کہ وہ بدروحیں انتہائی خطرناک ہیں"۔۔۔ بوجاری نے کہا۔

"تم ان کی فکر مت کرو۔ آؤ چلیں۔ اب جیپیں یہیں چھوڑنی ہوں گی"۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے کیبن کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

سوزین ☆ نے ہیلی کاپٹر اپنے اڈے کے مخصوص ہیلی پیڈ پر اتارا اور پھر نیچے اتر کر وہ دوڑتی ہوئی سفید رنگ کے اس کیبن کی طرف بڑھی۔۔۔ جو اس کا ذاتی کیبن تھا۔ یہاں ہر طرف ایک دائرے کی صورت میں کیبن موجود تھے۔ درمیان میں خالی میدان تھا۔ اور سفید کیبن ایک سائیڈ پر بنا ہوا تھا لیکن اس کے پیچھے بھی دوسرے کیبن موجود تھے۔ سوزین نے اپنے ذاتی کیبن میں ہی اپنی رہائش گاہ اور دفتر بنایا ہوا تھا۔ وہ دوڑتی ہوئی ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی اور اس نے میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ کر میز کی دراز کھولی اور ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ سوزین کالنگ اوور"۔۔۔ سوزین کا لہجہ

تحکمانہ اور آواز خاصی تلخ تھی۔

"یس مادام۔ ماردن بول رہا ہوں اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ماردن۔ فوراً میرے دفتر میں آؤ فوراً اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ ؛دام نے اُسی طرح تلخ لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اُسے دوبارہ دراز میں ڈال دیا۔ اس کا چہرہ اس وقت کسی بھوکی بلی جیسا ہو رہا تھا۔ آنکھوں میں سرخی چھائی ہوئی تھی۔ وہ مسلسل ہونٹ کاٹ رہی تھی۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ایکریمی دیو قامت نوجوان جس کے جسم پر جینز اور جیکٹ تھی اندر داخل ہوا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ آنے والے نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو ماردن"۔۔۔۔ مادام نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور ماردن خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کے چہرے پر اب حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ شاید آج سے پہلے مادام نے کبھی اُسے اس طرح اپنے سامنے بیٹھنے کے لئے نہ کہا تھا۔

"تم ایکریمین سیکرٹ سروس میں رہے ہو"۔۔۔۔ مادام نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ میں آٹھ سال تک ایکریمین سیکرٹ سروس میں رہا ہوں"۔۔۔۔ ماردن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے کبھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سنا ہے"۔۔۔۔ مادام نے کہا تو ماردن بے اختیار چونک پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ یس مادام۔ وہ دنیا کی انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ سروس سمجھی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ ایکریمیا کا صدر بھی بین الاقوامی پرابلم کے سلسلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لانے کا خواہشمند رہتا ہے۔ اس سیکرٹ سروس کے ساتھ بے شمار ایسے کارنامے وابستہ ہیں کہ جن کی تفصیلات سننے کے بعد ان پر مشکل سے ہی یقین کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ ماردن نے جواب یتے ہوئے کہا اور مادام کی آنکھیں ماردن کی باتیں سن کر حیرت سے ھیلتی چلی گئیں۔

"کیا تم نے کبھی اس تنظیم کا مقابلہ کیا ہے"۔۔۔۔ مادام نے پوچھا۔

"ایک بار ایک مشن کے دوران اس سے ٹکراؤ ہوا تھا۔ اور میں دید زخمی ہو گیا تھا۔ لیکن بہرحال بچ گیا تھا۔ اور تب سے مجھے سیکرٹ روس کے فیلڈ سیکشن سے ہٹا کر ریکارڈ روم میں تعینات کر دیا گیا ا۔ جہاں سے فارغ ہونے کے بعد میں یہاں آ گیا ہوں"۔۔۔۔ ماردن ، جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سیکرٹ سروس کے چیف کا کیا نام ہے"۔۔۔۔ مادام نے چھا۔

"مادام۔ اس کا چیف کوئی پر اسرار شخصیت ہے۔ جسے ایکسٹو کہا ا ہے۔ وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں آتا۔ ویسے اس سیکرٹ سروس سب سے مشہور آدمی علی عمران ہے۔ جو انتہائی شاطرانہ حد تک ذہین

بھی ہے اور خطرناک بھی۔ بظاہر ایک معصوم اور مسخرہ سا آدمی ہے۔ میرا
اس سے براہ راست تو کبھی واسطہ نہیں پڑا۔ لیکن میں نے اس کی بے حد
تعریفیں سن رکھی ہیں۔ لیکن مادام اگر آپ اسے گستاخی نہ سمجھیں تو کیا
میں پوچھ سکتا ہوں کہ آخر آپ اس بارے میں ایسے سوالات کیوں کر رہی
ہیں"۔۔۔۔ ماردن سے شاید اب تجسس برداشت نہ ہو سکا تھا اس
لئے اس نے پوچھ ہی لیا۔

"اگر تمہارا مقابلہ اس سیکرٹ سروس سے ہو جائے یا تمہیں پاکیشیا
اس سیکرٹ سروس سے مقابلے کے لئے بھجوا دیا جائے تو تمہارا کیا
ردعمل ہو گا"۔۔۔۔ مادام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اور غور سے ماردن کو
دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے دلی مسرت ہو گی مادام۔ کیونکہ اس طرح مجھے اس سیکرٹ
سروس سے اپنے پرانے انتقام لینے کا موقع مل جائے گا۔ مادام آپ
نہیں جانتیں جب میں اس سیکرٹ سروس کے ہاتھوں زخمی ہوا تھا۔
تو اس وقت ایکریمین سیکرٹ سروس میں میری بے حد عزت تھی۔
مگر اس کے بعد میرا ستارہ مسلسل گردش میں رہا۔ تب سے میں ان
سے انتقام لینے کے لئے بے چین تھا۔ لیکن میں اکیلا ان کے خلاف کچھ نہ
کر سکتا تھا"۔۔۔۔ ماردن نے بڑے کھلے اور واضح لہجے میں بات کرتے
ہوئے کہا اور مادام کا چہرہ پہلی بار کھل اٹھا۔

"گڈ شو ماردن۔ مجھے معلوم ہے۔ تمہارے اندر بے پناہ صلاحیتیں
ہیں۔ شرط صرف ہمت کی تھی۔ اور مجھے خوشی ہے کہ تم میں ہمت بھی موجود
ہے۔ سنو ہمارا سابقہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے پڑ چکا ہے"۔۔۔۔ مادام

نے کہا تو ماردن بے اختیار اچھل پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور یہاں۔ مگر مادام"۔۔۔۔ ماردن نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں مختصر طور پر بتاتی ہوں"۔۔۔۔ مادام نے کہا۔ اور پھر اس نے
زیرو فائل کے حصول کے لئے کرلامیر کے اڈے پر جانے اور پھر واپس
یہاں آنے تک کے حالات بتا دیئے۔

"اوہ اوہ مادام۔ یہ تو میرے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے۔ آپ مجھے
صرف اجازت دے دیں۔ پھر دیکھیں میں ان کا کیا حشر کرتا ہوں وہ اب
میرے ہاتھوں سے کسی طرح بچ کر نہ جا سکیں گے"۔۔۔۔ ماردن نے انتہائی
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماردن۔ مجھے معلوم ہے کہ تم مجھے پسند کرتے ہو۔ تمہاری آنکھوں میں
پسندیدگی کے تاثرات کا مجھے بخوبی علم ہے۔ کیا تم مجھ سے شادی کرنا
چاہتے ہو"۔۔۔۔ مادام نے یک لخت کھل کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے مادام تو میں اسے اپنی خوش بختی کا نقطہ عروج
سمجھوں گا۔ مجھے اعتراف ہے کہ میری زندگی میں اب تک ہزاروں لڑکیاں
آئی ہیں۔ اور میں نے پوری دنیا کا نہ صرف حسن دیکھا ہے بلکہ یہ حسن میرے
دائرہ اختیار میں بھی رہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی اعتراف
ہے کہ آپ کو دیکھنے کے بعد میرے اندر نجانے کیا ہو جاتا ہے۔ میں
اس کیفیت کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ ماردن نے کہا تو
مادام کا چہرہ گلاب کی طرح کھل اٹھا۔

"اسے محبت کہتے ہیں ماردن۔ میں بھی تمہیں پسند کرتی ہوں۔ لیکن

میں ایک ایسا شوہر چاہتی ہوں جس پر میں فخر کر سکوں۔ اور اب یہ وقت
آ گیا ہے کہ تم ایسا کارنامہ سرانجام دو کہ تمہیں اپنا دیرینہ انتقام
لینے کا موقع بھی مل جائے اور میں بھی دنیا کو فخر سے بتا سکوں کہ میرا
شوہر وہ ہے جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کیا ہے"۔۔۔۔
مادام نے کہا تو مارون کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔
" مادام۔ ایسا ہی ہو گا۔ لیکن ۔۔۔۔۔۔ " مارون کچھ کہتے کہتے رک گیا
" لیکن کیا"۔۔۔ مادام نے چونک کر پوچھا۔
" مادام۔ اصل بات یہ ہے کہ سیکرٹ سروس کے کام کرنے کا
انداز عام لوگوں سے مختلف ہوتا ہے۔ اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے
بھی ویسا ہی انداز اپنانا پڑتا ہے۔ ورنہ جیت نہیں ہو سکتی۔ اور آپ
سیکرٹ سروس کے انداز کو نہیں جانتیں۔ اس لئے اگر پلاننگ آپ
کی ہوئی اور تعمیل میں نے اور میرے گروپ نے کرنی ہوئی تو پھر
مادام ہماری جیت کا امکان ففٹی ففٹی ہو جائے گا۔ اور اگر آپ نے
پلاننگ بھی میرے حوالے کر دی تو پھر ہماری جیت کا چانس سو فیصد
ہو گا"۔۔۔ مارون نے گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا اور مادام
بے اختیار ہنس پڑی۔
" تم بے فکر رہو۔ میں تمہیں مکمل آزادی دے رہی ہوں۔ جو چاہو
کرتے رہو۔ میں مداخلت نہیں کروں گی۔ مجھے بس ان افراد
کی لاشیں چاہئیں۔ اور یہ بھی سن لو کہ ناکامی کی صورت میں تمہاری
جگہ میری خواب گاہ کی بجائے جنگلی جانوروں کی دعوت گاہ ہو گی
اس بات کو حتمی سمجھنا"۔۔۔ مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

" میں سمجھتا ہوں مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اپنی مکمل صلاحیتیں
اس مشن پر استعمال کر دوں گا"۔۔۔ مارون نے جواب دیا۔
" لیکن تم جو کچھ کرو گے ساتھ ساتھ مجھے بتاتے رہو گے تاکہ مجھے
معلوم ہو سکے کہ تم کیا کر رہے ہو۔ اب تم بتاؤ کہ تمہارے ذہن
میں کیا پلاننگ ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ تم ہیلی کاپٹروں پر بیٹھ کر جاؤ
اور لامیر کے اڈے پر خوفناک بمباری کرا دو۔ وہ لوگ یقیناً وہیں
ہوں گے۔ اس طرح آسانی سے ختم ہو جائیں گے"۔۔۔ مادام نے
کہا تو مارون مسکرا دیا۔
" وہ اب وہاں نہیں ہوں گے مادام۔ آپ کے وہاں سے نکلتے
ہی انہوں نے لازماً یہ جگہ چھوڑ دی ہو گی"۔۔۔ مارون نے کہا۔
" چھوڑ دی ہو گی۔ وہ کیوں۔ وہ تو بظاہر ان کے لئے انتہائی محفوظ
جگہ ہے"۔۔۔ مادام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" ان کے ذہن میں بھی یہی بات آئی ہو گی کہ آپ وہاں بمباری کرا
سکتی ہیں"۔۔۔ مارون نے کہا۔
" اگر ایسی بات ہے۔ تب بھی وہ راستے میں ہی ہوں گے اور آئندہ
پوائنٹ لاسکاٹا آتا ہے۔ تم لاسکاٹا پہنچنے سے پہلے پہلے ان پر بمباری
کر سکتے ہو"۔۔۔ مادام نے کہا۔
" مادام۔ سردار لالیا کے تجربے کے بعد وہ اب پوری طرح ہوشیار
ہو گئے ہوں گے۔ اب یقیناً وہ کوئی ایسا راستہ سوچیں گے جہاں
ان کا گزر کسی بستی میں سے نہ ہو۔ آپ نے بتایا ہے کہ ان کے ساتھ
مارڈ برٹن کا بھیجا ہوا کوئی مقامی آدمی ہے۔ وہ یقیناً ایسے راستے جانتا

ہوگا" ـــــ مارون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو جیسا تم سوچ رہے ہو" ـــــ مادام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں اس کا ثبوت بھی دے سکتا ہوں۔ آپ سردار لالبا کو کہیں کہ وہ فوری طور پر کسی آدمی کو لامیر سنٹر بھیج دے۔ آپ کو رپورٹ مل جائے گی" ـــــ مارون نے کہا تو مادام نے سر ہلاتے ہوئے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"سوزد سے بات کراؤ" ـــــ مادام نے رسیور اٹھاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ـــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز میں جواب دیا گیا۔

"سوزد بول رہا ہوں مادام" ـــــ چند لمحوں بعد رسیور پر سوزد کی آواز سنائی دی۔

"سوزد۔ تم فوراً سردار لالبا کو کال کر کے اُسے کہو کہ وہ کوئی انتہائی تیز رفتار آدمی لامیر سنٹر بھیج دے۔ اُسے وہ ٹرانسمیٹر بھی دے دے۔ مجھے لامیر سنٹر کی موجودہ رپورٹ چاہیئے۔ اور یہ بھی سن لو کہ میں ہیلی کاپٹر پر لامیر سنٹر گئی تھی۔ لیکن وہ لوگ لامیر سنٹر کے آدمیوں کو پہلے ہی ختم کر چکے تھے۔ اس لئے مجھے فوری واپس آنا پڑا۔ اب میں چاہتی ہوں کہ ان پر دوبارہ حملہ کرنے سے پہلے وہاں کی صحیح صورت حال معلوم کر سکوں" ـــــ مادام نے اپنی شکست کی بات کو گول کرتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور مادام نے رسیور رکھ دیا۔

"مادام۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ چونکہ اب انہیں اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ آپ نے انہیں چیک کر لیا ہے۔ اس لئے اب وہ کوئی ایسا راستہ تلاش کریں گے جس راستے سے وہ آپ کے کسی سنٹر سے بھی نہ ٹکرائیں اور یہاں بھی اس انداز میں پہنچ سکیں کہ آپ کو علم بھی نہ ہو سکے۔ اگر تفصیلی نقشہ مل جائے تو میرا خیال ہے میں وہ راستہ تلاش کر سکتا ہوں" ـــــ مارون نے کہا۔

"نقشہ تو سامنے الماری میں موجود ہے۔ وہاں سے اٹھا لو۔ لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ جیسا تم سوچ رہے ہو ویسے ہی وہ شخص عمران بھی سوچے" ـــــ مادام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ سیکرٹ ایجنٹوں کے سوچنے کا تقریباً ایک جیسا انداز ہوتا ہے۔ اگر میں اس کی جگہ ہوتا تو بالکل ایسے ہی سوچتا" ـــــ مارون نے کہا اور اٹھ کر اس کے عقبی دیوار میں موجود الماری کھولی۔ اور اس میں سے ایک بڑا سا نقشہ نکال کر اس نے الماری بند کی اور پھر نقشہ لا کر اس نے مادام کے سامنے کھول دیا۔ اور خود کرسی گھسیٹ کر آگے ہو گیا۔ اب پہلے کی نسبت اس کے انداز میں بے تکلفی نمایاں تھی۔ ورنہ جب وہ پہلی بار کمرے میں داخل ہوا تھا تو اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔ اور وہ انتہائی مؤدب نظر آ رہا تھا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ۔ اگر تم اس کی جگہ ان حالات میں ہوتے تو

کون سا راستہ اختیار کرتے۔ مجھے تمہاری یہ بات بے حد پسند آئی ہے۔ واقعی یہ دوسرے کے ذہن کو پڑھنے کا ایک اچھا طریقہ ہے"۔۔۔۔۔ مادام نے بھی انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"یہ ہے لامیر مادام"۔۔۔۔۔ ماردن نے ایک سائیڈ پر موجو قلمدان سے ایک بال پوائنٹ اٹھا کر نقشے پر ایک جگہ دائرہ بنا ہوئے کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔۔ مادام نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اور یہ ہے ہمارا کیمپ۔ جہاں وہ عمران پہنچنا چاہتا ہے"۔۔۔ ماردن نے ایک اور جگہ دائرہ ڈالتے ہوئے کہا۔ اور مادام نے اس بار صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ زبان سے کچھ نہ بولی تھی البتہ اس کی نظریں نقشے پر جمی ہوئی تھیں۔ ماردن بھی اب خاموش بیٹھا نقشے کو ہی دیکھ رہا تھا۔ کافی دیر تک خاموشی طاری رہی پھر ماردن نے نظریں اٹھائیں۔

"کیا سوچ رہے ہو"۔۔۔۔۔ مادام نے مسکرا کر پوچھا۔

"مادام۔ ویسے تو دو راستے نظر آ رہے ہیں۔ لیکن میں ایک او بات سوچ رہا ہوں"۔۔۔۔۔ ماردن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

"کون سی بات"۔۔۔۔۔ مادام نے چونک کر پوچھا۔

"مادام۔ کیمپ تک پہنچنے کے لئے انہیں لازماً ایسے راستوں سے گزرنا پڑے گا جہاں راستے میں ہمارے مخبر موجود ہو سکتے ہیں لیکن میرا خیال ہے۔ اگر آپ کا ٹکراؤ اس سے نہ ہو جاتا تو پھر عمران لازماً انہی دو میں سے کوئی ایک راستہ اختیار کرتا۔ لیکن

وہ یقیناً ہوشیار ہو چکا ہوگا۔ اس لئے اب وہ کیمپ تک آنے کوئی ایسا راستہ تلاش کرے گا جہاں سے اس کی آمد کا ہمیں علم نہ ہو سکے اور میرا خیال ہے۔ یہ راستہ عقبی پہاڑیوں کی طرف سے سکتا ہے"۔۔۔۔۔ ماردن نے کہا تو مادام بے اختیار کرسی سے ل پڑی۔

"اوہ اوہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ ہم نے ان پہاڑیوں کو ابل عبور سمجھ کر اس طرف کوئی حفاظتی انتظامات ہی نہیں کئے لیکن ں نے وہ پہاڑیاں خود دیکھی ہیں وہ واقعی ناقابل عبور ہیں"۔۔۔۔۔ دام نے کہا۔

"مادام۔ اس کے ساتھ مقامی آدمی ہے۔ اور بوجاری وہ آدمی ہے جس نے آپ کو اغوا کر لیا تھا۔ آپ کو یاد ہوگا۔ وہ یہیں اسی جنگل میں پلا بڑھا ہے"۔۔۔۔۔ ماردن نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام ا چہرہ تیزی سے رنگ بدلنے لگا۔

"اوہ اوہ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہی بوجاری ہے۔ جب کہ مجھے تو اس کا نام ہی یاد نہیں رہا تھا۔ کافی پرانی بات ہے"۔۔۔۔۔ مادام کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں ان دنوں نیا نیا یہاں آیا تھا۔ اور یہاں آتے ہی آپ کو پسند بھی کرنے لگا تھا۔ جب اس بوجاری نے آپ کو اغوا کیا تھا۔ تو میں بے حد تلملایا تھا۔ اور پھر میں نے اپنے طور پر اس کی تلاش جاری رکھی۔ لیکن وہ میرے ہاتھ نہ آ سکا۔ پھر پتہ چلا کہ اس نے کسی لارڈ برٹن کی ملازمت کر لی ہے۔ پھر میں بھی خاموش ہو گیا اور اب آپ نے بتایا ہے

کہ لارڈ برٹن نے کسی مقامی آدمی بوجاری کو ان لوگوں کے ساتھ بھیجا تھا تو مجھے یقین آگیا ہے کہ یہ وہی بوجاری ہوگا" ــــ ماردن نے جواب دیا

"ویری گڈ ماردن ۔ ویری گڈ ۔ اب مجھے یقین آنے لگ گیا ہے کہ میں نے غلط آدمی پر بھروسا نہیں کیا" ــــ مادام نے کہا اور ماردن کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا ۔

"مادام ۔ ابھی آپ کے سامنے میری ذہنی صلاحیتیں آ رہی ہیں جب میدان میں میرے جوہر کھلیں گے تو آپ کو یقیناً مجھ پر فخر ہوگا" ماردن نے اس بار کھل کر کہا ۔ تو مادام مسکراتی ہوئی اٹھی اور اس نے عقبی الماری کھول کر اس میں سے شراب کی دو بوتلیں نکالیں اور پھر ایک بوتل کھول کر اس نے ماردن کی طرف بڑھا دی ۔

"یہ لو ۔ میرے ساتھ شراب پیو ۔ تاکہ تمہیں پوری طرح یقین آ جائے کہ اب تم میرے ماتحت نہیں ہو ۔ بلکہ میرے ساتھی بن چکے ہو" ــــ مادام نے کہا اور ماردن نے شکریہ ادا کر کے بوتل لی اور پھر اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شراب کے لمبے لمبے گھونٹ لینے شروع کر دیئے ۔ لیکن اس کی نظریں بدستور نقشے پر جمی ہوئی تھیں ۔

"میرا دل کہہ رہا ہے مادام ۔ کہ عمران ان پہاڑیوں کی طرف سے ہی کیمپ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا" ــــ ماردن نے کہا ۔

"وہ تو ٹھیک ہے ۔ لیکن وہ ان پہاڑیوں کو پار کیسے کرے گا" مادام نے بھی شراب کا لمبا گھونٹ لیتے ہوئے کہا ۔

"مادام ۔ میں نے بتایا ہے ناں کہ بوجاری یہاں کا رہنے والا ہے ۔ ہو سکتا ہے وہ کسی ایسے راستے کو جانتا ہو جس سے ان پہاڑیوں کو کراس کیا جا سکتا ہو لیکن ہمیں اس کا علم نہ ہو" ــــ ماردن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ۔ واقعی ایسا ممکن ہو سکتا ہے" ــــ مادام نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

"اب اس پوائنٹ پر بھی غور کر لیتے ہیں ۔ کہ اگر عمران اس راستے سے کیمپ میں داخل ہوگا تو وہ ان پہاڑیوں تک پہنچنے کے لئے کون سا راستہ اختیار کر سکتا ہے" ــــ ماردن نے کہا اور ایک بار پھر نقشے پر جھک گیا ۔

"مادام ۔ ان پہاڑیوں تک پہنچنے کے دو ممکنہ اور محفوظ راستے ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ لامیر سنٹر سے مغرب کی جائے اور پھر یہاں پہنچ کر وہ اپنا رخ شمال کی طرف کر دے تو وہ پہاڑیوں تک پہنچ جائے گا ۔ لیکن ...." ماردن بات کرتے کرتے رک گیا ۔

"لیکن کیا" ــــ مادام نے چونک کر پوچھا ۔

"لیکن اس راستے پر دو تین قبائلی گاؤں بھی آتے ہیں ۔ اور عمران اب کسی قبائلی گاؤں پر سردار لالیا کے تجربے کی وجہ سے اعتماد نہ کرے گا" ــــ ماردن نے کہا ۔

"پھر" ــــ مادام نے کہا ۔

"دوسرا راستہ انتہائی محفوظ ہے ۔ لیکن راستے میں سیاہ معبد ہے ۔ اور وہ بوجاری لازماً اسے وہاں سے گزرنے سے

روکے گا۔ کیونکہ ہم نے مقامی آدمیوں میں سیاہ معبد کی بدروحوں
کا تصور پھیلا رکھا ہے۔ اور اس راستے سے اُسے پیدل جانا
ہوگا۔ جیپیں اس راستے پر سفر نہیں کر سکتیں"۔۔۔۔ مارڈن نے
کہا تو مادام بے اختیار چونک پڑی۔

" سیاہ معبد۔ اوہ اوہ۔ سیاہ معبد سے تو ہماری لیبارٹریوں
کا مین راستہ جاتا ہے۔ اس لئے تو ہم نے وہاں سے
آمدورفت ختم کرنے کے لئے وہاں بدروحوں کا چکر چلایا تھا"
مادام نے کہا۔

" لیبارٹریوں کا راستہ"۔۔۔۔ اس بار مارڈن نے بُری
طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"ہاں۔ اس کا علم سوائے ڈاکٹر فرانک اور میرے کسی تیسرے
فرد کو نہیں ہے۔ لیکن اب تم وہ تیسرے آدمی ہو جسے میں نے
بتایا ہے"۔۔۔۔ مادام نے کہا تو مارڈن کے ہونٹ بھینچ گئے۔

" پھر مادام آپ کی لیبارٹریاں شدید خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔
بدروحوں کا ذکر جوجاری سے سنتے ہی عمران کا ذہن لازماً اس
طرف جائے گا کہ یہاں کوئی خاص وجہ ہے۔ جس کی بنا پر ہم
مقامی آدمیوں کو وہاں جانے سے روکنا چاہتے ہیں۔ اب یہ
بات طے سمجھئے کہ وہ اس راستے پر ہی سفر کرے گا۔ اور اگر اس
نے یہ معلوم کر لیا کہ لیبارٹریوں تک جانے کا یہی راستہ ہے تو
وہ کیمپ میں آنے کی بجائے براہِ راست لیبارٹریوں پر حملہ
کرنے سے بھی دریغ نہ کرے گا۔ کیونکہ اس کا مقصد وہ فائل
حاصل کرنا ہے۔ صرف تنظیم کا خاتمہ نہیں ہے"۔۔۔۔ مارڈن نے
انتہائی با اعتماد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور مادام کے
چہرے پر تشویش کے آثار پھیلتے چلے گئے۔

" اوہ اوہ۔ اگر ایسا ہوا تو یہ تو ہمارے لئے بے حد نقصان دہ
بات ہے۔ اس کا مطلب ہے ہمیں وہاں باقاعدہ چیک پوسٹ
بنانی چاہئے"۔۔۔۔ مادام سوزین نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" اس طرح تو اُسے یقین ہو جائے گا کہ اس معبد میں واقعی کوئی
راز ہے۔ آپ ایسا انتظام کریں کہ وہ چاہے معبد کی بھرپور تلاشی
کیوں نہ لے لیں۔ وہ اُسے عام سا ہی معبد سمجھے۔ اس طرح
وہ خود ہی آگے بڑھ جائے گا"۔۔۔۔ مارڈن نے کہا۔

" اوہ۔ یہ تمہاری بات بھی درست ہے۔ لیکن پہلے یہ تو طے ہو
جائے کہ کیا واقعی وہ اسی راستے پر جا بھی رہا ہے یا نہیں"۔۔۔۔
مادام نے کہا۔

" ابھی لامیر سنٹر سے رپورٹ مل جائے گی۔ اگر وہ جیپیں وہاں
چھوڑ کر گئے ہیں تو پھر یہ بات طے ہے کہ وہ اسی راستے سے
گزر رہے ہیں۔ اور اگر وہ جیپیں ساتھ لے گئے ہیں تو پھر وہ
دوسرے راستے سے جا رہے ہیں"۔۔۔۔ مارڈن نے جواب دیا۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ جیپیں سنٹر سے نکال کر جنگل میں
کسی جگہ کھڑی کر دیں"۔۔۔۔ مادام نے کہا۔

" بالکل مادام۔ اب آپ صحیح انداز میں سوچ رہی ہیں"۔۔۔۔
مارڈن نے کہا اور مادام کا چہرہ چمک اٹھا۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر

سے سیٹی کی آواز سنائی دی۔ اور مادام اور ماردن دونوں
چونک پڑے۔ مادام نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو ——— سوزد کالنگ اوور" ——— سوزد کی آواز
سنائی دی۔
"یس ——— کیا رپورٹ ہے سوزدا اوور" ——— سوزین نے
اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔
"مادام۔ لامیر سنٹر میں لامیر سمیت سب افراد ہلاک کر دیئے
گئے ہیں اور جن لوگوں کو سردار لالیا نے وہاں پہنچایا تھا۔ وہ
وہاں موجود نہیں ہیں۔ البتہ ان کی جیپیں احاطے میں کھڑی ہوئی
ہیں۔ اور ان کا سامان بھی موجود نہیں ہے اوور" ——— سوزد نے
رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل" ——— مادام نے کہا۔ اور اس
کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک طویل سانس لیا۔
"تمہارا تجزیہ بالکل درست ثابت ہوا ہے ماردن۔ اور اب
میں تم پر مکمل اعتماد کر سکتی ہوں۔ یہ لوگ واقعی سیاہ معبد والے
راستے سے گزر کر پہاڑیوں تک جانا چاہتے ہیں۔ لیکن کیا ہم اس
راستے پر حملہ کر کے ان کا خاتمہ نہیں کر سکتے۔ جب ہمیں ان کے
راستے کا علم ہو گیا ہے تو پھر انہیں آگے ہی کیوں بڑھنے دیا
جائے" ——— مادام نے کہا۔
"مادام۔ آپ کو معلوم ہے کہ اسی راستے کے بائیں طرف سے
ہمارے جنگل کی سرحد شروع ہو جاتی ہے اور وہاں ہم نے

آف ریز کا پورا سرکٹ قائم کیا ہوا ہے۔ اور اس راستے پر حملہ
کرنے کا مطلب ہے کہ آف ریز کے اس سرکٹ کو مکمل طور پر
پہلے آف کیا جائے پھر ان پر حملہ کیا جائے۔ نتیجہ کیا ہوگا کہ اگر
یہ حملے سے بچ گئے تو آسانی سے جنگل میں داخل ہو کر سیدھے
ہمارے کیمپ تک پہنچ جائیں گے۔ اس لئے میری تجویز یہی ہے
کہ انہیں اس راستے پر نہ چھیڑا جائے۔ اور صرف سیاہ معبد
میں موجود سسٹم کو مکمل طور پر آف کر دیا جائے۔ ان کو ختم
کرنے کا بہترین موقعہ ہمیں اس وقت ملے گا جب یہ پہاڑیاں
کراس کر کے کیمپ کی طرف بڑھنے کے لئے نکلیں گے۔ ان
کے ذہن میں یہی خیال ہو گا کہ ہمیں ان کی آمد کا علم ہی نہیں
ہے۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن ہوں گے۔ جب کہ وہ جگہ
ہی ایسی ہے۔ کہ وہاں ہم انتہائی کامیابی سے اور آسانی سے
ان کا قتل عام بھی کر سکتے ہیں۔ پھر یہ نہ واپس دوڑ سکیں گے
اور نہ آگے بڑھ سکیں گے" ——— ماردن نے نقشہ دیکھتے
ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ اب یہ انتظامات تم نے کرنے ہیں۔ آج سے
میں تمہیں اپنا نمبر ٹو مقرر کر دیتی ہوں" ——— مادام نے کہا۔
اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔
"ہیلو ہیلو ——— سوزین کالنگ اوور" ——— مادام نے
بار بار کال دینی شروع کر دی۔
"یس مادام۔ سوزدا اٹنڈنگ یو اوور" ——— چند لمحوں

بعد ٹرانسمیٹر میں سے سوزد کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" سوزد۔ پورے کیمپ میں میرا نیا آرڈر پہنچا دو کہ میں نے ایکشن گروپ کے چیف ماردن کو اپنا نمبر ٹو مقرر کر دیا ہے۔ اب ماردن کا حکم میرا حکم ہی سمجھا جائے گا اوور"___ مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

" یس مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی اوور"___ دوسری طرف سے سوزد نے جواب دیتے ہوئے کہا اور مادام نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور پھر تیزی سے اس پر نئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر کو آن کرتے ہوئے کہا۔

" ہیلو ہیلو___ سوزین کالنگ۔ ڈاکٹر فرانک اوور"___ مادام نے نئی فریکونسی سیٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر کو آن کرتے ہوئے کہا۔

" یس۔ ڈاکٹر فرانک اٹنڈنگ یو اوور"___ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر فرانک۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم زیرو فائل کو واپس حاصل کرنے کے لئے یہاں بورڈزون میں پہنچ چکی ہے۔ فی الحال وہ سیاہ معبد والے راستے سے گزر کر کیمپ کے عقبی پہاڑیوں کی طرف جا رہے ہیں۔ چونکہ سیاہ معبد والے راستے کی سائیڈ پر ہم نے آف ریز سرکٹ قائم کیا ہوا ہے۔ اس لئے اگر ہم نے ان پر اس راستے پر حملہ کیا تو آف ریز سرکٹ کو ختم کرنا پڑے گا۔ جس سے بے حد نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں نے اور میرے نمبر ٹو اور ایکشن گروپ کے چیف

ماردن نے یہ طے کیا ہے کہ ہم ان کا خاتمہ پہاڑیوں کے قریب کریں گے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ سیاہ معبد لیبارٹریوں کا مخصوص راستہ ہے۔ اس لئے اگر اس ٹیم کو اس راستے کا علم ہو گیا تو وہ ہمارے کیمپ میں آنے کی بجائے براہِ راست آپ کے سر پر بھی پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے آپ فوری طور پر اس راستے کو آف کر دیں تاکہ انہیں سیاہ معبد والے خصوصی راستے کا کسی طرح بھی معلوم نہ ہو سکے۔ اور وہ اسے عام سا معبد سمجھ کر آگے گزر جائیں اوور"___ مادام نے کہا۔

" یہ تو تم نے بہت تشویش ناک خبر سنائی ہے مادام۔ یہ لوگ کیسے یہاں تک پہنچ گئے اوور"___ دوسری طرف سے ڈاکٹر فرانک نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ڈاکٹر۔ وہ ہم سے کسی صورت بھی بچ کر نہیں جا سکتے۔ آپ بھی سیاہ معبد والا راستہ مکمل طور پر آف کر دیں اور بے فکر ہو جائیں اوور"___ مادام نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو۔ بہرحال بیرونی حالات کو تم بہتر سمجھ سکتی ہو اوور"___ دوسری طرف سے ڈاکٹر نے کہا۔ اور مادام نے مسکراتے ہوئے اوور اینڈ آل کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" صاحب جی۔ یہاں سے آگے سیاہ معبد کی بدروحیں موجود رہتی ہیں" ——— چلتے چلتے اچانک بوجاری نے ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا۔ اور اس کے رکتے ہی اس کے ساتھ چلتا ہوا عمران اور اس کے عقب میں چلتے ہوئے باقی ساتھی بھی رک گئے۔

" کیا کوئی خاص نشانی ہے ان بدروحوں کی سرحد کی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ وہ لامیر سنٹر سے پیدل چلتے ہوئے سیاہ معبد والے راستے سے گزر کر سوزین کے کیمپ کی عقبی پہاڑیوں کی طرف جا رہے تھے۔ انہیں اس راستے پر سفر کرتے ہوئے سارا دن گزر گیا تھا۔ اور سوائے عام سے واقعات کے کوئی خاص واقعہ پیش نہ آیا تھا۔ جنگل چونکہ خاصا گھنا تھا۔ اس لئے دن کے وقت بھی وہاں خاصا اندھیرا سا تھا۔ لیکن بہرحال اس قدر روشنی ضرور تھی کہ وہ بغیر مصنوعی روشنی کے سہارے کے

آسانی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ لیکن اب شام ہونے والی تھی۔ اس لئے اندھیرا آہستہ آہستہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ گو ان سب نے ہاتھوں میں طاقتور ٹارچیں تھام رکھی تھیں۔ لیکن ابھی انہیں آن کرنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔

" جی ہاں۔ دیکھئے یہ انسانی کھوپڑی" ——— بوجاری نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ کو روشن کر کے اس کی روشنی ایک گھنے درخت کی شاخوں پر ڈالتے ہوئے کہا۔ جس پر واقعی ایک سوکھی ہوئی انسانی کھوپڑی ٹنگی ہوئی تھی۔

" یہ کھوپڑی کس نے لٹکائی ہے یہاں" ——— عمران نے پوچھا۔

" بدرو قبیلے کے بڑے بوڑھوں نے۔ یہ وہ آدمی تھا جو یہاں بدروحوں کا شکار ہوا تھا۔ اس لئے اس سے پہلے کوئی کھوپڑی موجود نہیں ہے" ——— بوجاری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ بدروحیں کس طرح حملہ کرتی ہیں" ——— عمران نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

" یہ تو معلوم نہیں ہے۔ بس آدمی مردہ پڑے ہوتے ملتے ہیں۔ اور ان کے جسم پر زخموں کا کوئی نشان نہیں ہوتا" ——— بوجاری نے کہا۔

" جوزف" ——— عمران نے اچانک مڑ کر پیچھے موجود جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس" ——— جوزف نے چونک کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم خاموش ہو۔ کیا جنگل پسند نہیں آیا" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"باس۔ یہ جنگل نہیں ہے۔ درختوں کا عام سا ذخیرہ ہے۔ نہ یہاں دھاڑتے ہوئے شیر ہیں۔ نہ حملہ کرنے والے چیتے۔ نہ درختوں سے لٹکتے ہوئے خوفناک زہریلے ناگ اور نہ جھاڑیوں میں سے اچانک حملہ کرنے والی دیوہیکل چھپکلیاں۔ بس چھوٹے موٹے جانور ادھر ادھر دوڑتے نظر آ رہے ہیں۔ اس لئے یہ جنگل ہی نہیں ہے" ۔۔۔۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"لیکن یہاں بدروحیں تو ہیں۔ کیا تمہیں ان کی آوازیں نہیں سنائی دے رہیں" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بدروحیں اور یہاں۔ باس یہاں کوئی بدروح نہیں ہے۔ بس ہم نیک روحیں موجود ہیں۔ ورنہ بدروحوں کی آوازیں تو مجھے میلوں دور سے سنائی دے جائیں۔ کاشی قبیلے کا وچ ڈاکٹر بدروحوں سے گفتگو کے لئے ہمیشہ مجھے ساتھ لے جاتا تھا" ۔۔۔۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے۔ آؤ پھر چلیں" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے ہی مطمئن لہجے میں کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

"یہاں بدروحیں ہیں۔ سینکڑوں آدمی ان بدروحوں نے مار ڈالے ہیں" ۔۔۔۔ بوجاری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مار ڈالے ہوں گے۔ لیکن اگر جوزف کہہ رہا ہے کہ بدروحیں نہیں ہیں۔ تو پھر واقعی یہاں بدروحیں نہیں ہیں۔ کیونکہ اس

معاملے میں جوزف کی حسیات بدروحوں کا بیرومیٹر ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اطمینان سے آگے بڑھ گیا۔

"جوزف کی بات کوئی اتھارٹی تو نہیں۔ ہمیں بہرحال چوکنا رہنا چاہئے" ۔۔۔۔ جولیا نے زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"تمہیں چوکنا تو کیا دوکنا رہنے کی بھی ضرورت نہیں جولیا ۔۔۔۔ کیونکہ بدروحیں سفید رنگ کی خاتون کو دیکھتے ہی نیک بن جاتی ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ بوجاری کے چہرے پر البتہ ہلکے سے خوف کے تاثرات موجود تھے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی اطمینان سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب۔ یہ لوگ اس سیاہ معبد کو کسی خاص مقصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں" ۔۔۔۔ اچانک صفدر نے کہا۔

"جوزف نے جس طرح بدروحوں کے وجود سے انکار کیا ہے۔ اس کے بعد یہ سوچا جا سکتا ہے۔ کیونکہ بوجاری بھی غلط نہیں کہہ رہا۔ اور درخت پر لٹکی ہوئی انسانی کھوپڑی اس کی بات کی تائید بھی کر رہی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس لئے ہمیں یوں مطمئن ہو کر آگے نہیں بڑھنا چاہئے۔ ہم ان کے کسی بھی پراسرار حربے کا اچانک شکار بھی ہو سکتے ہیں" ۔ صفدر نے کہا۔

"جب حربے کو خود ہی پراسرار کہہ رہے ہو تو پھر اس سے بچاؤ کے لئے تو مجھے پہلے کسی پروفیسر کی خدمات حاصل کرنی پڑیں گی۔ وہ حکیم اور حکمت والا پروفیسر نہیں۔ وہ جو پُراسرار شعبدے دکھاتا ہے۔ اور جس کی شکل بالکل تنویر سے ملتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم میرے متعلق کیا بات کر رہے ہو" ——— پیچھے کچھ دور چلتے ہوئے تنویر نے چونک کر پوچھا۔ وہ شاید عمران کا پورا فقرہ نہ سن سکا تھا۔

"یہ صفدر کہہ رہا ہے کہ پروفیسر تنویر بدروحوں کا شکاری ہے۔ میں نے کہا بھی ہے اسے کہ تنویر بیچارے سے ایک نیک روح تو قابو میں نہیں آرہی۔ وہ بدروحوں کو کیسے شکار کر سکتا ہے مگر...." عمران نے اونچی آواز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے کن انکھیوں سے اس طرح جولیا کی طرف دیکھا کہ سب سمجھ گئے کہ نیک روح کے الفاظ عمران نے جولیا کے متعلق ہی استعمال کئے ہیں۔ اور سب کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ پروفیسر اور روحیں۔ کیا کہہ رہے ہو" ——— تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صاحب جی۔ وہ دیکھئے سیاہ معبد" ——— اچانک بوجاری نے کہا اور سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے جدھر بوجاری اشارہ کر رہا تھا۔ اور واقعی کچھ دور درختوں کے درمیان ایک

معبد نما قدیم عمارت نظر آرہی تھی۔ اس کا ٹوٹا پھوٹا کلس بہرحال موجود تھا۔ اور دور سے صاف نظر آرہا تھا۔ عمارت تو کافی بڑی تھی۔ لیکن وہ بُری طرح ٹوٹی پھوٹی اور انتہائی خستہ نظر آرہی تھی۔ بوجاری کے چہرے پر اب شدید خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"ہے تو ٹوٹی پھوٹی۔ بہرحال رات گزارنے کے لئے محفوظ جگہ ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک جگہ ہے۔ نجانے اب تک بدروحوں نے ہم پر حملہ کیوں نہیں کیا۔ مگر یہاں رات نہیں گزاری جا سکتی۔ ورنہ ہم سب ہلاک ہو جائیں گے" ——— بوجاری نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"اتنے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے بوجاری۔ فکر نہ کرو۔ جب پروفیسر تنویر ساتھ ہو تو بدروحیں منہ چھپا کر بھاگ جاتی ہیں۔ بیچاریوں کو اپنے آپ سے شرم آنے لگ جاتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے پھر بکواس شروع کر دی" ——— تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ تمہاری تعریف کرنا بھی کیا بکواس کے زمرے میں آتا ہے۔ پھر تو جولیا ہر وقت یہی کام کرتی رہتی ہے۔ تمہاری تعریفیں کر کر کے اس نے میرے کان کھا ڈالے ہیں۔ اس لئے تو میں اسے نکل آدم خور۔ میرا مطلب ہے کان خور کہتا ہوں" ——— عمران

نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔
"میں غلط تعریف تو نہیں کرتی" ___ جولیا نے شاید جان بوجھ کر صرف عمران کو چڑانے کے لئے کہا۔ تو تنویر کا چہرہ یک لخت کھل اٹھا۔ اس کا پھیلا ہوا سینہ دو تین انچ اور پھیل گیا۔
"ارے میں اس قابل کہاں مس جولیا" ___ تنویر نے انکساری کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔
"اس قابل ہوتے تو اس طرح آہیں نہ بھرتے پھرتے" ___ عمران نے کہا اور دوسرے لمحے صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ جولیا بھی ہنس پڑی تھی۔ جب کہ تنویر اس چوٹ پر بے اختیار کھسیا کر رہ گیا تھا۔
"یہ ___ یہ بدروحیں حملہ کیوں نہیں کر رہیں۔ اب تک تو انہوں نے قیامت ڈھا دینی تھی" ___ بوجاری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ اس سیاہ معبد تک پہنچ بھی گئے اور ان پر کوئی حملہ بھی نہ ہوا۔ عمران نے ٹارچ جلائی اور پھر وہ اس معبد کے اندر داخل ہو گیا۔ جوزف اور دوسرے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر آ گئے۔ جب کہ بوجاری کے چہرے پر حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات موجود تھے۔ لیکن بہرحال وہ بھی ان کے پیچھے اندر آ گیا۔ عمارت میں دس بارہ چھوٹے بڑے کمرے تھے جو ایک دائرے کی صورت میں بنے ہوئے تھے۔ اور درمیان میں کھلی جگہ تھی۔ اس کھلی جگہ میں ایک تالاب بھی دکھائی دے رہا تھا لیکن تالاب سوکھا پڑا تھا۔ ہر طرف جھاڑیاں اور جھاڑ جھنکار اگا ہوا تھا۔

کمروں کے اندر بھی چمگادڑیں اور دوسرے حشرات الارض کی کثرت تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے صدیوں سے اس عمارت کے اندر کوئی داخل ہی نہ ہوا ہو۔ سارے کمرے گھومنے کے بعد عمران نے ایک کمرے کو صاف کرنے کا حکم دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رات اسی کمرے میں گزارنے کا اعلان بھی کر دیا۔
چنانچہ تھوڑی دیر بعد جوزف اور جوانا نے دوسرے ساتھیوں سے مل کر اس کمرے کو اچھی طرح صاف کر دیا اور پھر وہ سب اس کمرے میں اپنا سامان رکھ کر لیٹ گئے۔ بوجاری کی حالت عجیب سی تھی۔ نہ ہی وہ اکیلا باہر جانے کے لئے تیار تھا اور نہ ان کے ساتھ اندر رہنے کے لئے۔ وہ بیٹھا ضرور تھا۔ لیکن اس کا انداز ایسا تھا جیسے ابھی کسی طرف سے کھٹکا ہوتے ہی وہ یک لخت اٹھ کر باہر کی طرف دوڑ پڑے گا۔ عمران کا سامان تو کمرے میں موجود تھا۔ لیکن وہ کمرے میں موجود نہ تھا۔
"یہ عمران کہاں چلا گیا ہے" ___ اچانک جولیا نے کہا۔
"وہ بدروحوں کو تلاش کرنے گیا ہو گا" ___ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران اندر داخل ہوا۔
"میں واقعی بدروحوں کو تلاش کرنے گیا تھا۔ کیونکہ بوجاری بھی غلط نہیں کہہ رہا ہے۔ اور ہم پر ابھی تک بقول صفدر کسی پراسرار حربے کا بھی استعمال نہیں ہوا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو خود جا کر انہیں تلاش کر دوں۔ لیکن یا تو بدروحیں یہاں سے

نقل مکانی کر گئی ہیں۔ یا پھر بیچاری بوڑھی ہو کر اب بلنے جلنے سے معذور ہو چکی ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران ایک خالی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔ اس نے دیوار سے پشت لگائی اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔

"کیا ہوا۔ کیا اب مراقبہ کرنے کا پروگرام ہے آپ کا" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب مراقبے کے بغیر ہی نیک روح نظر آتی ہو تو مراقبے کی کیا ضرورت ہے" ـــــ عمران نے آنکھیں بند کئے کئے جواب دیا۔ اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس۔ یہاں سے تیسرے کمرے میں مجھے الثاس گیس کی ہلکی سی بو آ رہی ہے" ـــــ اسی لمحے ٹائیگر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سن کر سب ساتھی چونک پڑے۔ مگر عمران کی آنکھیں بدستور بند تھیں۔

"ایسی بو سیلن کی وجہ سے بھی پیدا ہو جاتی ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"مگر باس سیلن صرف بند جگہ پر ہوتی ہے۔ جب کہ اس کمرے کا تو دروازہ ہی نہیں ہے اور نہ ہی اس سے آگے کوئی کمرہ ہے۔ آگے تو کھلی جگہ ہے" ـــــ ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"اوہ اوہ۔ واقعی اس پوائنٹ پر تو میں نے بھی غور نہیں کیا۔ آؤ ایک بار پھر اسے چیک کر لیں" ـــــ عمران نے اٹھتے

ہوئے کہا۔

"ہم بھی آئیں" ـــــ صفدر نے کہا۔

"ارے نہیں۔ پھر تو بو تیز ہو جائے گی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل آیا۔ لیکن صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا اٹھ کر اس کے پیچھے باہر آ گئے۔ عمران نے اس چھوٹے سے کمرے میں داخل ہو کر اس طرح زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے۔ جیسے کسی بو کو خاص طور پر سونگھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"ہاں۔ واقعی یہ الثاس کی ہی بو ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں کسی دیوار کے پیچھے یا زمین کے اندر الثاس آپریٹس موجود ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"یہ الثاس آپریٹس کیا ہوتا ہے" ـــــ جولیا نے پوچھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک دور سے ایک خوف ناک دھماکے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی انسانی چیخیں بھی سنائی دیں تو وہ تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر کی طرف بھاگے۔ باہر گرد کا ایک بادل سا ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ اور پھر یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی گئیں کہ جس کمرے میں ان کے باقی ساتھی موجود تھے۔ وہ ڈھیر ہو چکا تھا۔ شاید اس کی چھت گر گئی تھی۔ ہر طرف گرد ہی گرد تھی۔

"اوہ۔ ہمارے ساتھی" ـــــ جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ سب بجلی کی سی تیزی سے ملبے کی طرف لپکے۔ مگر قریب جا کر ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ کمرے کی چھت ویسے ہی موجود تھی۔ صرف گرد کی وجہ سے

انہیں ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کمرے کی چھت گر گئی ہو۔ وہ د
سب تیزی سے گرد سے بھرے ہوئے کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہاں
بھی ہر طرف گرد ہی گرد موجود تھی۔ اور وہ ابھی اندھیرے میں ہاتھ مار کر
اپنے ساتھیوں کو تلاش کر رہے تھے کہ ایک بار پھر ویسا ہی خوف ناک
دھماکہ ان کے قدموں تلے ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس
ہوا جیسے ان کے جسم کسی گیند کی طرح فضا میں اٹھ کر گھومتے ہوئے نیچے
گر گئے ہوں۔ اور کمرہ ایک بار پھر چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے
اپنے ذہن کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود۔ اس کے
ذہن پر بھی تاریکی نے اس طرح غلبہ پا لیا تھا جیسے اچانک سوئچ آف
کرنے سے روشنی غائب ہو جاتی ہے۔ اس کے ذہن میں آخری احساس
یہی ابھرا تھا کہ اوپر اچھلنے کے بعد وہ کسی گہرے کنوئیں میں گرتا چلا جا رہا
ہو۔ اور اس آخری احساس کے بعد اس کے احساسات بھی تاریکی کا
شکار ہو گئے۔

یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا۔ جس کی دیواروں کے ساتھ ساتھ
عجیب و غریب ساخت کی مشینیں نصب تھیں۔ اور ہر مشین کے سامنے
سفید کوٹ پہنے دو دو آدمی موجود تھے۔ ایک طرف شفاف شیشے کا
بنا ہوا بڑا سا کیبن تھا۔ جس کے اندر ایک مضبوط میز پر ایک بڑی
سی مشین موجود تھی۔ اور اس مشین کے سامنے کرسی پر ایک
ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا آدھے سے زیادہ سر
بالوں سے بے نیاز تھا۔ آنکھوں پر موٹے شیشے کی عینک تھی۔
جسم پر گہرے نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ ویسے اس کا قد
درمیانہ اور جسم دبلا پتلا سا تھا۔ اس کی نظریں میز پر رکھی ہوئی
مشین پر جمی ہوئی تھیں۔ مشین کے درمیان ایک بڑی سی سکرین
تھی۔ جس پر جنگل کا ہی ایک منظر نظر آ رہا تھا۔ اور وہاں ایک
عورت اور زیادہ افراد کا قافلہ پیدل چل رہا تھا۔ سب نے

اپنی پشت پر تھیلے اٹھائے ہوئے تھے۔ اور کاندھوں سے مشین
گنیں لٹکا رکھی تھیں۔ جب کہ ہاتھوں میں بڑی بڑی ٹارچیں تھیں۔
وہ آپس میں باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے آ رہے تھے۔
لیکن ان کی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ صرف ان کے لب
ہلتے دکھائی دے رہے تھے۔

"ڈاکٹر۔ وہ ساؤنڈ زون میں داخل ہو چکے ہیں۔ اگر آپ حکم
دیں تو ساؤنڈ آن کر دیا جائے" ——— سامنے بڑی مشین میں
سے ایک مردانہ آواز نکلی۔

"ہاں۔ آن کر دو" ——— کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔
جسے ڈاکٹر کہہ کر پکارا گیا تھا اور دوسرے لمحے مشین سے ان
لوگوں کی آوازیں بھی نکلنے لگیں۔ ڈاکٹر خاموش بیٹھا ان کے درمیان
ہونے والی باتیں سنتا رہا۔

"یہ تو سیکرٹ سروس کی بجائے کوئی مسخرے لگ رہے
ہیں" ——— ڈاکٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ان کی باتیں واقعی
انتہائی اوٹ پٹانگ سی تھیں۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ سب
سیاہ معبد میں داخل ہو گئے۔ ڈاکٹر خاموش بیٹھا انہیں دیکھتا رہا۔
پھر ایک کمرہ صاف کیا جانے لگا۔ اور وہ سب اس کمرے میں
لیٹ گئے۔ البتہ دو آدمی جن میں سے ایک کو اس کے ساتھی
عمران کہہ کر پکار رہے تھے۔ اور دوسرا جسے ٹائیگر کہا جا رہا تھا۔
مختلف کمروں میں اس طرح گھومتے پھر رہے تھے جیسے انہیں کسی
خاص چیز کی تلاش ہو۔ ڈاکٹر خاموش بیٹھا صرف ان کی حرکات و

سکنات دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔
تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ جب کہ
ٹائیگر ایک کمرے میں گھومتا رہا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات
تھے۔ بہرحال چند لمحوں بعد وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جدھر
اس کے دوسرے ساتھی موجود تھے۔

"باس۔ یہاں سے تیسرے کمرے میں مجھے الثاس گیس کی ہلکی
سی بو آ رہی ہے" ——— ٹائیگر نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔
تو ڈاکٹر بے اختیار چونک کر کرسی پر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے
پر یک لخت تشویش کے آثار ابھر آئے تھے۔

"ایسی بو سیلن کی وجہ سے بھی پیدا ہو جاتی ہے" ——— اس آدمی
جس کا نام عمران تھا۔ اور جو آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ اسی طرح
آنکھیں بند کئے کئے جواب دیا۔ اور ڈاکٹر کے چہرے پر مسکراہٹ
رینگنے لگی۔

"مگر باس سیلن صرف بند جگہ پر ہوتی ہے۔ جب کہ اس کمرے
کا تو دروازہ ہی نہیں ......" ٹائیگر نے دلائل دینے شروع کر دیئے۔
اور ڈاکٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ عمران
ٹائیگر اور اپنے دو ساتھی مردوں اور ایک عورت کے ساتھ اس
کمرے میں پہنچ گئے۔ عمران اس طرح سانس لے رہا تھا جیسے بو سونگھنے
کی کوشش کر رہا ہو۔

"ہاں واقعی یہ الثاس کی ہی بو ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں
کسی دیوار کے پیچھے یا زمین کے اندر الثاس آپریٹس موجود ہے" ———

عمران نے کہا تو ڈاکٹر نے جلدی سے مشین کا ایک بٹن دبایا۔

"روجر۔ کمرہ نمبر چار میں ٹی۔ تھری فائر کر کے وہاں موجود سب افراد کو زیرو ون میں پھنکوا دو۔ فوراً" ـــــ ڈاکٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــــ ایک آواز سنائی دی۔ اور اُسی لمحے مشین سے دھماکے کی تیز آواز سنائی دی۔ اور اس کمرے کے گرد جہاں عمران کے ساتھی موجود تھے ہر طرف گرد ہی گرد چھا گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکلے۔

"روجر۔ یہ لوگ بھی جب روم نمبر فور میں داخل ہوں۔ تو ان پر بھی ٹی۔ تھری فائر کر دو" ـــــ ڈاکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ روجر کی آواز سنائی دی۔ اور ڈاکٹر خاموش ہو کر دوبارہ سکرین کو دیکھنے لگا۔ پھر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرد میں گھستے اور اپنے ساتھیوں والے کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر پہلے کی طرح خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی۔ اور ڈاکٹر کے چہرے پر بے اختیار اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"ہونہہ۔ سیکرٹ سروس۔ ان احمقوں سے مجھے ڈرا رہی تھی وہ سوزین۔ نانسنس" ـــــ ڈاکٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے دو تین بٹن دبا دیئے۔

"ڈاکٹر ڈرانک کالنگ جیکب" ـــــ ڈاکٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس ـــ ڈاکٹر جیکب اٹنڈنگ یو" ـــــ مشین میں سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"زیرو ون میں پہنچنے والوں کی کیا پوزیشن ہے" ـــــ ڈاکٹر نے پوچھا۔

"وہ سب ایک دوسرے کے اوپر پڑے ہوئے ہیں" ـــ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کو چیک کرو۔ اور ان میں سے جو زندہ ہوں انہیں زیرو سیکشن کے ڈارک روم میں پہنچا کر مجھے اطلاع دو" ـــــ ڈاکٹر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن آف کر دیا۔ اور پھر اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے ایک جدید ساخت کے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یک لخت رک گیا۔

"اس سوزین کو ان کی لاشیں ہی ملنی چاہئیں۔ ورنہ وہ یہاں آنے کی ضد کرے گی" ـــــ ڈاکٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر مشین کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس نے اس کے مختلف بٹن دبائے تو سکرین پر منظر بدلنے لگے۔ اب سکرین پر مختلف کمروں کے منظر ابھر رہے تھے۔ یہ کمرے انتہائی جدید ٹائپ کی لیبارٹریاں تھیں۔ وہاں سائنسدان مختلف کاموں میں مصروف تھے۔ ڈاکٹر بار بار بٹن دبا دیکر ان کا جائزہ لیتا اور پھر منظر بدل دیتا۔

"ہیلو ڈاکٹر ـــ جیکب کالنگ یو" ـــــ اچانک مشین میں سے جیکب کی آواز سنائی دی۔

"یس ___ کیا رپورٹ ہے" ___ ڈاکٹر نے چونک کر کہا۔

"ڈاکٹر۔ وہ سب زندہ ہیں۔ صرف نیچے گرنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ میں نے انہیں ڈارک روم میں پہنچا دیا ہے۔ اب مزید کیا حکم ہے" ___ جیکب نے پوچھا۔

"وہ لڑکی بھی زندہ ہے۔ جو ان کے ساتھ تھی" ___ ڈاکٹر نے بے اختیار چونک کر پوچھا۔

"یس ڈاکٹر" ___ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ پھر ایسا کرو۔ اُسے مین سٹیشن کے زیرو روم میں بھجوا دو۔ اور انتھونی سے کہنا کہ وہ اُسے تختے سے باندھ دے" ___ ڈاکٹر نے کہا۔

"باقی لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے۔ انہیں گولیوں سے نہ اڑا دیا جائے" ___ جیکب نے کہا۔

"نہیں۔ میں پہلے اس لڑکی سے ضروری پوچھ گچھ کر لوں۔ پھر ان کے متعلق فیصلہ کروں گا" ___ ڈاکٹر نے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن آف کر دیا۔ اس کے بعد ایک بار پھر وہ پہلے کی طرح لیبارٹری کی چیکنگ میں مصروف ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے بیک وقت کئی بٹن دبائے اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ لڑکی اب بتائے گی کہ کیا واقعی یہ لوگ سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں یا اس سوزین کو غلط فہمی ہوئی ہے" ___ ڈاکٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور شیشے کے کیبن سے نکل کر وہ ہال میں سے ہوتا ہوا باہر راہداری میں آیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے

کے بند دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔ جہاں دو مسلح نوجوان بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

"وہ لڑکی پہنچ گئی ہے" ___ ڈاکٹر نے ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ڈاکٹر۔ ابھی پہنچی ہے۔ اور میں نے ہدایت کے مطابق اُسے تختے سے جکڑ دیا ہے" ___ اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرے ساتھ آؤ" ___ ڈاکٹر نے کہا۔ اور دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہوا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا۔ جو ہر قسم کے فرنیچر سے خالی تھا۔ دائیں طرف دیوار کے ساتھ لکڑی کے بڑے بڑے تختے نصب تھے۔ جن میں باقاعدہ لوہے کے ایسے کنڈے لگے ہوئے تھے جن میں کلائیاں اور گھٹنے جکڑے جا سکتے ہوں۔ ایک تختے کے کنڈوں میں وہ لڑکی جکڑی ہوئی تھی۔ جو اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ تھی۔ اور جسے جولیا کا نام لے کر پکارا جا رہا تھا۔ اس کی دونوں کلائیاں اور دونوں گھٹنے لوہے کے ان مخصوص کنڈوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ لیکن لڑکی کے جسم کا تمام بوجھ اس کے بازوؤں پر تھا۔ اور اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ اس کا لباس، سر اور چہرہ گرد سے اٹا ہوا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ انتھونی۔ اس پر ٹی۔ کھری فائر ہوئی ہے" ___ ڈاکٹر نے جولیا کے سامنے جا کر کھڑے ہوتے

ہوئے کہا۔

" یس ڈاکٹر" ــــــ انتھونی نے کہا۔ اور تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود بڑی سی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی۔ جس میں زرد رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ اس نے جولیا کے بازو میں یہ محلول انجکٹ کیا اور پھر سرنج کو ایک طرف اچھال کر وہ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد جولیا کے جسم میں معمولی سی حرکت ہوئی۔ اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ لیکن اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ناپید تھی۔ وہ خالی خالی آنکھوں سے سامنے کھڑے ڈاکٹر کو دیکھ رہی تھی۔

" تمہارا نام جولیا ہے" ــــــ ڈاکٹر نے کرخت لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جولیا کے جسم نے ہلکا سا جھٹکا کھایا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ اب اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" میں نے کیا پوچھا ہے لڑکی" ــــــ ڈاکٹر نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

" میرے ساتھی کہاں ہیں۔ اور تم کون ہو" ــــــ لڑکی نے ڈاکٹر کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

" فی الحال تو وہ زندہ ہیں۔ اور علیحدہ جگہ پر ہیں۔ لیکن ان کی زندگی کا دارومدار تمہارے رویے پر ہے۔ اگر تم نے میرے

سوالوں کے صحیح جواب دیئے تو وہ زندہ رہیں گے ورنہ انہیں بیہوشی کے دوران ہی عالم بالا پہنچا دیا جائے گا" ــــــ ڈاکٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

" میں نے تمہارا نام پوچھا تھا۔ تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ میں کس سے باتیں کر رہی ہوں" ــــــ اس لڑکی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" تمہارے رویے سے تو مجھے یقین آتا جا رہا ہے کہ واقعی تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ کوئی عام لڑکی ان حالات میں اس طرح مطمئن نہیں رہ سکتی۔ بہرحال میرا نام ڈاکٹر فرانک ہے" ــــــ ڈاکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر فرانک۔ اوہ۔ تو کیا ہم لیبارٹری کے اندر ہیں" ــــــ لڑکی نے بری طرح چونک کر کہا اور ڈاکٹر مسکرا دیا۔

" لیبارٹریاں تو بہت دور ہیں۔ فی الحال تم ہمارے انتظامی سنٹر میں ہو۔ میں نے تم سے نام پوچھا تھا۔ کیا واقعی تمہارا نام جولیا ہے" ــــــ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ میرا نام جولیا ہے" ــــــ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" ــــــ ڈاکٹر نے پوچھا۔

" سیکرٹ سروس۔ اوہ تو تم ہمیں سیکرٹ سروس سمجھ

رہے ہو۔ کمال ہے۔ ہمارا کسی سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہو
سکتا ہے۔ ہمارا تعلق تو ایک ایسے بین الاقوامی گروپ سے ہے
جو دنیا میں ایٹم برائے ہلاکت کے خلاف کام کرتا ہے۔ جہاں بھی
کوئی ایسا ہتھیار تیار ہو رہا ہوتا ہے۔ جس کی بنیاد ایٹم ہو۔ اور
اُسے ہلاکت کے لئے استعمال کیا جا رہا ہو۔ ہم وہاں پہنچ جاتے
ہیں۔ اور جو لوگ یہ ہتھیار تیار کر رہے ہوتے ہیں انہیں زبردستی
روکتے ہیں۔ ہمارے ساتھ دو بڑے سائنسدان ہیں۔ ایک کا
نام علی عمران ہے اور دوسرے کا نام عبدالعلی ہے۔ مگر اُسے
عرف عام میں ٹائیگر کہا جاتا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی سنجیدہ
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ تو ڈاکٹر فرانک کے چہرے
پر حیرت کے تاثرات چھا گئے۔

"لیکن مجھے تو مادام سوزین نے بتایا تھا کہ تمہارا تعلق پاکیشیا
سیکرٹ سروس سے ہے۔ اور تم زیرو فائل واپس حاصل
کرنے آئے ہو"۔۔۔۔ ڈاکٹر کے لہجے میں بے یقینی کی کیفیت
موجود تھی۔

"نہیں۔ یہ غلط ہے۔ البتہ ہمارے گروپ کے زیادہ تر افراد
پاکیشیا کے ہی رہائشی ہیں۔ میرا تعلق سوئیزرلینڈ سے ہے جب
کہ جوزف اور جوانا ایکریمی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ تمہاری اس
مادام سوزین کو یہ غلط فہمی اس لئے ہوئی ہے کہ رقم جمع کرنے
کے لئے کبھی کبھی علی عمران پاکیشیا کی سنٹرل انٹیلی جنس اور سیکرٹ
سروس کی مدد بھی کرتا رہتا ہے۔ وہ بے حد ذہین آدمی ہے"

جولیا نے کہا۔

"مگر ایک سائنسدان کا انٹیلی جنس یا سیکرٹ سروس
سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر وہ سائنسدان نہیں
ہو سکتا"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا
ہوا ہے۔ اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو۔ تو بے شک اُسے یہاں بلا
کر سائنس میں اس کا انٹرویو کر لو"۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"مگر تمہیں کس نے بتایا ہے کہ یہاں لیبارٹریاں ہیں اور یہاں
کوئی ہلاکت آمیز ایٹمی ہتھیار بنایا جا رہا ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر
نے کہا۔

"عمران کو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے معلوم ہوا تھا۔ پاکیشیا
سیکرٹ سروس والوں نے آسٹریلیا میں اپنے ایجنٹوں کو
بریفنگ دی تو یہ بریفنگ عمران نے بھی سن لی۔ جس پر اس نے
گروپ کو اطلاع دی تو ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم وہاں جا کر خود
چیک کریں کہ کیا واقعی ایسا ہو رہا ہے یا نہیں"۔۔۔۔ جولیا نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے اس عمران کا انٹرویو کرنا ہی پڑے
گا۔ اگر وہ واقعی سائنسدان ہے تو پھر مجھے اس کے بارے میں
سوچنا پڑے گا"۔۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے کہا اور پھر وہ اپنے
پیچھے کھڑے انتھونی سے مخاطب ہوا۔

"انتھونی۔ فون لے آؤ" ——— ڈاکٹر نے کہا اور انتھونی خاموشی سے مڑا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک وائرلیس فون پیس تھا۔ ڈاکٹر فرانک نے فون پیس اس کے ہاتھ سے لیا اور پھر اس پر چند بٹن دبا دیئے۔

"یس۔ جیکب سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد اس فون سے ایک آواز سنائی دی۔

"جیکب۔ بلیو روم میں موجود بے ہوش افراد میں سے ایک آدمی کا حلیہ بتاتا ہوں۔ اُسے اسی حالت میں مین سیکشن بھجوا دو۔ انتھونی اُسے وصول کرے گا" ——— ڈاکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔ کیونکہ وہ اپنے شیشے والے کیبن مشین کی سکرین پر اُسے دیکھ چکا تھا۔ اور اس کی باتیں بھی سن چکا تھا۔

"یس ڈاکٹر" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور ڈاکٹر فرانک نے بٹن آف کئے اور فون پیس انتھونی کی طرف بڑھا دیا۔

"سنو۔ جاکر اس عمران کو وصول کرو۔ اور اُسے بھی جولیا کے ساتھ تختے سے جکڑ کر اُسے ہوش میں لے آؤ۔ میں واپس آپریشن ہال میں جا رہا ہوں۔ جب وہ ہوش میں آجائے تو مجھے اطلاع کرنا" ——— ڈاکٹر نے انتھونی کو ہدایات دیں اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ انتھونی اس کے پیچھے

مؤدبانہ انداز میں چل رہا تھا۔

"اگر یہ واقعی سائنسدان ہیں تو پھر اس سوزین کو غلط فہمی ہوئی ہے" ——— ڈاکٹر نے کمرے سے نکل کر آپریشن ہال کی طرف بڑھتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔ اور چند لمحوں بعد وہ دوبارہ آپریشن ہال میں پہنچ کر اپنے کیبن میں داخل ہو گیا۔

"ڈاکٹر۔ مادام سوزین کی کال آئی تھی" ——— کیبن میں موجود ایک نوجوان نے کہا تو ڈاکٹر فرانک چونک پڑا۔

"تم نے اس سے کیا بات کی ہے یا اس نے کیا بات کی ہے" ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

"میں نے انہیں صرف اتنا بتایا ہے کہ آپ مصروف ہیں اس پر انہوں نے کہا کہ جیسے ہی ڈاکٹر فرانک فارغ ہوں انہیں کہیں کہ وہ کال کریں" ——— نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں" ——— ڈاکٹر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے سائیڈ پر موجود ایک مخصوص ساخت کے ٹرانسمیٹر پر سوزین کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن دبا دیا۔ وہ نوجوان ڈاکٹر فرانک کے آنے کے بعد کیبن سے باہر چلا گیا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈاکٹر فرانک کالنگ سوزین اوور" ——— ڈاکٹر فرانک نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ سوزین اٹنڈنگ یو اوور" ——— چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر سے سوزین کی آواز سنائی دی۔

" کیوں کال کی تھی اوور" ۔۔۔ ڈاکٹر فرانک کا لہجہ سپاٹ تھا۔
" ڈاکٹر فرانک۔ ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے پہاڑیوں کے قریب جال بچھا رکھا ہے۔ اس وقت وہ یقیناً سیاہ معبد کو کراس کر کے آگے نکل چکے ہوں گے۔ میں نے یہ پوچھنے کے لئے کال کی تھی کہ انہیں سیاہ معبد پر کوئی شک تو نہیں پڑا۔ آپ نے اُسے مکمل طور پر آف کر دیا تھا یا نہیں اوور" ۔۔۔ سوزین کی آواز سنائی دی۔
" جسے تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کہہ رہی ہو۔ وہ اس وقت میرے قبضے میں ہے اوور" ۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے کہا۔
" کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس آپ کے قبضے میں ہے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں اوور" ۔۔۔ سوزین کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے اُسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔
" میں نے سیاہ معبد کو مکمل طور پر آف کر دیا تھا۔ اور ان لوگوں نے رات گزارنے کے لئے معبد میں ہی ایک کمرہ صاف کر لیا۔ لیکن شاید انہیں کوئی شک تھا کہ یہاں کوئی خاص تنصیبات موجود ہیں۔ ان میں سے دو افراد علی عمران اور ٹائیگر دونوں ہر کمرے کو چیک کرتے رہے۔ پھر اس ٹائیگر نے الٹاس کی مخصوص بُو سونگھ لی۔ جو آپریٹس اچانک بند ہونے کی وجہ سے ماحول میں موجود رہی تھی۔ پھر اس عمران نے کہا کہ فرش کے نیچے الٹاس آپریٹس موجود ہے۔ اور واقعی ایسا ہی تھا۔ اگر یہ

فرش کی کھدائی کرتے تو یقیناً آپریٹس کو شدید نقصان پہنچ سکتا تھا اس پتے میں نے فوری کارروائی کی اور انہیں ایک مخصوص حربے کی مدد سے بے ہوش کر کے معبد کے نیچے موجود اپنے مخصوص شعبے میں منتقل کر دیا۔ اور اب یہ لوگ وہیں موجود ہیں اوور" ۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے کہا۔
" اوہ اوہ۔ ڈاکٹر۔ آپ کو انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا چاہئے۔ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اوور" ۔۔۔ سوزین نے تیز لہجے میں کہا۔
" ان میں ایک سوئس لڑکی جولیا شامل ہے۔ میں نے اُسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کی ہے ۔۔۔۔۔۔" ڈاکٹر فرانک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر جولیا کے ساتھ ہونے والی گفتگو بھی دوہرا دی۔
" وہ بکواس کر رہی ہے۔ آپ کو بیوقوف بنا رہی ہے۔ ڈاکٹر۔ آپ ان کی باتوں میں نہ آئیں۔ یہ سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ یہ اس طرح اپنی جان بچانے اور دوسروں کو بیوقوف بنانے کے لئے بے سروپا باتیں کرتے ہیں۔ آپ فوراً ان سب کو ہلاک کر دیں کوئی رسک نہ لیں اوور" ۔۔۔ سوزین ایسے بول رہی تھی جیسے حلق کے بل چیخ رہی ہو۔
" تو تمہارا مطلب ہے کہ ڈاکٹر فرانک بے وقوف ہے۔ احمق ہے۔ جو ان کے ہاتھوں بے وقوف بن جائے گا۔ تم میری توہین کر رہی ہو۔ سوزین۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں کون ہوں۔ میں ٹیکساٹ کے بورڈ

آف گورنرز کا چیئرمین ہوں۔ اور تم اس کی ایک معمولی ملازم ہو۔ سمجھیں۔ اس لئے اپنی اوقات میں رہ کر مجھ سے بات کیا کرو۔ نانسنس اوور۔" ڈاکٹر فرانک نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ ڈاکٹر۔ میرا ہرگز آپ کی توہین کرنے کا مقصد نہ تھا۔ میں تو ان لوگوں کی بات کر رہی تھی۔ وہ لوگ لیبارٹری تباہ بھی کر سکتے ہیں۔ اور لیبارٹریوں کو بچانے کی ذمہ داری میری ہے اوور"۔۔۔ سوزین نے جواب دیا۔

"تم بس جنگل میں رہ کر عیش کرو۔ لیبارٹری کی فکر مت کرو۔ یہ لوگ تو کیا پوری دنیا بھی مل کر آجائے تب بھی لیبارٹری کو کچھ نہیں ہو سکتا۔ بہرحال مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ علی عمران دراصل سائنسدان ہے۔ میں نے اسے مین سیکشن میں بلوایا ہے۔ میں اس کا انٹرویو لوں گا۔ اگر وہ واقعی سائنسدان ہوا تو اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں۔ اور اگر وہ سائنسدان ثابت نہ ہوا تو پھر اس کا مطلب ہے کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں پھر میں انہیں عبرتناک موت ماروں گا۔ اور اگر یہ سائنسدان نکلے تو پھر میں انہیں بے ہوشی کے عالم میں تمہارے حوالے کر دوں گا پھر تم جانو اور یہ جانیں اوور اینڈ آل"۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہونہہ۔ ڈاکٹر فرانک کو بے وقوف کہہ رہی ہے۔ نانسنس نجانے اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہے۔ میں اس کا مسئلہ اس بار بورڈ آف گورنرز میں رکھوں گا"۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ مشین کی طرف متوجہ ہو گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں فورسٹارز کا ایک اور شاندار کارنامہ

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

بلیک کرائم — انسانیت سے گرا ہوا ایسا جرم جو حد درجہ مکروہ اور سنگین جرم شمار کیا جاتا ہے۔

•

بلیک کرائم — ایسا جرم جس کی جڑیں کئی ملکوں میں پھیلی ہوئی تھیں۔

•

بلیک کرائم — جس کے خلاف عمران اور فورسٹارز جب حرکت میں آئے تو انہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس مکروہ اور انسانیت سوز جرم میں بڑے بڑے نام نہاد معززین بھی ملوث تھے۔

•

بلیک کرائم — ایک ایسا جرم جس کے خلاف جدوجہد میں عمران کو کافرستان کے صدر اور وزیر اعظم کی امداد حاصل کرنی پڑی۔ کیا کافرستان کے صدر اور وزیر اعظم نے عمران کی مدد کی یا ——؟

•

بلیک کرائم — جس کے خلاف عمران اور فورسٹارز کی ایسی جدوجہد جس کا ہر لمحہ ان کے لئے عبرت کا لمحہ ثابت ہوا۔

- وہ لمحہ جب عمران اور کافرستان کے صدر کی ملاقات ہوئی اور کافرستان کے صدر نے عمران سے ملاقات پر مسرت کے اظہار سے صاف انکار کر دیا۔ کیا عمران اپنی اس توہین کو برداشت کر گیا ——؟
- وہ لمحہ جب عمران کو بلیک کرائم کے خلاف جدوجہد میں کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کا روپ دھارنا پڑا —— انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ سچویشن۔
- وہ لمحہ جب کافرستان کے صدر کو مجبوراً عمران سے ملاقات پر مسرت کا اظہار کرنا پڑا —— کیا عمران نے کافرستان کے صدر کو واقعی مجبور کر دیا تھا — یا ——؟
- سنگین۔ انتہائی مکروہ اور انسانیت سے گرے ہوئے جرم اور مجرموں کے خلاف انتہائی خوفناک جدوجہد۔ ایسی جدوجہد جس کا ہر لمحہ انسانیت کی سربلندی کا لمحہ تھا۔

—— دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول ——

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد ناول

سپیشل پلان

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

سپیشل پلان ۔ کافرستان سیکرٹ سروس کا ایک ایسا ذہانت آمیز خصوصی منصوبہ کہ
عمران بھی اس کی تہہ تک نہ پہنچ سکا ۔ کیوں —— ؟

سپیشل پلان ۔ ایک ایسا منصوبہ جس میں شاگل نے زندگی میں پہلی بار جذبات کی بجائے
عقل سے کام لیا اور عمران پوری سیکرٹ سروس سمیت بے بس ہو کر رہ گیا ۔

سپیشل پلان ۔ کافرستان سیکرٹ سروس کی نمبر ٹو مادام ریکھا کی ذہانت اور کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت

سپیشل پلان ۔ جس میں مادام ریکھا پہلی بار عمران سے ٹکرائی اور عمران کو اپنی تمام تر
ذہانت کے باوجود اس کی برتری کا اعتراف کرنا پڑا —— کیسے —— ؟

سپیشل پلان ۔ ایک ایسا منصوبہ جس میں شاگل ۔ مادام ریکھا اور ایک نئے کردار جانی نے
عمران کو واضح اور مکمل شکست سے دوچار کر دیا ۔ مگر کیا واقعی عمران شکست کھا گیا ۔ ؟

سپیشل پلان ۔ ایک ایسا منصوبہ جسے مشن کے آخری لمحے تک عمران جیسا شخص بھی
نہ سمجھ سکا —— سپیشل پلان تھا کیا —— ؟

سپیشل پلان ۔ جس کے آخری لمحات شاگل کے فاتحانہ قہقہوں اور عمران کی مکمل بے بسی پر مشتمل تھے
کیا شاگل ، مادام ریکھا اور جانی اپنی ذہانت سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو شکست دینے میں کامیاب ہو گئے

بے پناہ سسپنس اور لمحہ بہ لمحہ حیرت انگیز انداز میں بدلتے ہوئے
واقعات پر مشتمل ایک انتہائی دلچسپ منفرد اور یادگار کہانی

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک انوکھا اور انتہائی دلچسپ ناول

کیمپ ریکرز

مصنف —— مظہر کلیم ایم اے

- کافرستان کی پہاڑیوں میں واقع انتہائی خفیہ اڈہ ۔ جس کی تباہی کا مشن لیکر عمران اور پوری سیکرٹ سروس موت کی بھیانک دلدل میں کود گئی ۔
- اسرائیلی سیکرٹ سروس جی ۔ پی ۔ فائیو اور کافرستانی سیکرٹ سروس نے اس اڈے کو ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا تھا —— مگر —— ؟
- جوانا جس نے زندگی میں پہلی بار ہزاروں فٹ کی بلندی سے چھلانگ لگائی لیکن اس کا پیراشوٹ نہ کھل سکا —— اور پھر —— ؟
- بلیک زیرو بھی اس بار عمران اور سیکرٹ سروس کے ساتھ مشن میں عملی طور پر شامل رہا لیکن کس حیثیت سے ؟ کیا ایکسٹو نے مشن کی خاطر نقاب اتار دیا تھا ؟
- عمران اور سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم جب اپنی جانیں بچانے کی جدوجہد میں ہزاروں فٹ بلند پہاڑی کی چوٹی سے اچانک نیچے گرنے پر مجبور ہو گئے تو کیا ہوا ؟
- اسرائیلی اور کافرستانی سیکرٹ سروس اور پاکیشیائی سیکرٹ سروس اور عمران کے درمیان انتہائی خوفناک اور جان لیوا مقابلہ ۔ اس مقابلے میں فتح کس کا مقدر بنی ؟
- مدتوں یاد رہنے والا تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور شاہکار ۔

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

مظہر کلیم ایم اے
عمران سیریز
ٹیکسات

ناشران ------ اشرف قریشی

------ یوسف قریشی

پرنٹر ------ محمد یونس

طابع ------ ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ------ -/33 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ٹیکساٹ کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بین الاقوامی تنظیم ٹیکساٹ، عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان ہونے والا جان لیوا اور خوفناک ٹکراؤ اب یقیناً عروج پر پہنچنے والا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے آپ حسب سابق مجھے ضرور مطلع کریں۔ البتہ ناول شروع کرنے سے پیشتر اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیں۔

ڈسکہ سے پرنس مغل شازم صاحب لکھتے ہیں "آپ کے ناول یقیناً اردو جاسوسی ادب میں امتیازی کا درجہ حاصل کر چکے ہیں اس قدر متنوع اور منفرد موضوعات پر اس قدر دلچسپ اور دلکش ناول لکھنے پر مبارکباد قبول فرمائیں البتہ آپ سے ایک شکایت ضرور ہے کہ آپ عمران کے مقابلے میں بلیک زیرو کو انتہائی کند ذہن ظاہر کرتے ہیں۔ عمران نے اگر اسے اپنا ڈپلیکیٹ بنا کر ایکسٹو جیسی سیٹ دی ہے تو یقیناً اس میں کچھ صلاحیتیں تو ہوں گی کچھ تو ان صلاحیتوں کو بھی اجاگر کر دیا کریں"۔

محترم پرنس مغل شازم صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ بلیک زیرو اگر کند ذہن ہوتا تو ایکسٹو کی سیٹ پر کیسے کام کر سکتا تھا اور آپ نے خود ہی اسے عمران کا ڈپلیکیٹ لکھا ہے تو برادرم، اصل اور ڈپلیکیٹ میں کچھ فرق تو بہرحال ہوتا ہی ہے۔ وہی فرق عمران اور

بلیک زیرو میں بھی ہے۔ مگر اس فرق کو کم از کم میں تو کند ذہنی سے تعبیر
نہیں کرسکتا۔

سکھر بیراج کالونی سے محترم علی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول ہم
جیسے نوجوانوں کے لئے مشعل راہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ ہم نے آپ کے ناولوں
سے سماجی برائیوں کے خلاف جدوجہد کا جو درس حاصل کیا ہے اس پر ہم
نوجوان انفرادی اور اجتماعی طور پر بھی اپنے اپنے علاقے میں سرگرم کار ہیں
اور یہ بات یقیناً معاشرے کے لئے انتہائی تعمیری اور خوش آئند ہے۔ مجھے
یقین ہے کہ آپ کے قارئین کے کردار کی تعمیر میں آپ کی تحریروں کا گہرا
اثر شامل ہوگا۔ منشیات ہمارے معاشرے کے لئے ایک ناسور کی حیثیت
رکھتی ہے اور اس کے خلاف جدوجہد آج کی انتہائی ضرورت ہے۔ مگر
عمران جیسا فرض شناس کردار نجانے کیوں منشیات کو ایک عام جرم سمجھ کر
نظرانداز کر دیتا ہے جبکہ عمران کو منشیات کے خلاف بھرپور جدوجہد کرنی
چاہیے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے۔"

محترم علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کے لئے دلی طور پر
مشکور ہوں۔ منشیات واقعی معاشرے کے لئے ناسور ہے اور اس کے
خلاف ہر سطح پر جدوجہد کرنا ہم سب کا اولین فرض ہے تاکہ ہم اپنے معاشرے
کو اس لعنت سے مکمل طور پر پاک کرسکیں۔ جہاں تک عمران کا منشیات
کے خلاف جدوجہد کرنے کا تعلق ہے تو عمران ایسی بین الاقوامی تنظیموں
کے خلاف تو بہرحال کام کرتا ہی ہے جو ہمارے معاشرے میں سازش کے
تحت منشیات کو پھیلانے کا بھیانک جرم کر رہی ہیں لیکن اندرونی طور پر
وہ افراد یا چھوٹے چھوٹے گروہ جو صرف ہوس زر کی خاطر یہ مکروہ دھندہ
اختیار کرتے ہیں، کے خلاف اگر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہر وقت
مصروف کار رہے تو پھر بیرونی سازشوں کو ناکام کون بنائے گا۔ اس لئے
ہمارا فرض ہے کہ ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنے اپنے حلقے میں ان
افراد اور گروہوں کے خلاف بھرپور انداز میں خود جدوجہد کریں اور عمران
اور اس کے ساتھیوں کو ان بڑی تنظیموں کے خلاف کام کرنے دیں جو
ملکی سالمیت کے خلاف خوفناک سازشوں میں مصروف کار ہیں۔ امید
ہے اب بات واضح ہوگئی ہوگی۔

بھروکی چیمہ تحصیل وزیر آباد سے وسیم سرور صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ
کے ناول آپ کی منفرد طرز تحریر کی وجہ سے انتہائی دلچسپ اور معیاری ہوتے
ہیں لیکن آپ کے ناول پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ آپ عمران، سیکرٹ
سروس حتیٰ کہ ٹائیگر تک کو موت تک کنوارہ ہی رکھنے کے قائل ہیں حالانکہ
میرے خیال میں شادی شدہ آدمی کنوارے کی نسبت زیادہ ذمہ دار اور میچور
ہوتا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟"

محترم وسیم سرور صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کے لئے دلی
طور پر مشکور ہوں۔ جہاں تک آپ کا یہ خیال کہ شادی شدہ آدمی کنوارے کی
نسبت زیادہ ذمہ دار اور میچور ہوتا ہے تو واقعی آپ کا خیال درست ہے
لیکن یہ بات تو بہرحال آپ بھی تسلیم کریں گے کہ شادی کے بعد ذمہ داری
اور میچورٹی کا مرکز بہرحال کچھ اور ہو جاتا ہے اور شادی شدہ آدمی کی
تمام ذمہ داری اور میچورٹی اسی بدلے ہوئے مرکز کے گرد ہی گھومتی رہتی
ہے۔ اگر آپ یہی چاہتے ہیں کہ عمران، سیکرٹ سروس کے ارکان اور ٹائیگر
کی ذمہ داریوں اور میچورٹی کا مرکز بھی تبدیل کر دیا جائے تو بہتر ہے کہ آپ

اپنے خیال پر ایک بار پھر غور کرلیں۔

میلسی مترو روڈ سے مظہر حسین تبسم اور عزیز شاہ طاہر صاحب لکھتے ہیں "زاراک کا کردار بے حد پسند آیا ہے۔ ذہین، با اصول اور اخلاقیات کا پابند ایسا کردار یقیناً اپنے اندر بے شمار دلچسپیاں رکھتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ زاراک کے اس دلچسپ کردار پر ہمیں اور ناول جلد ہی پڑھنے کو ملیں گے"۔

مظہر حسین تبسم و عزیز شاہ طاہر صاحبان! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ زاراک کا کردار واقعی دوسرے ایجنٹوں سے منفرد اور مختلف ہے۔ لیکن زاراک اور عمران کے کسی اور مقابلے کا جہاں تک تعلق ہے اس سلسلے میں کوئی حتمی وعدہ تو نہیں کرسکتا البتہ مجھے بھی یقین ہے کہ زاراک یقیناً عمران سے مقابلے کے لئے کبھی نہ کبھی ضرور میدان میں اُترے گا لیکن کب؟ اب اس کا فیصلہ تو زاراک ہی کرسکتا ہے۔ میں کیسے اس سوال کا جواب دے سکتا ہوں۔

اب اجازت دیجئے۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

"بیلہ ــــ یہ ڈاکٹر فرانک۔ یہ احمق بوڑھا۔ یہ لیبارٹریاں تباہ کرا بیٹھے گا"ــــ سوزین نے میز پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ماردن اندر داخل ہوا۔

"کیا خیال ہے سوزین۔ کسی آدمی کو چیکنگ کے لئے نہ بھیجا جائے۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ لوگ رات کو کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور ان کے کیا ارادے ہیں۔ مجھے دراصل شدید بے چینی سی محسوس ہو رہی ہے"ــــ ماردن نے اندر داخل ہوتے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔

"کیا ہوا۔ تم شدید غصے میں نظر آ رہی ہو"ــــ ماردن نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اپنا فقرہ ختم کرنے کے بعد ہی اُسے سوزین
کے غصے کا احساس ہوا تھا۔

" وہ احمق، بے وقوف بوڑھا۔ وہ ڈاکٹر فرانک میں اس کا خون
پی جاؤں گی" ــــ سوزین یک لخت پھٹ پڑی۔

" ارے ارے۔ کیا ہے۔ کچھ مجھے تو بتاؤ۔ تمہیں کیا ضرورت
ہے کسی کا خون پینے کی۔ تمہارا خادم جو موجود ہے۔ تم حکم کرو۔
تو میں اپنی گردن اپنے ہاتھوں کاٹ کر تمہارے سامنے رکھ سکتا
ہوں" ــــ ماردن نے کہا تو سوزین کا غصے سے بگڑا ہوا چہرہ
تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا۔

" وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت ڈاکٹر فرانک کے
قبضے میں ہے" ــــ سوزین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
تو ماردن بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا ــــ کیا کہہ رہی ہو" ــــ ماردن کے لہجے میں بے پناہ
حیرت تھی۔

" میری بھی یہی حالت ہوئی تھی۔ جب اس بوڑھے ڈاکٹر فرانک
نے یہ بات مجھ سے کی تھی" ــــ سوزین نے اس بار مسکراتے
ہوئے کہا۔

" اوہ۔ کیا واقعی ایسا ہی ہوا ہے۔ کیا اس نے انہیں ہلاک
کر دیا ہے" ــــ ماردن نے بے اختیار ہو کر کہا۔

" اسی بات پر تو مجھے غصہ آ رہا ہے۔ وہ احمق ان سے پوچھ گچھ
کے چکر میں پڑ گیا ہے۔ اور اس لڑکی جولیا نے اسے الٹی پٹی

پڑھا دی ہے" ــــ سوزین نے کہا۔ اور پھر اس نے ڈاکٹر فرانک
سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

" یہ ڈاکٹر فرانک کہیں اس جولیا پہ تو نہیں ریجھ گیا" ــــ
ماردن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں۔ وہ بالکل ہی مردم بیزار ٹائپ آدمی ہے جس
جمال تو اُسے چھو کر بھی نہیں گزری۔ چونکہ وہ خود سائنسدان ہے
اس لئے سائنسدان والی بات اس کے ذہن کو لگ گئی ہے" ــــ
سوزین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سوزین۔ یہ عمران دنیا کا شاطر ترین آدمی ہے۔ اس نے
لازماً اس ڈاکٹر فرانک کو ایسا چکر دینا ہے کہ ڈاکٹر فرانک اپنے
ہاتھوں اُسے زیرو فائل بھی واپس کرنے پر تیار ہو جائے گا۔
اور ہو سکتا ہے عمران یہ ساری لیبارٹری ہی اس ڈاکٹر فرانک
کے ہاتھوں ہی تباہ کرا ڈالے۔ اس کا فوری طور پر کوئی بندوبست
کرو۔ ورنہ ...." ماردن نے کہا۔

" ارے نہیں۔ وہ ڈاکٹر فرانک اتنا احمق بھی نہیں ہے جتنا
تم نے اسے سمجھ لیا ہے۔ ذہنی طور پر بے حد کایاں اور محتاط آدمی
ہے۔ بہرحال اس نے وعدہ کیا ہے۔ کہ اگر یہ سائنسدان نکلے
تو وہ انہیں بے ہوش کر کے ہمارے حوالے کر دے گا۔ ورنہ
انہیں خود ہلاک کر کے لاشیں ہمارے حوالے کر دے گا دونوں
ہی صورتوں میں کوئی خطرے کی بات بہرحال نہیں ہے۔ مجھے تو
اس پر غصہ اس لئے آ رہا ہے۔ کہ اس نے مجھ پر بے جا رعب

ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ جب کہ ٹیکساٹ کا چیف باس
پیٹر میرے پیچھے کتے کی طرح دم ہلاتا پھرتا رہتا ہے"۔۔۔ سوزین
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوزین۔ میں انتہائی سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں کہ ہمیں اس
سلسلے میں کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہیئے۔ ورنہ بعد میں ہمیں پچھتانے
کا بھی موقع نہ ملے گا۔ یہ ڈاکٹر فرانک چاہے لاکھ عقلمند ہو۔
لیکن یہ کسی ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ کے مقابلے میں نہ ٹھہر سکے گا۔
اب تم خود ہی دیکھو کہ اس جولیا نے ڈاکٹر فرانک کو کس طرح چکر
دے دیا ہے۔ اور یہ عمران تو اس سے بھی یقیناً دو ہاتھ آگے ہو
گا"۔۔۔ مارون نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ شکار ہمارے ہاتھوں ہی ہونا
چاہیئے تھا۔ لیکن وہ پہنچ گیا اس بوڑھے ڈاکٹر فرانک کے
پاس۔ لیکن اب میں کیا کروں۔ ڈاکٹر فرانک بورڈ آف گورنرز
کا چیئرمین بھی ہے۔ اور انتہائی جھکی آدمی بھی ہے۔ اس نے
تو پیٹر کی بھی بات نہیں مانی۔ ورنہ میں پیٹر کو کال کر کے اسے
کہتی کہ وہ ڈاکٹر فرانک کو سمجھاتا"۔۔۔ سوزین نے بھی سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

"پھر اب کیا ہو سکتا ہے"۔۔۔ مارون نے مایوسانہ لہجے
میں کہا۔

"ایک منٹ۔ مجھے خیال آ گیا ہے۔ ین سیکشن میں ایک
آدمی ایسا ہے جو مجھے رپورٹ دے سکتا ہے۔ وہ میرے

ہی گروپ کا آدمی ہے۔ میں اسے کال کرتی ہوں"۔۔۔ سوزین نے
چونک کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر
پر ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ سوزین کالنگ ربے اوور"۔۔۔ مادام
نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس مادام۔ میں ربے بول رہا ہوں اوور"۔۔۔ چند
لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لیکن
اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔ یقیناً اسے مادام کی
اس طرح براہ راست اسے کال کرنے پر حیرت ہوتی تھی۔

"ربے۔ تم اس وقت کون سے سیکشن میں کام کر رہے ہو
اوور"۔۔۔ سوزین نے کہا۔

"مادام۔ میں ین سیکشن میں ہوں۔ یہاں کے سٹور کا انچارج
ہوں اوور"۔۔۔ ربے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو ربے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک انتہائی
خطرناک گروپ یہاں لیبارٹریاں تباہ کرنے آیا ہوا ہے۔ اور
ڈاکٹر فرانک نے انہیں سیاہ معبد میں سے زیرو ون سیکشن
میں پہنچا دیا ہے۔ وہ انتہائی خطرناک گروپ ہے۔ مجھے خطرہ
ہے کہ کہیں وہ ڈاکٹر فرانک کو چکر دے کر لیبارٹریاں نہ تباہ
کر دیں۔ جب کہ ڈاکٹر فرانک سے میں نے بات کی ہے تو وہ
الٹا مجھ سے ناراض ہو گیا ہے۔ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ ڈاکٹر
فرانک کیا کر رہا ہے اوور"۔۔۔ سوزین نے کہا۔

" یس مادام - میرے پاس ایسی مشین موجود ہے - جس سے میں
مین سیکشن کے ہر کمرے کو نہ صرف چیک کر سکتا ہوں - بلکہ
وہاں ہونے والی گفتگو بھی سن سکتا ہوں - کیونکہ سٹور انچارج
کی وجہ سے مجھے سب سے مسلسل رابطہ رکھنا پڑتا ہے - لیکن
مادام میں ڈاکٹر فرانک کے کسی کام میں مداخلت نہیں کر سکتا -
یہ میرے بس سے باہر ہے - ڈاکٹر صاحب انتہائی غصہ ور آدمی
ہیں - وہ ایک لمحے میں مجھے گولیوں سے اڑا دیں گے اوور" ـــــ
رے نے جواب دیتے ہوئے کہا -

" ٹھیک ہے - تم چیکنگ کرو - اور اگر کوئی خاص بات ہو تو
مجھے فوراً رپورٹ دینا - میری خاص فریکونسی تو تم جانتے ہی ہو -
اوور" ـــــ سوزین نے کہا -

" یس مادام اوور" ـــــ دوسری طرف سے رے نے کہا -
اور مادام نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا -

" اب اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہو سکتا ماردن" ـــــ
سوزین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا -

" کیا اس مین سیکشن میں داخل ہونے کا اور خفیہ راستہ
نہیں ہے - میرا مطلب ہے - کہ میں کسی طرح ڈاکٹر کے علم میں
آئے بغیر اندر داخل ہو سکوں - تاکہ اگر کوئی گڑبڑ ہو بھی جائے تو
میں اسے سنبھال سکوں" ـــــ ماردن نے بے چین لہجے میں
کہا -

" نہیں ماردن - ایسا راستہ ممکن ہی نہیں - اب تو ہمیں

ڈاکٹر یا رے دونوں میں سے کسی کی کال کا ہی انتظار کرنا پڑے گا" -
سوزین نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا -

" اگر ڈاکٹر فرانک نے ان لوگوں کو ہمارے حوالے کرنے کا
فیصلہ کیا تو یہ انہیں کس راستے سے بھیجے گا" ـــــ ماردن نے
کہا -

" معلوم نہیں - کئی راستے ہیں - وہ نجانے کون سا اختیار کرتا
ہے" ـــــ سوزین نے جواب دیا - تو ماردن منہ بنا کر خاموش
ہو گیا - ظاہر ہے اس کے سوا اب وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا -

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اُسی لمحے اس کے کان میں جولیا کی آواز پڑی۔ اور عمران کا نیم خوابیدہ شعور اچانک ایک جھٹکے سے پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اس نے گردن گھما کر اس طرف دیکھا۔ جدھر سے جولیا کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ اس نے جولیا کو جس حالت میں تختے کے ساتھ جکڑے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ اس کے لئے انتہائی تکلیف دہ تھا۔ گو اُسے خود بھی احساس ہو گیا تھا۔ کہ اُسے بھی تختے کے ساتھ لگے ہوئے کڑوں کے ساتھ اس طرح فکسڈ کیا گیا ہے۔ لیکن بہرحال کسی عورت کو اس انداز میں جکڑنا عمران کے نقطہ نظر سے انتہائی غلط تھا۔ اور اسی بات سے

عمران کے ہونٹ بھنچ گئے تھے۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں جولیا"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہم ڈاکٹر فرانک کے قبضے میں ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے جلدی سے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر فرانک سے ہونے والی اپنی ساری گفتگو دوہرا دی۔ اور عمران کی آنکھوں میں تحسین کے آثار نمودار ہو گئے۔

"ویری گڈ جولیا۔ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے۔ ویری گڈ۔ مجھے اندازہ بھی نہ تھا کہ تم اس قدر ذہانت سے اس کو ڈیل کرو گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"فوری طور پر میرے ذہن میں یہ ترکیب آئی تھی۔ بہرحال وہ ڈاکٹر ابھی آنے والا ہے۔ اب آگے تمہارا کام ہے کہ تم اسے کس طرح احمق بناتے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور دبلا پتلا آدھے سر سے گنجا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر چشمہ تھا۔ اور وہ شکل و صورت اور قد و قامت سے ہی کوئی پروفیسر لگ رہا تھا۔ اس کے پیچھے ایک مسلح آدمی تھا۔ عمران اس کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہی ڈاکٹر فرانک ہے۔ چنانچہ اس کے چہرے پر یک لخت انتہائی عقیدت مندانہ تاثرات

ابھر آئے۔

"مجھے میری ساتھی جولیا نے بتایا ہے کہ اس کی ملاقات دنیائے سائنس کی عظیم شخصیت ڈاکٹر فرانک سے ہوئی ہے۔ جب کہ میں اُسے کہہ رہا تھا کہ ڈاکٹر فرانک تو ویسٹرن کارمن کی انتہائی اعلیٰ ترین شخصیت ہیں۔ وہ یہاں کیسے آسکتی ہیں۔ لیکن اب آپ کو دیکھنے کے بعد مجھے یقین آگیا ہے کہ میری خوش بختی واقعی عروج پر ہے کہ مجھے ڈاکٹر فرانک جیسی شخصیت کو دیکھنے اور ملنے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر فرانک کے بولنے سے پہلے ہی عمران کی زبان چل پڑی۔ اس کے لہجے میں ایسا خلوص اور عقیدت تھی کہ ڈاکٹر فرانک منہ کھولے اور آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔

"کیا ۔۔۔ کیا مطلب۔ تم مجھے کیسے جانتے ہو"۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے اُسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر فرانک۔ آپ کو کون نہیں جانتا۔ آپ کے مضامین انٹرنیشنل سائنس میگزینز میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ایک بار میں نے آپ کی تصویر بھی دیکھی تھی۔ آپ کو ویسٹرن کارمن کا اعلیٰ ترین اعزاز بھی مل چکا ہے اور دفاعی ایجادات میں آپ کی شہرت تو پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے"۔۔۔ عمران نے اُسی طرح عقیدت میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو تم واقعی سائنسدان ہو۔ مگر....." ڈاکٹر فرانک نے اس بار انتہائی نرم لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی

سختی بھی اب نجانے کہاں غائب ہو گئی تھی۔

"میں تو سائنس کا ایک معمولی طالب علم ہوں ڈاکٹر۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے ڈاکٹر ٹیری آپ کی اس قدر تعریف کیا کرتے تھے۔ کہ شاید اس قدر تعریف کسی قصیدہ گو نے بھی کسی بادشاہ کی نہ کی ہو۔ حالانکہ ڈاکٹر ٹیری خود سائنس کی دنیا کی عظیم شخصیت ہیں" عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ڈاکٹر ٹیری۔ اوہ ہاں۔ وہ میرا کلاس فیلو بھی رہا ہے۔ اچھا سائنسدان ہے۔ تم نے ڈاکٹر ٹیری کا حوالہ دے کر واقعی مجھے یہ یقین کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ کہ تم سائنسدان ہو۔ لیکن سائنسدان ہونے کے باوجود تم اس طرح گروپ بنا کر جاسوسوں کی طرح گھٹیا حرکتیں کیوں کرتے پھر رہے ہو"۔ ڈاکٹر فرانک اب مکمل طور پر موم ہو چکا تھا۔

"بس انسانی فلاح کے چکر میں ہوں ڈاکٹر فرانک اور مجھے یہ سبق بھی ڈاکٹر ٹیری نے ہی دیا تھا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ یہاں آپ جیسی شخصیت سے بھی ملاقات ہو سکتی ہے۔ ویسے آپ کو دیکھنے کے بعد مجھے سو فیصد یقین آگیا ہے کہ ہمارا ادھر آنا بے وقوفی تھی۔ اور جہاں آپ جیسا سائنسدان موجود ہو۔ وہاں انسانیت کی ہلاکت والی ایجادات کیسے کی جا سکتی ہیں" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر وہ سوزین تو کہہ رہی تھی۔ کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اور تم انتہائی خطرناک آدمی ہو"۔۔۔ ڈاکٹر

فرانک نے کہا۔
"سوزین۔ وہ کون ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔
"وہ باہر اس لیبارٹری کی حفاظت پر تعینات ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے کہا۔
"مس جولیا نے یقیناً آپ کو بتایا ہوگا کہ ہم اخراجات کی خاطر پاکیشیا کی انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس کے لئے کبھی کبھی کام کرتے ہیں۔ لیکن ہمارا یہ کام عملی نہیں ہوتا۔ صرف ذہنی ہوتا ہے۔ اس لئے شاید اس مادام سوزین کو ہمارے متعلق غلط فہمی ہوگئی ہوگی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
"اگر یہاں واقعی ایسی ایجادات ہو رہی ہوتیں۔ جیسا کہ تم کہہ رہے ہو تو تم یہاں آکر کیا کرتے"۔۔۔۔ ڈاکٹر فرانک کچھ ضرورت سے زیادہ ہی وہمی اور محتاط آدمی تھا۔
"مم۔۔۔ ظاہر ہے۔ یہاں موجود سائنس دانوں کو سمجھاتے۔ ان سے احتجاج کرتے۔ اور اگر وہ نہ مانتے تو ہم انہیں یہاں سے زبردستی اغوا کر کے قانون کے حوالے کر دیتے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
"ہونہہ۔ تمہارے اس جواب نے مجھے مزید مطمئن کر دیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ اس لئے میں اتنا کر سکتا ہوں کہ تمہیں بے ہوش کر کے دوبارہ باہر بھجوا دوں اور اس سوزین کو کہہ دوں کہ وہ تمہیں زندہ واپس جانے دے"۔۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

"بے ہوش کر کے۔ ارے نہیں۔ ڈاکٹر فرانک۔ بار بار بے ہوش ہونے سے میرا ذہنی توازن درست نہ رہے گا۔ مجھے فارکوپا بیماری ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"کون سی بیماری"۔۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے چونک کر کہا۔
"یہ ایک خاص ذہنی بیماری ہوتی ہے۔ دماغ کے تیسرے بطن کے چوتھے حصے کے خلیات کمزور ہو جاتے ہیں اس بیماری میں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ تو ڈاکٹر فرانک نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ اس بیماری کے متعلق اچھی طرح جانتا ہوں۔ اور عمران دل ہی دل میں ہنس پڑا کیونکہ اس نے تو بس ویسے ہی ایک الٹا سیدھا نام لے دیا تھا۔
"لیکن میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ یہ بات تو طے ہے"۔ ڈاکٹر فرانک نے کہا۔
"جناب۔ آپ ایسا کریں۔ ہمارے ہاتھ باندھ دیں۔ اور پھر ہمیں باہر بھجوا دیں۔ تاکہ آپ کی تسلی ہو جائے ورنہ تو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ آپ جیسی عظیم شخصیت کو میلی آنکھ سے بھی دیکھ سکیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"او۔کے۔ انتھونی ان دونوں کو بے حس کر دینے والے انجکشن لگاؤ۔ اور پھر انہیں زیرو دن بھجوا دو۔ میں جیکب کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ انہیں باہر بھجوا دے گا"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا۔
"یس ڈاکٹر"۔۔۔۔ پیچھے کھڑے مسلح آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے سامنے لگاؤ انجکشن" ـــــ ڈاکٹر نے کہا۔ اور انتھونی تیزی سے مڑکر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کون سا انجکشن ہے ڈاکٹر۔ آپ پلیز ان مادام سوزین کو ضرور بتا دیں۔ ایسا نہ ہو کہ میں باقی ساری عمر کے لئے مفلوج ہو کر رہ جاؤں" ـــــ عمران نے کہا اور ڈاکٹر فرانک بے اختیار مسکرا دیا۔

"فکر نہ کرو۔ اُسے بتا دوں گا۔ لیکن تمہیں نہیں۔ کیونکہ ایک تو تم سائنسدان ہو۔ اور دوسرے تمہاری آنکھوں کی چمک اور فراخ پیشانی بتا رہی ہے کہ تم انتہائی ذہین آدمی ہو۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ تم اس کا کوئی توڑ جانتے ہو" ـــــ ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

"شکریہ ڈاکٹر فرانک۔ آپ کے یہ الفاظ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور اُسی لمحے انتھونی واپس کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جس میں سرخ رنگ کا محلول تھا۔ اس نے سرنج میں موجود نصف محلول عمران کے بازو میں اور باقی نصف جولیا کے بازو میں انجکٹ کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران کا جسم اپنے بازوؤں کے زور پر ڈھلکتا چلا گیا۔ اُسے محسوس ایسا ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں توانائی نام کی کوئی چیز باقی ہی نہ رہی ہو۔ جولیا کا بھی یہی حال ہو رہا تھا۔ اب وہ دیکھ سکتے تھے۔ سن سکتے تھے۔ اور سوچ سکتے تھے۔ لیکن نہ ہی وہ بول سکتے تھے اور نہ حرکت کر سکتے تھے۔ صرف اس کی

پلکیں اُسی طرح جھپک رہی تھیں۔ باقی سارا جسم مفلوج ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر اس قدر وہمی تھا کہ اس نے آگے بڑھ کر باری باری ان دونوں کے جسموں کو مخصوص انداز میں ہلا کر چیک کیا۔

"او۔ کے۔ اب انہیں کھول دو انتھونی" ـــــ ڈاکٹر نے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور پیچھے ہٹ کر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ انتھونی نے آگے بڑھ کر ان دونوں کو ان کنڈوں سے آزاد کیا اور پھر انہیں فرش پر لٹا کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد دو اور آدمی اندر داخل ہوئے۔ انتھونی بھی ان کے ساتھ تھا۔ انتھونی نے جیب سے سیاہ رنگ کے دو مخصوص انداز کے نقاب نکالے۔ اور انہیں عمران اور جولیا دونوں کے چہرے پر چڑھا دیا۔ اس طرح اب عمران دیکھنے سے بھی رہ گیا تھا۔ بہرحال انہیں کاندھوں پر اٹھایا گیا۔ اور انہیں اٹھانے والے چل پڑے۔ پھر انہیں کسی شٹل نما گاڑی میں لٹا دیا گیا۔ اور شٹل چل پڑی۔ عمران نے محسوس کیا کہ یہ میگنٹ شٹل ہے۔ اور میگنٹ پٹی پر چل رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد شٹل رک گئی۔ اور انہیں ایک بار پھر کاندھوں پر اٹھا لیا گیا۔ پھر بھول بھلیوں کے سے انداز میں کافی دیر انہیں اٹھانے والے چلتے رہے۔ پھر انہوں نے انہیں زمین پر لٹا دیا۔ اور ان کے واپس جاتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"انہیں اٹھا لو۔ اور سپیشل وے سے نکال کر معبد کے صحن میں ڈال آؤ" ـــــ ایک سخت سی آواز سنائی دی۔ اور ایک بار پھر عمران کو کسی نے کاندھے پر اٹھا لیا۔ اب آوازیں ایسی تھیں کہ جیسے

پورا قافلہ چل رہا ہو۔ اور عمران کو محسوس ہو رہا تھا کہ اسے اٹھا کر
چلنے والا مسلسل چڑھائی چڑھ رہا ہو۔ لیکن یہ چڑھائی ڈھلوانی انداز
کی تھی۔ بالکل افقی انداز کی نہ تھی۔ پھر قدموں کی آوازیں رک گئیں
عمران کو اٹھانے والا آدمی بھی رک گیا۔ اس کے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ
کی تیز آوازیں ابھریں۔ اور چند لمحوں بعد قدموں کی آوازیں ابھرنے لگیں
عمران کو اٹھانے والا بھی دوبارہ چل پڑا۔ اور تھوڑی دیر بعد انہیں
انتہائی بیدردی سے نیچے پٹخ دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے
چہرے پر موجود وہ مخصوص انداز کا سیاہ نقاب اتار لیا گیا
اور عمران نے دیکھا کہ وہ آسمان کے نیچے پڑا ہوا تھا۔ چونکہ وہ
گردن گھما کر ادھر ادھر نہ دیکھ سکتا تھا۔ اس لئے صرف آسمان
کو ہی دیکھتا رہ گیا۔ ویسے بھی ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا
تھا۔ صرف آسمان پر موجود چمکتے ہوئے ستاروں اور چاندنی کی
روشنی کی وجہ سے یہاں ماحول اس قدر تاریک نہ تھا جس قدر
اندھیری رات میں ہوتا ہے۔ قدموں کی آوازیں دور جاتی ہوئی سنائی دیں۔
اور چند لمحوں بعد ایک بار پھر گڑگڑاہٹ کی آوازیں ابھریں اور اس
کے بعد سکوت چھا گیا۔ بس جنگل سے ابھرنے والی مخصوص آوازیں
سنائی دے رہی تھیں۔ عمران واقعی اس وقت بے بسی کے عالم میں
پڑا ہوا تھا۔ گو وہ اس ڈاکٹر فرانک کو چکر دینے میں کامیاب ہو گیا
تھا۔ لیکن ڈاکٹر فرانک واقعی اس کی توقع سے کہیں زیادہ وہمی
اور محتاط آدمی تھا۔ اور اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس حالت میں وہ
جب سوزین کے ہاتھ چڑھے گا تو نجانے وہ اس کے اور اس

کے ساتھیوں کے ساتھ کیا سلوک کرے۔ اس وقت وہ واقعی انتہائی
بے بسی محسوس کر رہا تھا۔ بہرحال اُسے اطمینان اس بات پر تھا۔
کہ کم از کم فوری طور پر اس جھکی ڈاکٹر فرانک کی گرفت سے نکل
آیا ہے۔ ورنہ ایسے افراد کا کچھ پتہ نہیں چلتا کہ کس وقت وہ
فائرنگ کا حکم دے دے۔ ابھی عمران بے بس پڑا ہوا تھا۔
کہ اس کے کانوں میں اچانک ٹائیگر کے کراہنے کی آواز پڑی۔
اور وہ دل ہی دل میں چونک پڑا۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد
ٹائیگر ایک بار پھر کراہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُسے ٹائیگر کی
حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"یہ کیا۔ ہم معبد کے صحن میں کیسے پڑے ہوئے ہیں"۔۔۔۔
ٹائیگر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں بعد اس
نے ٹائیگر کو اپنے اوپر جھکا ہوا پایا۔

"آپ ہوش میں ہیں باس"۔۔۔۔ ٹائیگر کی حیرت بھری آواز
سنائی دی۔ اور عمران نے تیزی سے پلکیں جھپکانی شروع کر دیں۔
وہ آئی کوڈ میں ٹائیگر کو صورت حال بتا رہا تھا۔ کیونکہ اس کے
سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔

"اوہ باس۔ تو وہ سوزین اور اس کے ساتھی یہاں پہنچنے
والے ہوں گے۔ لیکن آپ کو کیسے درست کیا جائے"۔۔۔۔
ٹائیگر نے عمران کی آئی کوڈ میں بتائی ہوئی تفصیل سمجھتے ہوئے کہا۔
عمران نے اُسے آئی کوڈ کے بارے میں چونکہ پوری طرح ٹریننگ
دے رکھی تھی۔ اس لئے وہ بغیر کسی مشکل کے عمران کی ساری

بات سمجھ گیا تھا۔ ٹائیگر کے اس سوال پر عمران نے ایک بار پھر مخصوص انداز میں پلکیں جھپکانی شروع کر دیں۔

"سرخ رنگ کا محلول جس میں پارے کی طرح چمکتے اور تڑپتے ہوئے ذرات۔ اوہ اوہ۔ کہیں یہ ایل۔ ایس۔ آئی تو نہ تھا" ٹائیگر نے کہا۔ تو عمران نے ایک بار پھر پلکیں جھپکانی شروع کر دیں۔

"ایل۔ ایس۔ آئی۔ یقیناً۔ ٹھیک ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ یہی ہوگا۔ آپ کی آنکھوں کے اندر بھی پارے جیسی چمک دوڑ رہی ہے۔ یہ اس کی خاص نشانی ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ اس کا توڑ میں ابھی ڈھونڈھ کر لاتا ہوں۔ میں نے معبد سے باہر ریمیگاٹری درخت دیکھا تھا ایک منٹ" ——— ٹائیگر نے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کا چہرہ عمران کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹ گیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد اسے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور ایک بار پھر ٹائیگر اس پر جھکا ہوا نظر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک درخت کی شاخ تھی جس کے پتے تیر کی طرح نوک دار تھے۔ اس نے ایک ہاتھ سے عمران کے جبڑے بھینچے اور عمران کا منہ کھلتے ہی اس نے ٹہنی کے سرے سے ٹپکنے والے رس کے چند قطرے عمران کے حلق میں ٹپکا دیئے۔ اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں تک تو عمران کو کچھ محسوس نہ ہوا۔ لیکن پھر جس طرح ساکت پانی میں ہلکا سا ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح اس کے ساکت جسم میں بھی ہلکا ہلکا

ارتعاش پیدا ہونے لگ گیا۔ اور پھر یہ ارتعاش بڑھتا ہی گیا۔ عمران کو ایک بار پھر اپنے جسم میں توانائی کی لہریں دوڑتی محسوس ہونے لگیں اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"خدایا تیرا شکر ہے" ——— عمران کے پاس کھڑے ٹائیگر کے منہ سے بے اختیار نکلا اور عمران مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"جولیا کے حلق میں بھی ریمیگا رس ٹپکا دو۔ ہم دونوں کو ایک ہی بیماری ہو گئی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر بھی بے اختیار مسکراتا ہوا جولیا کی طرف بڑھ گیا۔ وہ عمران کی بات اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ جب کہ عمران اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اب اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا۔ کہ ٹائیگر چونکہ اس کی طرح قوت مدافعت کو خود بخود حرکت میں لانے کی ذہنی ورزشیں کرتا رہتا ہے۔ اس لئے وہ خود بخود ہوش میں آ گیا۔ لیکن اسے ہوش انتہائی طویل وقت کے بعد آیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ انہیں جس چیز سے بے ہوش کیا گیا تھا۔ وہ بے پناہ طاقتور اثرات کی حامل تھی۔ ورنہ جوزف جولالی بوب کی وجہ سے بے ہوش پروف ہو چکا تھا۔ سرے سے بے ہوش ہی نہ ہوتا۔ لیکن اب نہ صرف وہ بے ہوش پڑا ہوا تھا بلکہ اتنے طویل وقفے کے باوجود ابھی تک اسے ہوش نہ آیا تھا۔ عمران نے قریب ہی موجود صفدر کی آنکھیں انگلیوں سے کھولیں اور پھر جھک کر اس مدھم روشنی میں اسے غور سے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ ہٹایا اور ایک طویل سانس لیتا ہوا

پیچھے ہٹ گیا۔

"ٹائیگر۔ پہلے ہم پر ٹی بھری فائر کی گئی تھی۔ باقی سارے ساتھی ٹی بھری کے تحت بے ہوش پڑے ہوئے ہیں" ـــــ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹی بھری۔ اوہ تو اس کا توڑ نہیں مل سکتا" ـــــ ٹائیگر نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں نہیں مل سکتا۔ جہاں تم نے رمیگا ڑی دیکھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی باشورا جھاڑی بھی لازماً ہو گی" ـــــ عمران نے کہا۔

"باشورا جھاڑی۔ وہ کیا ہوتی ہے" ـــــ ٹائیگر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تم نے کیا بکواس کی تھی کہ ہم دونوں کو ایک ہی بیماری ہے" اسی لمحے جولیا کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کی شاید اب پوری طرح بے حسی دور ہو گئی تھی۔ اور ظاہر ہے وہ اس حالت میں بھی سن تو سکتی تھی۔

"مم ـــ مم ـــ میرا تو خیال یہی تھا۔ اگر تم کہتی ہو کہ ایک ہی نہیں ہے تو نہ سہی" ـــــ عمران نے بڑے دل گرفتہ سے لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ تم نے بیماری کیوں کہا تھا" ـــــ جولیا عمران کے انداز اور فقرے سے بوکھلا کر بولی۔

"باس۔ آپ باشورا جھاڑی کے بارے میں بتا رہے تھے" ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایک ہوتی ہے جھاڑی۔ اور ایک ہوتی ہے جھاڑ۔ جھاڑی بیچاری تو بڑی بے ضرر سی مخلوق ہے۔ البتہ یہ جھاڑ بڑی سخت مزاج ہوتی ہے۔ جس کے پیچھے پڑ جائے اس کا پیچھا جنت تک نہیں چھوڑتی۔ اس لئے تو جھاڑ کا کانٹا کہا جاتا ہے۔ ویسے اس بیماری جسے بیماری دل کہا جاتا ہے وہ بھی جھاڑ کے کانٹے سے کم نہیں ہوتی" ـــــ عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے اس طرح کہنا شروع کر دیا۔ جیسے استاد بچوں کو سبق پڑھاتے ہیں۔

"باس۔ کسی بھی لمحے یہاں کوئی آ سکتا ہے" ـــــ ٹائیگر نے ایک بار پھر موضوع بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ اضافہ ہی ہو گا۔ میں اور جولیا اب کون سے اکیلے ہیں۔ آخر تم بھی تو موجود ہو ہی" ـــــ عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔ اور اس بار ٹائیگر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے اب وہ مزید کیا کہتا۔

"سارے ساتھی بے ہوش پڑے ہیں اور تمہاری زبان ہی نہیں رکنے میں آ رہی۔ ٹائیگر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اس جھکی ڈاکٹر نے یقیناً سوزین کو اطلاع دے دی ہو گی۔ اور وہ کسی بھی لمحے موت بن کر جھپٹ پڑے گی" ـــــ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوزین۔ آہ کس قدر دلکش نام ہے۔ مجھے تو نام سن کر یوں لگتا ہے جیسے پہاڑی جھرنا پتھروں میں بہہ رہا ہو" ـــــ عمران نے

کہا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا ورنہ جولیا کا گھوما ہوا ہاتھ اس کے چہرے پر پڑتا۔

" باس۔ وقت بے حد قیمتی ہے "۔۔۔ ٹائیگر نے ایک بار پھر بات کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" سن لیا تم نے جولیا۔ اسی لئے تو کہتا ہوں وقت کی قدر کرو۔ ورنہ بڑھاپے میں تو بس آہیں بھرنا ہی رہ جائے گا "۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا معبد کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" آؤ ٹائیگر۔ اور مجھے دکھاؤ کہاں ہے وہ رمیگاٹری۔ جس سے تم نے شاخ توڑی ہے "۔۔۔ عمران نے مڑکر کہا اور ٹائیگر کے ساتھ ساتھ جولیا بھی اس کے پیچھے چل پڑی۔ معبد کے قریب ہی رمیگاٹری موجود تھا۔

" اوپر چڑھ کر اس کی نئی نکلی ہوئی کونپلیں توڑ دو۔ جلدی کرو "۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مگر آپ تو باشوراجھاڑی کے بارے میں کہہ رہے تھے "۔۔۔ ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

" نہیں۔ باشوراجھاڑی ٹی۔ تھری ہلکی طاقت پر تو کام دے سکتی ہے۔ انتہائی طاقتور ٹی۔ تھری پر وہ اثر انداز نہ ہو سکے گی یہی بات تو میں اب تک سوچتا رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ٹی۔ تھری کی انتہائی طاقت ورڈوز ایل۔ ایس۔ آئی تھرٹی انتہائی طاقتور ڈوز کے قریب پہنچ جاتی ہے اور نئی کونپلوں کا رس درخت کے تنے اور

شاخوں سے زیادہ پیور اور طاقتور ہوتا ہے۔ اس لئے اسے آزمانا چاہیئے "۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے درخت پر چڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اوپر جا کر ایسی شاخیں توڑ توڑ کر نیچے پھینکنی شروع کر دیں۔ جن کے سروں پر نئی کونپلیں اگی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ان کا اچھا خاصا ڈھیر اکٹھا ہو گیا تو عمران نے جولیا کی مدد سے انہیں اکٹھا کیا اور ایک بار پھر وہ معبد میں پہنچ گئے۔ عمران نے کونپلیں توڑیں۔ انہیں ہتھیلی میں تیزی سے مسلا اور پھر صفدر کا منہ کھول کر اس نے انہیں مٹھی میں ہی پوری طاقت سے دبایا تو اس کے چند قطرے نکل کر صفدر کے کھلے ہوئے منہ میں چلے گئے۔

" پہلے چیک کر لیں۔ کہ کیا واقعی اس کا کوئی اثر بھی ہوتا ہے یا نہیں "۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر بھی کافی ساری شاخیں اٹھائے اندر آ گیا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں حرکت ظاہر ہونے لگ گئی تو عمران، جولیا اور ٹائیگر تینوں کے چہروں پر مسرت کے آثار نمودار ہو گئے۔ اس کے بعد ان تینوں نے باری باری ہر ساتھی کے منہ میں قطرے ٹپکانے شروع کر دیئے۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوش میں آ چکے تھے۔ اور جب عمران نے انہیں ڈاکٹر فرانک سے ملاقات اور پھر اس کی تفصیلات بتائیں تو وہ سب بے حد حیران ہوئے کہ وہ بے ہوش ہی پڑے رہے اور عمران اور جولیا اس قدر خطرناک حالات

سے بھی گزر گئے۔

"مس جولیا۔ آپ نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا تھا۔ ورنہ وہ جھکی ڈاکٹر یقیناً ہم سب کو گولیوں سے اڑا دیتا"۔۔۔ صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی تو عورتوں میں صفت ہوتی ہے کہ ایک لمحے میں اچھے سے اچھے عقلمند آدمی کو الو بنا کر رکھ دیتی ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ میں نے تمہاری طرح اس کی خوشامد نہ کی تھی۔ تم تو اس طرح عقیدت مند بنے ہوئے تھے کہ جیسے واقعی وہ احمق کوئی عظیم شخصیت ہو"۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہاری طرح کوئی غلط بات نہ کی تھی۔ وہ واقعی بہت بڑا سائنسدان ہے۔ میں نے اس کی تصویر بھی دیکھی ہوئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا میں اسے پہچان گیا۔ میرے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ وہی ڈاکٹر فرانک ہو گا۔ میں سوچتا رہا کہ کوئی اور ہو گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اب کیا پروگرام ہے۔ ہمارا سامان، ہتھیار وغیرہ تو ظاہر ہے انہوں نے ساتھ نہ بھیجے ہوں گے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ اگر وہ اتنا ہی مہربان ہوتا تو مجھے کم از کم کنوارہ تو نہ بھیجتا۔ نکاح تو کرا ہی دیتا۔ مگر۔۔۔۔" عمران کی

زبان ایک بار پھر رواں ہونے لگی۔

"پھر وہی بکواس۔ تم باز نہیں آؤ گے"۔۔۔ جولیا نے اس کا فقرہ کاٹتے ہوئے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ میرا مطلب تھا سوزین سے۔ بیچاری جنگل میں دھکے کھاتی پھر رہی ہے"۔۔۔ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا تو تم نے اب سوزین پر نظریں رکھی ہوئی ہیں۔ کیوں"۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"توبہ توبہ۔ میری نظریں اب اتنی وزنی بھی نہیں ہیں۔ کہ میں انہیں کسی پر رکھ سکوں۔ ورنہ اب تک تم ان نظروں کے نیچے کبھی کی دب چکی ہوتیں"۔۔۔ عمران نے کہا تو یک لخت جولیا کا چہرہ کسی انجانی مسرت سے کھل اٹھا۔

"پتہ نہیں کب اس شخص کی بکواس سے پیچھا چھوٹے گا۔ سوائے بکواس کرنے کے اسے کوئی اور کام آتا ہی نہیں"۔۔۔ یک لخت تنویر نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ایک ہی طریقہ ہے۔ وہی چھوہاروں والا۔ آخر بھائی کو سوچنا تو چاہیئے۔ کب تک صرف بڑبڑاتا ہی رہے گا"۔۔۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔ مگر تنویر نے ہونٹ بھینچ کر منہ دوسری طرف کر لیا۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی آپ کا پروگرام سوزین اور اس کے ساتھیوں کا یہیں رک کر انتظار کرنے کا ہے"۔۔۔ صفدر

نے کہا۔

"اس معبد کے باہر ہر طرف انتہائی خوف ناک جنگل پھیلا ہوا ہے۔ اور اس وقت اس جنگل کے گھنے حصوں میں داخل ہونا خودکشی کرنے کے مترادف ہے۔ جب کہ ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ سوزین بھی دن نکلنے پر ہی ادھر کا رخ کرے گی۔ کیونکہ ظاہر ہے ڈاکٹر فرانک نے اگر اسے ہمارے متعلق بتایا ہو گا تو ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا ہو گا کہ میں اور جولیا بے حس اور باقی لوگ بے ہوش۔ اب ظاہر ہے اُسے کیا معلوم ہو گا کہ ٹائیگر کو خود بخود ہوش بھی آسکتا ہے۔ اور پھر ریگاٹری والا نسخہ بھی استعمال ہو سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ تو تم اس لئے بس باتیں کئے جا رہے تھے لیکن تمہیں یہ سب کچھ پہلے ہی کہہ دینا چاہیئے تھا"۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تو یہی سوچ رہا ہوں کہ بغیر کہے ہی کام بن جائے گا۔ لگتا ہے کہے بغیر کام بنے گا ہی نہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں واپس جا کر ضرور کہوں گا"۔۔۔ عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا کہو گے۔ کیا مطلب"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہی کہ وقت بے حد قیمتی چیز ہے۔ اور وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے۔ کیوں صفدر درست بات ہے ناں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز سنتے ہی کرسیوں پر بیٹھے مسلسل شراب پیتے ہوئے سوزین اور مارون دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ سوزین نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ریے کالنگ مادام اوور"۔۔۔ بٹن آن ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے ریے کی آواز نکلی اور سوزین اور زیادہ چونک پڑی۔

"یس۔ سوزین اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔ سوزین نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام۔ ڈاکٹر فرانک ان سب افراد کو لیبارٹری سے باہر بھجوا رہے ہیں۔ اس سیاہ معبد والے راستے سے اوور"۔ ریے نے کہا۔

"باہر بھجوا رہے ہیں۔ کیوں۔ کس حالت میں اوور"۔۔۔۔ سوزین نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مادام۔ ڈاکٹر نے پہلے اس لڑکی جولیا سے پوچھ گچھ کی۔ اس کے بعد اس کے ایک ساتھی عمران کو زیرو دن سے بلوایا۔ اس عمران نے ڈاکٹر فرانک کے مضامین کی بے حد تعریف کی۔ اس پر ڈاکٹر فرانک نے اپنے اسسٹنٹ انتھونی سے کہہ کر ان دونوں کو کسی دوا کے انجکشن لگوا کر بے حس کر دیا۔ اور پھر اس نے ان دونوں کو زیرو دن بھجوا دیا۔ تاکہ وہاں سے جیکب انہیں اور ان کے بے ہوش ساتھیوں کو سیاہ معبد میں پھینکوا دے۔ جیکب کے آدمی اب انہیں لے جا رہے ہوں گے اوور"۔۔۔۔ رے نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ تھینک یو فار دس رپورٹ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ سوزین نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ مارون خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ سوزین کالنگ ڈاکٹر فرانک اوور"۔۔۔۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد سوزین نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس ڈاکٹر فرانک اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے ڈاکٹر فرانک کی جھلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر فرانک۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کا کیا ہوا۔

آپ نے بتایا نہیں اوور"۔۔۔۔ سوزین نے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر رے کی رپورٹ ظاہر نہ کی تھی۔

"میں تمہیں بتانے کا پابند تو نہیں ہوں۔ یہ تم کس لہجے میں مجھ سے بات کر رہی ہو اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر فرانک چھتے سے ہی اکھڑ گیا تھا۔

"ڈاکٹر فرانک۔ آپ کو علم نہیں کہ یہ لوگ کس قدر خطرناک ہیں۔ اور مجھے ان کے بارے میں بے حد فکر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں آپ کی طرف سے ان کے متعلق کچھ سننے کے لئے اتنی رات گئے بھی جاگ رہی ہوں اوور"۔۔۔۔ سوزین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کا لہجہ بظاہر نرم ہی تھا۔

"وہ خطرناک لوگ نہیں ہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہ عمران واقعی سائنسدان ہے۔ تمہیں کسی نے غلط بات بتا دی ہے۔ بہرحال پھر بھی میں نے اُسے اور اس عورت جولیا کو ایل۔ ایس۔ تھرٹی کی ڈوز دے کر بے حس کر دیا تھا۔ کیونکہ میں لیبارٹری کے معاملے میں کسی قسم کا رسک لینے کا قائل نہیں ہوں۔ اس کے باقی ساتھی ویسے ہی زیرو دن میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ میں نے جیکب کو کہہ دیا ہے کہ وہ ان سب کو باہر معبد میں ڈلوا دے۔ میرا خیال تھا کہ جیکب کی طرف سے اطلاع آنے کے بعد تمہیں کال کر دوں گا۔ بہرحال تم نے اب خود ہی پوچھ لیا ہے۔ تو میں نے بتا دیا ہے۔ سنو انہیں وہاں سے اٹھوا کر اپنے جنگل سے دور کہیں بھجوا دو۔ یہ خود ہی واپس چلے جائیں گے۔

عمران اور وہ عورت جولیا کو انٹی ایل۔ایس۔بھرتی کے انجکشن
لگا دینا۔ اور باقی بے ہوش افراد کو صرف انٹی ٹی۔بھری کے
وہ ہوش میں آجائیں گے۔ سمجھ گئیں اوور" ـــــ ڈاکٹر فرانک
نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کہیں وہ معبد میں پہنچتے ہی خود بخود ہوش میں نہ آجائیں
گے اوور" ـــــ سوزین نے پوچھا۔

"کیا احمقانہ باتیں کر رہی ہو۔ ایل۔ایس۔بھرتی اور ٹی
بھری کے اثرات خود بخود تو ختم ہی نہیں ہو سکتے۔ چاہے ایک
ہفتہ ہی کیوں نہ گزر جائے اوور" ـــــ ڈاکٹر نے جھلاتے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ڈاکٹر اوور" ـــــ سوزین نے اس بار
مطمئن لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کی
آواز سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"شکر ہے ڈاکٹر کی احتیاط کام آگئی۔ اور اس نے اس
عمران کو بے بس کر دیا۔ ورنہ نجانے کیا ہو جاتا۔ اب
ہمیں فوراً وہاں سیاہ معبد پہنچنا چاہئے" ـــــ مارون
نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ اتنی رات گئے۔ اس قدر خطرناک جنگل
میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ سنا نہیں تم نے۔ کہ وہ
خود بخود کسی طرح بھی ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ صبح جا کر انہیں
گولیوں سے بھون ڈالیں گے۔ اور ہمیں خود بھی جانے کی کیا

ضرورت ہے۔ گولیاں ہی تو مارنی ہیں۔ میرے آدمی یہ کام آسانی
سے کر لیں گے" ـــــ سوزین نے شراب کی بوتل دوبارہ اٹھاتے
ہوئے کہا۔

"نہیں سوزین۔ ہمیں یہ رسک نہیں لینا چاہئے۔ ہم ہیلی کاپٹر
میں بھی تو جا سکتے ہیں" ـــــ مارون نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

"سیاہ معبد کے ارد گرد خاصا گھنا جنگل ہے۔ اس لئے
ہیلی کاپٹر کو رات کے وقت درست طور پر وہاں اتارنے
میں خطرہ بھی پیش آسکتا ہے۔ پھر زیرو سرکٹ بھی تو ختم کرنا پڑے
گا۔ تب ہی ہیلی کاپٹر کراس کر سکے گا۔ بہرحال تم اپنا انتقام
لینے کے لئے بے چین ہو تو میرا وعدہ کہ آدمیوں کی بجائے صبح
کو میں تمہارے ساتھ چلوں گی۔ اور تم اپنے ہاتھوں سے
انہیں گولیوں سے اڑا دینا۔ بس اب تو خوش ہو" ـــــ سوزین
نے کہا اور مارون بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"میری خوشی تو تمہارے ساتھ ہے سوزین" ـــــ مارون
نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوزین بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

دوسری صبح سوزین خاصی دیر سے جاگی اور مارون میں اتنی
ہمت نہ تھی کہ وہ زبردستی سوزین کو جگا دیتا۔ اور وہ یہ بھی
جانتا تھا کہ سوزین رات گئے تک مسلسل شراب نوشی کرنے
کے بعد ہی سوئی ہے۔ اس لئے اب ظاہر ہے وہ خاصی دیر
سے جاگے گی۔ گو اس نے ہیلی کاپٹر تیار کرا لیا تھا اور سوزد

سے کہہ کر سیاہ معبد کی طرف والا زیرو سرکٹ بھی آف کرا دیا تھا۔ کیونکہ بہرحال اب وہ سوزین کا نمبر ٹو تھا۔ لیکن یہ سب کچھ کر لینے کے باوجود اس میں ابھی اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ سوزین کو بھی جگا دیتا۔ اس لئے بس بے چینی سے وہ سوزین کی خواب گاہ کے باہر مسلسل ٹہلے چلا جا رہا تھا۔ پھر کافی دیر بعد اس نے خواب گاہ کے باہر لگی ہوئی گھنٹی بجنے کی آواز سنی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اور دوسرے لمحے وہ دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔

" ارے تم۔ میں نے تو بیڈ ٹی کے لئے ملازمہ کو بلایا تھا"۔۔۔ بستر پر بیٹھی ہوئی سوزین نے چونک کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں نیند کا خمار ابھی تک موجود تھا۔

" سوزین دس بج گئے ہیں۔ میں دو گھنٹے سے تمہارے جاگنے کا انتظار کر رہا تھا۔ میں نے ہیلی کاپٹر بھی تیار کرا لیا ہے۔ اور سوزو سے کہہ کر زیرو سرکٹ بھی آف کرا دیا ہے۔ ہمیں جلد از جلد وہاں پہنچنا چاہئے"۔۔۔ مارون نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے خواب گاہ کا دروازہ کھلا اور ملازمہ چائے کا ایک کپ ٹرے میں رکھے اندر داخل ہوئی

" ارے۔ بے ہوش اور بے حس افراد کو گولیاں ہی تو مارنی ہیں۔ مار لیں گے چل کر۔ اس میں آخر اتنی کیا بے چینی ہے۔ ویسے یقین کرو مارون۔ مجھے تو اب اس سارے کام

میں کوئی دلچسپی ہی نہیں رہی۔ میرا تو دل چاہتا ہے کہ انہیں پہلے ہوش میں لے آؤں۔ اور پھر ان سے مقابلہ کر کے ان کا خاتمہ کروں۔ پھر تو کوئی لطف بھی آئے"۔۔۔ سوزین نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

" اس عمران کا خاتمہ تو اس طرح کر دینا باقی کو چاہے ہوش میں لے آنا۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔۔۔ مارون نے کہا۔

" میں یقیناً ایسا ہی کرتی۔ بلکہ اس عمران کو بھی ہوش میں لے آ کر اسے پوری طرح مقابلہ کا موقع دیتی۔ لیکن یہ لوگ لیبارٹری کے اندر ہو آئے ہیں۔ اس لئے اب میں اس معاملے میں کوئی رسک نہیں لے سکتی۔ اب انہیں اسی طرح مرنا ہوگا۔ بہرحال تم چلو ہیلی کاپٹر کے پاس۔ میں ابھی تیار ہو کر آ رہی ہوں"۔۔۔ سوزین نے کہا۔ اور مارون سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور خواب گاہ سے نکل کر اس طرف کو چل پڑا جدھر خصوصی ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد سوزین آتی ہوئی دکھائی دی۔ اس نے اپنی عادت کے مطابق انتہائی مختصر سا لباس پہنا ہوا تھا۔ لیکن اس کے بال باقاعدگی سے سنورے ہوئے تھے۔ اور چہرے پر میک اپ کے نقش بھی دکھائی دے رہے تھے۔

" بور تو نہیں ہو گئے میرا انتظار کرتے کرتے"۔۔۔ سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بور۔ تمہارا انتظار تو میں ساری زندگی کر سکتا ہوں"۔۔۔ مارون نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا اور سوزین کا مسکراتا ہوا چہرہ اور زیادہ کھل اٹھا۔

"آؤ پھر یہ کام بھی مکمل کر ہی ڈالیں" ——— سوزین نے ہنستے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ان دونوں کو لئے فضا میں بلند ہو کر جنگل کے اوپر اڑتا ہوا اس طرف کو بڑھتا جا رہا تھا جس طرف سیاہ معبد تھا۔

"وہ زیرو سرکٹ آف کرا دیا ہے ناں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ آف نہ ہوا ہو اور ہم ہیلی کاپٹر سمیت جل کر بھسم ہو جائیں" ——— اچانک سوزین نے چونک کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھے ماردن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ خود سوزو سے بات کر لیں۔ میں نے تو اُسے حکم دیا تھا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے ٹال گیا ہو" ——— ماردن نے کہا۔ تو سوزین نے بھی سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر پر سوزو کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو ——— سوزین کالنگ اوور" ——— سوزین نے کال دینی شروع کر دی۔ جب کہ ماردن نے ہیلی کاپٹر کو تقریباً فضا میں معلق ہی کر دیا تھا۔

"یس ——— سوزو اٹنڈنگ یو مادام اوور" ——— چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے سوزو کی آواز سنائی دی۔

"سوزو۔ زیرو سرکٹ آف کر دیا ہے یا نہیں اوور" ——— سوزین نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ ماردن صاحب نے حکم دیا تھا۔ اس لئے میں نے اُسے آف کر دیا تھا اوور" ——— سوزو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بس یہی پوچھنا تھا اوور اینڈ آل" ——— مادام نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ جب کہ ماردن نے ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر کو دوبارہ آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ اب سوزین کے چہرے پر گہرا اطمینان موجود تھا۔

تھوڑی دیر بعد انہیں سیاہ معبد نیچے نظر آنے لگا۔ اور ماردن نے ہیلی کاپٹر کو براہِ راست معبد کے اندر اس کے صحن میں اتار دیا۔ کیونکہ باقی تو ہر طرف گھنے اور اونچے درخت تھے۔ ہیلی کاپٹر اتار کر وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے نیچے آ گئے۔ ماردن نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔

"یہاں ایسے آثار تو ہیں جیسے یہاں بہت سے لوگ زمین پر پڑے رہے ہوں" ——— سوزین نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور ماردن نے بھی سر ہلا دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد جب انہوں نے پورے معبد میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر ڈالا اور وہ کہیں نہ ملے تو ان دونوں کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"گگ ——— گگ ——— کیا مطلب۔ یہ کہاں گئے ہیں" ——— سوزین نے ایسے کہا جیسے اُسے سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ آخر بے ہوش اور بے حس افراد کہاں غائب ہو سکتے ہیں۔

"وہی ہوا جس کا مجھے خطرہ تھا۔ وہ لوگ کسی پراسرار طریقے سے غائب ہو گئے۔ اور ہمارے یہاں پہنچنے سے پہلے نکل گئے" ——— ماردن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ ڈاکٹر فرانک دنیا کا مشہور سائنسدان ہے وہ

غلط بیانی کیسے کر سکتا ہے۔ میں اس سے بات کرتی ہوں"۔۔۔۔ سوزین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ بھاگتی ہوئی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئی۔ مارون اس کے پیچھے تھا۔ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر سوزین نے بجلی کی سی تیزی سے ڈاکٹر فرانک کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی۔ اور چیخ چیخ کر کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ ڈاکٹر فرانک بول رہا ہوں۔ اب کیا ہو گیا ہے۔ ایک تو میں تمہاری ان کالوں سے تنگ آ گیا ہوں۔ مجھے کام بھی کرنے دو گی یا نہیں اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر فرانک کی غصے میں چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر فرانک۔ میں سیاہ معبد سے بول رہی ہوں۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں موجود نہیں ہیں اوور"۔۔۔۔ سوزین نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔۔۔۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا کہیں اندھی تو نہیں ہو گئی۔ وہ کہاں جا سکتے ہیں۔ جیکب نے مجھے رپورٹ دے دی تھی کہ اس نے انہیں معبد کے کھلے صحن میں ڈال دیا تھا۔ اور تم کہہ رہی ہو کہ وہ وہاں موجود نہیں ہیں اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہی ہوں ڈاکٹر فرانک۔ وہ واقعی یہاں موجود نہیں ہیں۔ البتہ یہاں معبد کے صحن میں ایسے آثار موجود ہیں کہ یہاں کچھ افراد زمین پر پڑے رہے ہوں۔ یہاں رمیگا ٹری

کے مسلے ہوئے پتے اور ٹوٹی ہوئی شاخیں بھی پڑی ہیں۔ لیکن وہ لوگ موجود نہیں ہیں۔ جب کہ آپ کہہ رہے تھے کہ وہ ایک ہفتے تک ٹھیک نہیں ہو سکتے اوور"۔۔۔۔ سوزین نے نجانے کس طرح اپنے آپ پر جبر کرتے ہوئے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔ ورنہ یقیناً اس کا دل چاہ رہا تھا کہ لیبارٹری میں گھس جائے اور اس سنکی بوڑھے ڈاکٹر کو گولیوں سے اڑا دے۔ لیکن وہ جانتی تھی کہ ڈاکٹر فرانک کی تنظیم میں کیا حیثیت ہے۔ اس لئے اپنے آپ پر جبر کر رہی تھی۔

"غائب ہیں۔ رمیگا ٹری کے مسلے ہوئے پتے اور شاخیں۔ اوہ اوہ۔ ایک منٹ۔ اوہ اوہ۔ واقعی رمیگا ٹری کے رس میں ایسے اثرات ہو سکتے ہیں جن سے ایل۔ ایس۔ کھرٹی اور ٹی کھرٹی کے اثرات ختم کئے جا سکیں۔ لیکن ایسا کون کر سکتا ہے۔ کوئی دوسرا آدمی ہی کر سکتا ہے۔ وہ تو سب بے ہوش اور بے حس تھے۔ اور دوسرا ایسا کون سا آدمی ہو سکتا ہے ظاہر ہے وہ ایسا آدمی ہو سکتا ہے جو ان کے اثرات اور توڑ جانتا ہو۔ میری سمجھ میں کوئی بات نہیں آ رہی۔ جیکب یا اس کا کوئی آدمی بھی اس قدر گہرا علم نہیں رکھتا۔ وہ تو عام سے لڑنے بھڑنے والا گروپ ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہو گیا اوور"۔۔۔۔ اس بار ڈاکٹر فرانک کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"آپ کو انہیں وہیں لیبارٹری میں ہی گولیوں سے اڑا دینا چاہئے تھا۔ اب وہ لیبارٹری کے لئے خطرہ بن گئے ہیں اوور"

سوزین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" کیا بک رہی ہو۔ لیبارٹری کے لئے وہ کیسے خطرہ بن سکتے ہیں ویسے بھی ان کا تمام سامان زیرو ون میں ہے اور میں جیکب کو کہہ کر ہمیشہ کے لئے معبد والے راستے کو ہی مکمل طور پر بلاک کر دیتا ہوں۔ پھر چاہے وہ معبد پر ایٹم بم کیوں نہ ماردیں۔ راستہ نہ کھل سکے گا۔ تم انہیں چیک کرو۔ وہ اگر ٹھیک بھی ہو گئے ہوں گے تو معبد کے اردگرد کہیں بھٹکتے پھر رہے ہوں گے۔ اور اب میری طرف سے اجازت ہے۔ چاہے انہیں زندہ رکھو یا گولیوں سے اڑا دو۔ مجھے اب اس کی پرواہ نہ ہوگی۔ لیکن بہرحال اب مجھے دوبارہ کال کر کے ڈسٹرب نہ کرنا اوور اینڈ آل" ____ ڈاکٹر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مادام نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" ڈاکٹر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ وہ اگر کسی پراسرار طریقے سے ٹھیک بھی ہو گئے ہیں تو بغیر اسلحے کے وہ ہمارا کیا بگاڑ لیں گے۔ یہیں کہیں گھومتے پھر رہے ہوں گے۔ اور ہم ہیلی کاپٹر سے انہیں چیک کر کے ان پر گولیوں کی بارش برسا سکتے ہیں" ____ سوزین نے کہا۔

" ہو سکتا ہے۔ وہ کیمپ کی طرف ہی گئے ہوں۔ ظاہر ہے انہیں اسلحہ چاہیئے اور اسلحہ انہیں کیمپ سے ہی مل سکتا ہے اور زیرو سرکٹ آف ہو چکا ہے۔ اور وہ پوجاری بھی ان کے ساتھ ہے۔ وہ سارے راستے جانتا ہے" ____ مادون نے کہا تو سوزین بے اختیار چونک پڑی۔

" اوہ۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ تمہارا تجزیہ واقعی بہترین ہوتا ہے۔ بہرحال تم فکر نہ کرو۔ وہ ہمارا اب بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ بلکہ اب تو صحیح معنوں میں ان کا شکار کھیلنے میں لطف آئے گا۔ میں سوزو کو الرٹ کر دیتی ہوں" ____ سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر سوزو کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

" ہیلو ہیلو۔ سوزین کالنگ اوور" ____ سوزین نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر کے کال دینی شروع کر دی۔

" یس۔ سوزو اٹنڈنگ یو مادام اوور" ____ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے سوزو کی آواز سنائی دی۔

" سوزو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ سیاہ معبد سے فرار ہو گیا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ زیرو سرکٹ آف ہو جانے کی وجہ سے ہمارے خاص علاقے میں داخل ہو گئے ہوں۔ میں واپس ہیڈ کوارٹر آ رہی ہوں۔ تم انہیں تلاش کرو۔ لیکن سنو تم نے انہیں ختم نہیں کرنا۔ صرف مجھے اطلاع دینی ہے۔ کہ وہ کہاں ہیں۔ سمجھ گئے ہو۔ میں خود ان کا شکار کھیلنا چاہتی ہوں اوور" ____ سوزین نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" یس مادام اوور" ____ سوزو نے جواب دیا۔ اور سوزین نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" چلو۔ اب پہلے انہیں ہم اردگرد تلاش کر لیں۔ اگر نہ ملے تو پھر واپس کیمپ چلے جائیں گے" ____ سوزین نے پائلٹ

سیٹ پر خاموش بیٹھے ہوئے ماردن سے کہا۔ اور ماردن نے
سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کیا۔ اور تھوڑی دیر
بعد ہیلی کاپٹر معبد کے گرد پھیلے ہوئے جنگل کے اوپر چکراتا پھر رہا
تھا۔ مادام نے ہیلی کاپٹر میں موجود انتہائی طاقتور دوربین نکال
کر آنکھوں سے لگائی ہوئی تھی۔ اور وہ مسلسل نیچے جھانک کر
جنگل کا جائزہ لے رہی تھی۔ لیکن جب کافی دور دور تک چکر
لگانے کے باوجود ان میں سے کوئی آدمی نظر نہ آیا تو سوزین
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سر اندر کیا اور دوربین
آنکھوں سے ہٹا دی۔

" چلو واپس کیمپ۔ اب سوزدی انہیں تلاش کرے گا "
سوزین نے ماردن سے کہا اور ماردن نے اثبات میں سر
ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا۔ اور اسے انتہائی رفتار
سے اڑاتا ہوا واپس کیمپ کی طرف بڑھنے لگا۔

صبح ہوتے ہی عمران نے سب سے پہلے تو بوجاری سے
جنگل کے اندرونی حصوں اور خاص طور پر سوزین کے کیمپ کے
متعلق پوری تفصیلات معلوم کیں۔ اور پھر اس نے روانگی کا
اعلان کر دیا۔

" اب کیا ہمیں دوبارہ ان پہاڑیوں کی طرف جانا ہوگا "۔۔۔
صفدر نے پوچھا۔

" نہیں۔ اب اتنا لمبا راستہ ہم اختیار نہیں کر سکتے۔
کیونکہ یقیناً اب سوزین اور اس کے ساتھی ہم پر ٹوٹ پڑیں
گے۔ اور سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس کوئی اسلحہ
نہیں ہے۔ جس سے ہم جبراً لیبارٹری میں داخل ہو سکیں۔ اس
لئے اب ہمیں براہِ راست پہلے سوزین کے کیمپ پر حملہ کرنا
ہوگا۔ اور پھر وہاں سے ضروری اسلحہ بھی حاصل کیا جائے گا۔

اور یہ لیبارٹری میں داخل ہو کر اس ڈاکٹر فرانک کو کور کر کے اس
سے زیرو فائل واپس بھی حاصل کرنی ہے۔ اور اس لیبارٹری
کو بھی تباہ کرنا ہوگا" ——— عمران نے کہا۔

"لیکن باس۔ وہ زیرو سرکٹ راستے میں حائل ہوگا" ———
ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اور زیرو سرکٹ کے بارے میں سب جانتے ہیں۔ کہ
اس میں موجود لہریں زمین سے لے کر آسمان کی انتہائی بلندیوں
تک جاتی ہیں۔ اور نظر بھی نہیں آتیں۔ اس لئے اسے آف کئے
بغیر کسی صورت بھی کراس نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس ڈاکٹر فرانک
کی اس بات پر کہ وہ سوزین کو ہمارے متعلق اطلاع کر دے گا
اور یقیناً اس نے یہ اطلاع دے بھی دی ہوگی۔ اور لازماً صبح ہوتے
ہی سوزین اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچے گی۔ تاکہ ہمیں گولی مار
کر ہلاک کر سکے۔ کیونکہ ڈاکٹر نے اُسے بتا دیا ہوگا۔ کہ ہم بے ہوش
اور بے حس پڑے ہوئے ہیں۔ اور جن ریز اور دوا سے ہمیں
بے ہوش اور بے حس کیا گیا ہے۔ ان کے اثرات ایک ہفتے
تک بہرحال قائم رہ جاتے ہیں۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن
ہوں گے" ——— عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ جب یہاں آئیں گے تو زیرو سرکٹ
آف کر کے آئیں گے۔ اور جیسے ہی زیرو سرکٹ ختم ہو۔ ہم اندر
داخل ہو جائیں" ——— جولیا نے کہا۔

"بالکل۔ میرا مطلب بھی اس سارے مجمع میں صرف تم ہی سمجھ

سکتی ہو" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور جولیا بے اختیار
جھینپ گئی۔ جب کہ باقی سب مسکرا دیئے

"لیکن عمران صاحب۔ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ زیرو سرکٹ آف
ہو گیا ہے۔ یا ہمیں یہاں ان کی آمد کا انتظار کرنا ہوگا" ———
صفدر نے کہا۔

"یہاں جب ہم انہیں نہیں ملیں گے تو وہ فوری طور پر واپس
چلے جائیں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ زیرو سرکٹ بھی دوبارہ فوری
آن ہو جائے" ——— عمران نے کہا۔

"جب تم خود کہہ رہے ہو کہ وہ ہمیں بے ہوش سمجھ کر آئیں گے۔
تو ظاہر ہے آنے والے زیادہ افراد نہیں ہوں گے۔ اس لئے کیوں
نہ ہم یہاں چھپ جائیں اور پھر جیسے ہی یہ لوگ آئیں ہم ان پر قبضہ
کر لیں۔ اس طرح ہم آسانی سے ان کے کیمپ کو کور کر سکتے ہیں"
تنویر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ آسان کام سمجھ کر اپنے عام سے چند افراد یہاں
بھیج دیں خود نہ آئیں۔ اس صورت میں انہیں فوری طور پر یہ
معلوم ہو جائے گا کہ ہماری کیا پوزیشن ہے۔ اور پھر ہمارا اندر
داخل ہونا مسئلہ بن جائے گا" ——— عمران نے کہا اور تنویر نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ واقعی ایسا ہونا ممکن تھا۔

"لیکن ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ زیرو سرکٹ کہاں ہے۔ اور
آف ہو گیا ہے یا نہیں" ——— جولیا نے کہا۔

"زیرو سرکٹ جہاں قائم ہوتا ہے۔ وہاں لازماً جانوروں کے

جلے ہوئے ڈھانچے موجود ہوں گے۔ کیونکہ جانوروں کو دوڑتے ہوئے
اس سرکٹ کا علم نہیں ہو سکتا" ــــــ عمران نے کہا اور سب نے
سر ہلا دیئے۔
اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب معبد سے نکل کر جنگل کی طرف بڑھنے
لگے۔ عمران انہیں ایک خاص طرف لئے جا رہا تھا۔ کیونکہ اس نے
بوجاری سے ڈسکس کر کے یہ معلوم کر لیا تھا کہ وہ کس راستے سے
زیادہ محفوظ طریقے سے اور جلد از جلد کیمپ تک پہنچ سکتا ہے۔ وہ
سب بڑے محتاط طریقے سے اردگرد دیکھتے ہوئے آگے بڑھے چلے
جا رہے تھے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد وہ سب
اچانک رک گئے۔ کیونکہ واقعی سامنے درختوں کی ایک قطار کے
ساتھ جہاں تک نظریں پڑتی تھیں جانوروں کے جلے ہوئے ڈھانچے
کثیر تعداد میں پڑے ہوئے تھے۔ اور یہ ڈھانچے واقعی ایک قطار
کی صورت میں پڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔
"یہ ہے زیرو سرکٹ کی لائن" ــــــ عمران نے کہا اور سب
ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔
"مسئلہ تو یہی ہے کہ ہمیں کیسے علم ہو گا کہ زیرو سرکٹ آف
ہو چکا ہے" ــــــ صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک
ایک ہرن ان کے قریب ہی ایک اونچی جھاڑی سے نکلا اور بجلی کی سی
تیزی سے دوڑتا ہوا اس جگہ کو پار کر کے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اور ان
سب کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ کیونکہ ہرن کو یہ لائن کراس

کرتے ہوئے کوئی تکلیف نہ ہوئی تھی۔
"اوہ اوہ۔ زیرو سرکٹ آف ہے۔ جلدی کرو اسے کراس کر
لو۔ وہ لوگ شاید وہاں سے چل پڑے ہیں ہمارے خاتمے کے لئے۔
اس لئے اسے آف کیا گیا ہے" ــــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔
اور دوسرے لمحے وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اور چند لمحوں بعد
وہ سب اس لائن کو کراس کر کے بخیریت دوسری طرف پہنچ چکے تھے۔
"اب آگے جنگل کا وہ حصہ آ رہا ہے جہاں خوفناک درندے
کثرت سے ہو سکتے ہیں۔ اور چونکہ ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے۔
اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم لنگوروں کی طرح درختوں پر چڑھ
کر آگے بڑھیں۔ ورنہ ہم میں سے کوئی نہ کوئی لازماً ان درندوں
کا لقمہ بن سکتا ہے" ــــــ بوجاری نے اچانک بات کرتے ہوئے
کہا اور سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔
"اس طرح تو سفر کرنا ناممکن ہے۔ ہمیں تو اس طرح کے سفر کا
تجربہ ہی نہیں ہے" ــــــ جولیا نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔
"بوجاری کی بات درست ہے۔ لیکن واقعی ہمیں درخت سے
درخت تک جانے کا تجربہ نہیں ہے۔ اس لئے اس طرح ہم نے سفر
کیا تو ہم واقعی پھنس کر رہ جائیں گے۔ اس لئے یہی ہو سکتا ہے
کہ ہم درختوں کی شاخیں توڑ کر انہیں نیزوں کی طرح بنا لیں اور اکٹھے
ہو کر آگے بڑھیں۔ درندوں کی نفسیات ہے کہ وہ اکا دکا آدمیوں
پر تو حملہ کرتے ہیں۔ گروپ پر حملہ کرنے کی جرأت کم ہی کرتے ہیں"
صفدر نے کہا۔

"اکٹھے رہنے سے ہمیں اوپر سے آسانی سے چیک بھی تو کیا جا سکتا ہے" ——— کیپٹن شکیل نے کہا اور سب نے اس طرح سر ہلا دیئے جیسے یہ پوائنٹ بھی خاصا اہم ہو۔

"تم کیوں خاموش ہو" ——— اچانک جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو واقعی اس طرح خاموش اور لاتعلق کھڑا تھا جیسے جس مسئلے پر بحث ہو رہی ہے۔ اس کا اس مسئلے سے سرے سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔

"درندے تو صرف کنواروں پر حملہ کرتے ہیں۔ اس لئے میں سوچ رہا تھا کہ......" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا مگر دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ ورنہ جولیا کا بھرپور تھپڑ اس کے گال پر پڑتا۔

"ارے ارے۔ ابھی تو میں صرف سوچ ہی رہا تھا۔ تم نے ابھی سے عمل بھی شروع کر دیا" ——— عمران نے بے اختیار ہو کر کہا اور جنگل کا وہ حصہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تم نے اب بکواس کی تو پھر دیکھنا اپنا حشر" ——— جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ غصہ مصنوعی ہے

"اس لئے تو خاموش کھڑا تھا" ——— عمران نے کہا اور ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کیا ہم نے واقعی یہیں کھڑے رہنا ہے یا کیمپ تک بھی پہنچنا ہے" ——— صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم لوگوں کو جنگل کے بارے میں صرف کتابی علم ہے۔ جب کہ

جوزف اور بوجارہی دونوں پیدا ہی جنگل میں ہوئے ہیں۔ اب جب کہ بوجارہی نے ایک مسئلہ پیش کیا ہے تو اس کا حل ظاہر ہے جوزف ہی بتا سکتا ہے۔ مگر اس سے تم کچھ پوچھتے ہی نہیں" ——— عمران نے کہا۔

"ارے ہاں۔ واقعی جوزف تمہارا کیا خیال ہے۔ کس طرح محفوظ طریقے سے کیمپ تک پہنچا جا سکتا ہے" ——— سب نے جوزف کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اور جوزف کا چہرہ یک لخت اپنی اہمیت کو محسوس کر کے چمک اٹھا۔

"بڑا آسان سا حل ہے۔ درختوں کی شاخیں اپنے جسم کے گرد باندھ لو اور چل پڑو۔ مجال ہے کوئی درندہ حملہ کرے اور اوپر سے بھی ہمیں چیک نہ کیا جا سکے گا" ——— جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ واقعی واقعی۔ یہ سب سے بہترین تجویز ہے مسٹر جوزف۔ آپ نے تو کمال کر دیا۔ مجھے تو اس کا خیال بھی نہیں آیا۔ حالانکہ میں نے اپنے بزرگوں سے یہ بات سنی ہے کہ وقت پڑنے پر وہ اسی طرح درندوں کے حملوں سے بچ کر سفر کرتے تھے" ——— بوجارہی نے کہا۔

"ابھی تم باس کے شاگرد نہیں ہوئے۔ صرف جنگل میں رہتے ہوئے" ——— جوزف نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی بے اختیار سب قہقہے مار کر ہنس پڑے۔

"ارے ارے۔ کیوں مجھے بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہو۔ میرا شاگرد تو منہ میں گھنگنیاں ڈالے کھڑا ہے۔ تم تو پرنس ہو۔ بھلا

پرنس بھی کسی کا شاگرد بن سکتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوزف کے چہرے کی چمک عمران کا جواب سن کر اور زیادہ بڑھ گئی۔

اور تھوڑی دیر بعد واقعی وہ سب متحرک جھاڑیوں کا روپ دھار چکے تھے۔ درختوں کی شاخوں کو انہوں نے مضبوط بیلوں کی مدد سے اپنے جسم کے گرد اس طرح باندھ لیا تھا کہ انہیں حرکت کرنے میں بھی تکلیف محسوس نہ ہو رہی تھی۔ لیکن ان کے جسم مکمل طور پر ان میں چھپ گئے تھے۔ اور اب وہ واقعی متحرک جھاڑیوں کا روپ دھار چکے تھے۔ اس کے باوجود ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے انہوں نے مضبوط شاخوں کو لاٹھیوں کی طرح ہاتھوں میں پکڑ رکھا تھا۔ تقریباً تین گھنٹے تک مسلسل سفر کرنے کے بعد وہ آرام کرنے کے لئے رک گئے۔ کیونکہ اب وہ تقریباً جنگل کے اس گھنے اور خطرناک حصے کو عبور کر آئے تھے۔ جہاں بے شمار درندے موجود تھے۔ اور واقعی وہاں موجود درندوں نے ان پر حملہ نہ کیا تھا وہ بُو سونگھ کر دھاڑتے ہوئے ان کی طرف لپکتے ضرور۔ لیکن پھر انہیں جھاڑیاں سمجھ کر سائیڈ پہ مڑ جاتے۔

" اب یہاں سے وہ کیمپ کتنی دور ہوگا بوجاری" ——— عمران نے پوچھا۔

" ابھی چار پانچ گھنٹوں کا سفر باقی ہے" ——— بوجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے۔ ہماری تلاش بھرپور طریقے سے شروع ہو

چکی ہوگی" ——— صفدر نے کہا۔

" کسی سائنسی ذریعے سے یہ چیکنگ کی جا رہی ہے۔ تب تو انہیں ہمارے متعلق علم نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر کچھ آدمی بھی تلاش کر رہے ہوں گے تو وہ اب ہم سے ٹکرا سکتے ہیں۔ اور سب سن لیں کہ اگر ایسے کچھ افراد نظر آئیں تو ہمیں ان سے ہر صورت یہ اسلحہ حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ اسلحے کے بغیر ہم واقعی بے بس ہو چکے ہیں" ——— عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔

" باس۔ باس۔ میں آنے والوں کی بُو سونگھ رہا ہوں" ——— اچانک جوزف نے کہا۔

" بدبُو یا خوشبو۔ کچھ تو وضاحت کرو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" انسانوں کی بُو باس" ——— جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" پھر خوشبو کہو۔ درندے ہوتے تو بدبُو کا لفظ استعمال کیا جا سکتا تھا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ سب بے اختیار ساکت ہو گئے۔ کیونکہ کچھ دور درختوں کے پیچھے سے انہوں نے آٹھ مسلح افراد کا گروپ دیکھا جو بڑے محتاط انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ انہوں نے اس طرف بھی دیکھا جدھر یہ لوگ موجود تھے۔ لیکن توجہ نہ کی۔ ظاہر ہے ان کے ساکت ہونے

اور جھاڑیوں کے درمیان چھپے ہونے کی وجہ سے جھاڑیاں ہی سمجھے
ہوں گے۔ اس لئے وہ بڑے اطمینان سے آگے بڑھتے چلے آ رہے
تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ اور بیلٹ کے ساتھ
بندھے ہوئے ہولسٹروں میں سے مشین پسٹل کے دستے باہر کو نکلے
صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"اگر وہ اس طرف آئے بھی ہوں گے فرنیک۔ تو انہیں لازماً درندے
کھا گئے ہوں گے۔ ورنہ اب تک الیکٹرونک آئی انہیں چیک کر
چکی ہوتی"۔۔۔ ایک آدمی نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ کہ وہ ادھر آنے کی بجائے ادھر
پہاڑیوں کی طرف ہی نکل گئے ہوں گے"۔۔۔ دوسرے نے
جواب دیا۔ اور پھر وہ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے ان کے قریب
سے گزر کر آگے بڑھے ہی تھے کہ عمران نے ہاتھ کو ہلا کر مخصوص
اشارہ کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی آٹھ نیزے نما لکڑیاں نیزوں
کی طرح اڑتی ہوئیں ان کی پشت سے ٹکرائیں اور دوسرے لمحے
وہ آٹھوں چیختے ہوئے منہ کے بل گرے ہی تھے کہ عمران اور
اس کے ساتھیوں نے انہیں چھاپ لیا۔ چند لمحوں کی جدوجہد
کے بعد ہی انہیں ختم کر دیا گیا۔ گو ان لوگوں نے پوری قوت سے
دفاع کرنے کی کوشش کی لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے
جسموں کے گرد موجود جھاڑیوں کی وجہ سے ان کی کوششیں
ناکام ہو گئیں۔ اور پھر اسلحہ ہاتھ آتے ہی ان سب کے چہرے
اس طرح کھل اٹھے۔ جیسے کسی بے سہارا آدمی کو اچانک کوئی

مضبوط پناہ گاہ میسر آ گئی ہو۔ واقعی اس خوفناک جنگل میں بغیر
اسلحے کے وہ اپنے آپ کو انتہائی غیر محفوظ محسوس کر رہے تھے۔
عمران کے کہنے پر سب ساتھیوں نے اپنے جسموں سے جھاڑیاں
ہٹا دیں۔ اور پھر ان لوگوں کے لباس اتار کر جن جن کو پورے آتے
تھے۔ انہوں نے انہیں اپنے لباس کے اوپر ہی پہن لئے۔ اس طرح
سوائے بوجادی، جوزف، جوانا اور جولیا کے باقی سب ساتھی
اب اس کمانڈو ٹائپ یونیفارم میں ملبوس ہو چکے تھے۔ البتہ
مشین پسٹلز ان چاروں کو دے دیئے گئے تھے اور مشین گنیں
عمران اور اس کے ساتھیوں نے اپنے پاس رکھی تھیں۔ پھر عمران
کے کہنے پر ان افراد کی لاشیں مختلف جھاڑیوں کے نیچے چھپا
دی گئیں۔

"جولیا، جوزف، جوانا اور بوجادی آگے آگے چلیں گے۔ اور
ہم ان کے پیچھے اس طرح جیسے ہم نے اس گروپ کو گرفتار کیا ہو"
عمران نے کہا۔

اور پھر ٹائیگر اور صفدر نے ان چاروں کے ہاتھ عقب میں
کر کے اس انداز میں باندھ دیئے۔ کہ ضرورت پڑنے پر ایک
جھٹکے سے وہ اپنے ہاتھ آزاد کرا سکتے تھے۔ اور اس کے ساتھ
ہی یہ سب کیمپ کی طرف چل پڑے۔ عمران کی یونیفارم میں
ایک فکسڈ فریکونسی کا چھوٹا سا ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔ جس پر
گیارہ کا ہندسہ درج تھا۔ ابھی انہوں نے تھوڑا سا فاصلہ ہی
طے کیا تھا کہ یک لخت ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔

"ہیلو ہیلو ـــــ سوزو کالنگ فرنیک اوور" ـــــ عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن دبایا تو اس میں سے آواز نکلنے لگ گئی۔

"یس ـــــ فرنیک اٹنڈنگ یو اوور" ـــــ عمران نے ذہن میں اس آدمی کا لہجہ رکھتے ہوئے جواب دیا جس کا نام فرنیک لیتے ہوئے ان میں سے ایک نے بات کی تھی اور فرنیک نے جواب دیا تھا۔

"فرنیک۔ یہ تم چار افراد کو لے کر آ رہے ہو۔ یہ کہاں سے ملے ہیں۔ ان کے اور ساتھی کہاں ہیں اوور" ـــــ سوزو نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یہی چار ملے ہیں باس۔ اور تو نظر نہیں آئے۔ اگر آپ کہیں تو ان سے پوچھ گچھ کی جائے اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"یہ تمہیں ایلون زون میں کیسے مل گئے۔ جب کہ اس سے پہلے یہ الیکٹرونک آئی پہ کہیں نمودار نہیں ہوئے تھے اوور" ـــــ سوزو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"باس۔ ان چاروں نے اپنے جسم کے گرد جھاڑیاں باندھ رکھی تھیں۔ ہمیں بھی اچانک ہی نظر آ گئے تھے اوور" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس لئے انہیں الیکٹرونک آئی چیک نہیں کر سکی۔ اوکے۔ تم انہیں مادام کے حوالے کر کے واپس آجاؤ۔ اب میں ان کے باقی ساتھیوں کو چیک کرنے کے لئے

ایلون۔ ایلون سسٹم آن کرتا ہوں۔ اس طرح وہ جھاڑیوں کے اندر بھی نظر آجائیں گے اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بٹن آف کرتے ہوئے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال لیا۔

"یہ ایلون۔ ایلون سسٹم کیا ہوتا ہے" ـــــ ساتھ چلتے ہوئے صفدر نے پوچھا۔

"یہ ایک مخصوص ریز ہوتی ہیں۔ ایکسرے ٹائپ کی۔ یہ سبز رنگ کی ہر چیز کو کراس کر جاتی ہیں۔ اب یہ جھاڑیاں چیک کرتے رہیں گے۔ لیکن انہیں ایلون زون کا خیال نہ آئے گا۔ اس لئے ہمارے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے اس سسٹم سے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔ اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ لیکن ابھی انہوں نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اچانک ایک درخت کی چوٹی سے ان پر اس طرح سرخ رنگ کی تیز شعاعیں پڑیں کہ سب کے جسم ان سرخ شعاعوں میں لپکتے ہوئے شعلے نظر آنے لگے۔ یہ سرخ شعاعیں صرف چند سیکنڈ کے لئے نمودار ہوئیں تھیں۔ لیکن انہی چند سیکنڈز میں ان کے ذہن بھی اس طرح تاریک ہو گئے جیسے کسی نے یک لخت سیاہ رنگ کی چادر ان کے ذہنوں پر اوڑھا دی ہو۔ اور وہ سب ٹیڑھے میڑھے انداز میں وہیں گھاس پر ہی گرتے چلے گئے۔

ایک بڑے سے تہہ خانے میں موجود ایک کرسی پر سوزین
بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے دیوار پر ایک قدآدم مشین نصب
تھی۔ جس کے درمیان ایک کافی بڑی سکرین روشن تھی۔ سکرین
پر جنگل کے ہی مختلف مناظر نظر آ رہے تھے۔ کہ اچانک منظر بدلا۔
اور ایک نوجوان کی شکل نظر آئی۔ اور اس کے ساتھ ہی سوزین
بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"ہیلو مادام۔ سوزو بول رہا ہوں"۔۔۔ سکرین پر نظر آنے
والے سوزو کے لب ہلے اور آواز اس مشین کے ایک خانے
سے برآمد ہوئی۔

"مادام۔ ہم نے اس پورے گروپ کو کور کر لیا ہے۔ یہ الیون
زدن میں دستیاب ہوتے ہیں"۔۔۔ سوزو نے کہا۔

"الیون زدن۔ اوہ یہ کیمپ کے اس قدر قریب پہنچ گئے تھے۔

لیکن راستے میں کیوں نہیں چیک ہو سکے"۔۔۔ سوزین نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ یہ انتہائی شاطر لوگ ہیں۔ انہوں نے اپنے جسموں کے
گرد جھاڑیاں اس طرح باندھ لی تھیں کہ نہ ہی ان پر کسی درندے
نے حملہ کیا اور نہ ہی الیکٹرونک آئی انہیں چیک کر سکی۔ پھر اچانک
الیکٹرونک آئی نے جب الیون زدن کی طرف رخ کیا تو سکرین پر ان
میں سے چار افراد نظر آنے لگے۔ ایک عورت اور تین مرد۔ ان کے ہاتھ
عقب میں بندھے ہوئے تھے۔ اور انہیں الیون گروپ لے کر
کیمپ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ میں نے الیون گروپ کے انچارج
فرنیک سے بات کی تو اس نے بتایا کہ یہی چار ملے ہیں اور انہوں
نے جسموں کے گرد جھاڑیاں باندھی ہوئی تھیں۔ گو فرنیک کا قد و
قامت مجھے سکرین پر نظر آ رہا تھا۔ اور اس کا لہجہ اور بولنے کا انداز
بھی وہی تھا۔ لیکن آپ جانتی ہیں کہ فرنیک چونکہ میرا دور کا رشتے دار
ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ مجھے برادر کہہ کر پکارتا ہے۔ جب کہ اس بار
فرنیک نے مجھے بار بار باس کہا۔ جس پر مجھے شک پڑا۔ تو میں نے
ایکس۔ ایل آن کر دی۔ جس سے ان کے چہرے بھی سکرین پر نظر آنے
لگ گئے۔ جب کہ الیکٹرونک آئی سکرین پر صرف خدوخال ہی ظاہر کرتی
ہے۔ اور ایکس۔ ایل آن ہوتے ہی یہ بات واضح ہو گئی کہ باقی آٹھ
بھی عمران اور اس کے ساتھی تھے۔ انہوں نے فرنیک اور اس کے ساتھیوں
کو ہلاک کر کے ان کی یونیفارمز پہن لی تھیں۔ چنانچہ میں نے فوری ان
پر ریڈ اٹیک کیا۔ اور یہ سب آناً فاناً بے ہوش ہو گئے۔ اب یہ سب

الیون زون میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ اب آپ جیسے حکم دیں" سوزو نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی یہ انتہائی شاطر لوگ ہیں۔ اگر تم ایکس۔ ایل استعمال نہ کرتے تو یقیناً کیمپ پر ٹوٹ پڑتے۔ ایسا کرو ان سب کو تھرڈ کیبن کے ڈارک روم میں پہنچا کر اچھی طرح باندھ دو۔ میں خود ان کے جسموں میں گولیاں اتاروں گی۔ اور سنو مارون جہاں بھی ہو اُسے پیغام دے دو کہ وہ فوراً میرے پاس پہنچ جائے"۔۔۔۔ سوزین نے کہا۔

"یس مادام۔ ویسے انہیں ڈارک روم میں باندھ کر ہوش میں بھی لانا ہے یا نہیں"۔۔۔۔ سوزو نے پوچھا۔

"نہیں۔ جب تک میں خود آکر انہیں اچھی طرح چیک نہ کر لوں۔ اس وقت تک انہیں ہوش میں مت لانا۔ پہلے بھی لامیر سنٹر میں اس عمران نے اپنے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں اچانک کھول لی تھیں۔ اس لئے ان رسیوں کی گانٹھیں پہلے میں خود چیک کروں گی۔ اور تم بھی وہاں پہنچ جاؤ"۔۔۔۔ سوزین نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے مختلف بٹن آف کئے اور مڑ کر اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ اپنے مخصوص کمرے میں پہنچ چکی تھی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور مارون اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ مسرت سے چمک رہا تھا۔

"سوزو نے ان سب کو گرفتار کر لیا ہے۔ ویری گڈ"۔۔۔۔ مارون نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اور اس نے تمہیں تفصیل بھی بتائی ہو گی کہ کس طرح یہ لوگ

جڑیاں باندھ کر اور پھر الیون گروپ بن کر کیمپ کی طرف بڑھے آ رہے تھے"۔۔۔۔ سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ لوگ اسی طرح کام کرتے ہیں۔ بہرحال اب تم نے اپنا وعدہ یاد رکھنا ہے۔ اس عمران کو میں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گا"۔۔۔۔ مارون نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ"۔۔۔۔ سوزین نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک کافی بڑے کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اور ان کے ہاتھوں کو کرسیوں کے عقب میں کر کے باندھا گیا تھا۔

"ان میں سے بوجاری یہی ہے"۔۔۔۔ سوزین نے بوجاری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہی وہ بوجاری ہے۔ جو انہیں یہاں تک لے آیا ہے مادام"۔ کمرے میں موجود سوزو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور مادام نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ اور بوجاری کے بے ہوش جسم میں کئی گولیوں نے راستہ بنا لیا۔

"اب میں ان کی رسیاں چیک کر لوں"۔۔۔۔ سوزین نے بوجاری کے مرنے کے بعد مشین پسٹل واپس جیکٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو۔ میں چیک کرتا ہوں۔ کیونکہ سیکرٹ سروس میں رسیاں

کھولنے کی مخصوص تربیت دی جاتی ہے ـــــ مادون نے کہا۔ اور سوزین کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے کرسیوں پر بندھے بیٹھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"مادام۔ ڈاکٹر فرانک کی طرف سے کال ہے" ـــــ اچانک ایک نوجوان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے سوزین سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے ہاتھ میں لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔ جس کا بلب مسلسل سپارک کر رہا تھا۔

"اوہ۔ یس" ـــــ سوزین نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے لانگ رینج ٹرانسمیٹر اس نوجوان سے لیا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ سوزین اٹنڈنگ اوور" ـــــ سوزین نے کہا۔

"سوزین۔ میں ڈاکٹر فرانک بول رہا ہوں۔ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا۔ کیا تم نے انہیں ہلاک کر دیا اوور" ـــــ ڈاکٹر فرانک نے پوچھا۔

"ابھی تو صرف ان کے مقامی ساتھی بوجاری کو ہلاک کیا ہے۔ لیکن اب باقی افراد کو بھی ہلاک کرنے ہی والی تھی کہ آپ کی کال آ گئی۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں اوور" ـــــ سوزین نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ اسے اس وقت ڈاکٹر فرانک کے کال کرنے کا مقصد سمجھ میں نہ آیا تھا۔

"اوہ تو وہ علی عمران زندہ ہے ابھی۔ تھینک گاڈ۔ سنو سوزین۔ جو زیرو فائل اس کے ملک سے آئی ہے۔ اس کا ایک صفحہ کسی عجیب سے کوڈ میں لکھا ہوا ہے۔ ہم سب نے بے حد مغز مارا ہے۔ لیکن اس عجیب

سے کوڈ کو حل نہیں کر سکے۔ چنانچہ اچانک مجھے خیال آیا کہ کہیں یہ کوڈ پاکیشیا کا کوئی سرکاری کوڈ نہ ہو۔ اور اگر ایسا ہے تو پھر یہ علی عمران یقیناً اسے اچھی طرح جانتا ہوگا۔ کیونکہ وہ سائنسدان ہونے کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس اور انٹیلی جنس کے لئے بھی کام کرتا ہے۔ اس لئے یا تو تم اس عمران کو لیبارٹری میں بھجوا دو یا پھر دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ میں خود یہ فائل لے کر وہاں آ جاؤں اوور" ـــــ ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

"آپ اگر یہاں تشریف لے آئیں تو زیادہ بہتر ہے۔ لیکن پوری فائل نہ لے آئیں۔ صرف وہی صفحہ لے آئیں تو زیادہ بہتر ہے اوور" ـــــ سوزین نے کہا۔

"کیوں۔ تم نے یہ ہدایت کیوں دی اوور" ـــــ ڈاکٹر فرانک نے چونک کر اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے ڈاکٹر فرانک کہ صرف ایک ہی صفحہ تو ڈی کوڈ کرانا ہے۔ پوری فائل تو ڈی کوڈ نہیں ہونی اوور" ـــــ سوزین نے بات ٹالتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ آئندہ مجھے ہدایت دینے کی جرأت نہ کیا کرو۔ ورنہ تم جانتی ہو۔ میرے ایک اشارے پر تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے۔ بہرحال میں تمہارے کیمپ میں آ رہا ہوں۔ تم اپنا کوئی خاص آدمی فرسٹ گیٹ پر ہیلی کاپٹر سمیت بھجوا دو فوراً اوور" ـــــ ڈاکٹر فرانک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس ڈاکٹر اوور" ـــــ سوزین نے جواب دیا اور دوسری طرف

سے اوور اینڈ آل سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"سوزو۔ تم ہیلی کاپٹر لے کر فرسٹ گیٹ پر چلے جاؤ۔ اور جا کر ڈاکٹر فرانک کو یہاں لے آؤ۔ ان کے آنے پر ہی انہیں ہوش میں لایا جائے گا۔ میں اور مارون اس دوران اپنے کمرے میں رہیں گے"۔۔۔ سوزین نے سوزو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"۔۔۔ سوزو نے کہا۔ اور سوزین مارون کو اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ دے کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ ڈاکٹر فرانک کچھ ضرورت سے زیادہ ہی کمینہ ثابت ہو رہا ہے مارون"۔۔۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر سوزین نے مارون سے مخاطب ہو کر کہا تو مارون بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تو کیا تم ......" مارون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن فقرہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گیا۔

"ہاں۔ میں اس کے رعب ڈالنے سے تنگ آ چکی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کسی طرح اس پر یہ ثابت کر دوں کہ اس کی زندگی اور لیبارٹری صرف اس لئے محفوظ ہے کہ میں یہاں اس کی حفاظت کر رہی ہوں۔ براہِ راست میں اسے کچھ کہہ نہیں سکتی۔ کیونکہ وہ بہرحال بورڈ آف گورنرز کا چیئرمین ہے"۔۔۔ سوزین نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے سوزین۔ یہ سب کچھ اس وقت تک ہے۔ جب تک یہ عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہیں۔ ورنہ ڈاکٹر فرانک اپنی لیبارٹریوں تک ہی محدود رہتا ہے۔ اس وقت ہمارا کوئی

بھی اقدام انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے"۔۔۔ مارون نے سوزین کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تم کھل کر بات کرو۔ مبہم اور الجھی ہوئی باتیں مت کرو"۔۔۔ سوزین نے سخت لہجے میں کہا۔

"سوزین۔ یہ لیبارٹری ہماری تنظیم کے لئے انتہائی اہم ہے اور جب کہ ابھی عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہیں۔ اگر ہم نے ڈاکٹر فرانک کے خلاف کوئی قدم اٹھایا تو یہ ہم سب کے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ ویسے میں تو تمہارا خادم ہوں۔ تم حکم کرو اور دیکھو میں کس طرح تمہارے حکم پر آنکھیں بند کر کے عمل کرتا ہوں"۔ مارون نے کہا۔

"میں ڈاکٹر فرانک کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کا تو سوچ ہی نہیں سکتی مارون۔ میرا مطلب تو صرف اس پر اپنی اہمیت ثابت کرنا تھا۔ کسی بھی طریقے سے۔ تاکہ آئندہ وہ مجھ سے بات کرتے ہوئے محتاط رہا کرے"۔۔۔ سوزین نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں کوئی ایسی منصوبہ بندی کرنی چاہیئے کہ وہ عمران اس ڈاکٹر فرانک کو ہی ڈھال بنا سکے"۔ مارون نے کہا۔

"ڈھال بنا سکے۔ کیا مطلب"۔۔۔ سوزین نے چونک کر پوچھا۔

"سیکرٹ ایجنٹ ایسا ہی کرتے ہیں۔ عمران کو معلوم ہے۔ کہ ڈاکٹر فرانک کی ہمارے نزدیک کیا اہمیت ہے۔ اس لئے جیسے ہی ہم اس پر حملہ کریں گے وہ ڈاکٹر فرانک کو قتل کرنے کی دھمکی دے

کر ہمیں رکنے پر مجبور کر دے گا" ___ مارون نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ واقعی مارون تم نے درست کہا ہے۔ تم واقعی ان لوگوں کی نفسیات جانتے ہو۔ تو پھر کیا کیا جائے" ___ سوزین نے چونکتے ہوئے کہا۔

"سوزین۔ میرا خیال ہے۔ ان لوگوں کو اس بلیک روم سے نکال کر سپیشل روم میں بند کر دیا جائے۔ اور ہم خود آپریشن روم میں بیٹھ جائیں۔ پھر جیسے ہی یہ عمران ڈاکٹر فرانک پر قابو پائے ہم آسانی سے اس پر ریڈ اٹیک کر کے اسے بے ہوش کر سکتے ہیں۔ گو ڈاکٹر فرانک بھی ساتھ ہی بے ہوش ہو جائے گا۔ لیکن بہرحال اسے بعد میں ہوش میں لایا جا سکتا ہے" ___ مارون نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اس طرح ٹھیک رہے گا۔ کوئی خطرہ بھی نہ رہے گا۔ اور اس ڈاکٹر فرانک کو بھی پتہ چل جائے گا کہ ہمارے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا تھا" ___ سوزین نے اس کی تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے میز پر موجود ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور سوزو کے اسسٹنٹ لارنس کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔ کیونکہ سوزو تو ڈاکٹر فرانک کو لینے گیا ہوا تھا۔

عمران کو ہوش آیا تو اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں" ___ اسی لمحے جولیا کی آواز سنائی دی

"بہرحال جنگل سے اچھی جگہ ہے۔ صاف ستھری" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بوجاری ہمارے ساتھ نہیں ہے" ___ اسی لمحے صفدر نے کہا۔ اور سب بے اختیار چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

"واقعی بوجاری موجود نہیں ہے" ___ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ عقب میں کر کے رسیوں سے باندھ دیئے گئے تھے۔ لیکن عمران نے ہوش میں آتے ہی محسوس کر لیا تھا کہ رسیاں کافی ڈھیلی ہیں۔ اور ڈھیلی ہونے کی وجہ سے وہ کھل تو سکتی ہیں لیکن کٹ نہیں سکتیں۔ کیونکہ کاٹنے کے لئے تنی ہوئی رسی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈھیلی رسی

یہ بلیڈ کا کام ہی نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"کیا تم سب کے ہاتھوں میں بندھی ہوئی رسیاں ڈھیلی ہیں"۔۔۔ عمران نے مڑ کر قدرے سرگوشیانہ لہجے میں اپنے ساتھیوں سے پوچھا۔

"ڈھیلی نہیں۔ یہ تو انتہائی مضبوطی سے بندھی ہوئی ہیں"۔۔۔ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے جواب دیا۔ اور عمران نے اس طرح سر ہلایا جیسے وہ کسی نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔ اُسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے عمران دروازے میں داخل ہوتے ہوئے ڈاکٹر فرانک کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ ڈاکٹر فرانک کے پیچھے سوزین اور اس کے ساتھ ایک لمبا تڑنگا دیو قامت ایکریمی نوجوان تھا۔ عمران کو اس آدمی کا چہرہ کسی حد تک شناسا لگ رہا تھا۔ لیکن یہ شناسائی صرف لاشعور کی حد تک ہی محدود تھی۔

"تم نے انہیں باندھ کیوں رکھا ہے سوزین"۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے مڑ کر سوزین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ یہ زیرو فائل واپس حاصل کرنے اور لیبارٹری تباہ کرنے آئے ہیں۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ یہ کس طرح از خود ہوش میں آ کر یہاں کیمپ پر حملہ کرنے آ رہے تھے کہ ہم نے انہیں گرفتار کر لیا۔ ورنہ ان کا مقصد ہی تھا کہ یہ ہمیں قتل کر کے یہاں سے اسلحہ حاصل کرتے اور پھر لیبارٹری میں داخل ہو کر آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیتے"۔۔۔ سوزین نے جلدی جلدی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی تم درست کہہ رہی ہو۔ مگر یہ خود بخود کیسے ہوش میں آ گئے"۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے چونک کر کہا۔

"یہ تو یہی بتائیں گے۔ آپ ان سے پوچھ گچھ کریں ڈاکٹر۔ ہم چلتے ہیں۔ ہو سکتا ہے یہ ہماری موجودگی میں آپ کو درست بات نہ بتائیں" سوزین نے کہا۔

"ہاں۔ تم جاؤ۔ میں خود بات کر لیتا ہوں عمران سے"۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر۔ آپ محتاط رہیں گے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"۔۔۔ سوزین نے کہا۔

"تم نے پھر مجھے ہدایت دینی شروع کر دی نانسنس۔ جاؤ۔ دفع ہو جاؤ"۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گئے۔

"یہ احمق ہیں علی عمران۔ جو تمہیں خطرناک قرار دے رہے ہیں۔ لیکن پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم خود بخود کیسے ہوش میں آ گئے تھے"۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

"ڈاکٹر فرانک۔ آپ اتنے عظیم سائنسدان ہیں۔ آپ نے جو ریز اور دوا ہم پر استعمال کی تھی۔ کیا آپ سوچ بھی سکتے ہیں۔ کہ ہم خود بخود ہوش میں آ سکتے ہیں۔ یہ سب دراصل آپ کے خلاف ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈرامہ ۔۔۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ کیسا ڈرامہ"۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ ہمارے عقب میں آکر ہمارے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں خود چیک کرلیں ۔ آپ کو سارے ڈرامے کی خود بخود سمجھ آجائے گی ۔ انہوں نے جان بوجھ کر میرے ہاتھوں میں ڈھیلی رسیاں باندھی ہیں ۔ تاکہ میں ان رسیوں کو آسانی سے کھول کر اپنی جان بچانے کے لئے آپ پر قابو پا کر آپ کو ڈھال بنا سکوں ۔ اور پھر یہ ریڈ ریز ٹائپ کی کوئی شعاع استعمال کرکے ہمیں دوبارہ بے ہوش کردیں ۔ اس طرح آپ پر ثابت کیا جاسکے کہ آپ کی زندگی اور لیبارٹری کی بقا کا دارومدار سوزین پر ہے ۔ اور آپ اس پر رعب جمانا چھوڑ دیں" ـــــ عمران نے حالات کا جائزہ لے کر اپنے ہاتھوں میں بندھی ہوئی ڈھیلی رسیوں کی اصل وجہ درست طور پر سوچ لی تھی اس لئے اُس نے رسیوں کی چیکنگ کی بات ڈاکٹر فرانک سے کردی تھی ۔

"اوہ ۔ تو یہ بات ہے" ـــــ ڈاکٹر فرانک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے عقب میں پہنچ گیا ۔

"ارے واقعی ۔ تمہارے ساتھیوں کے ہاتھوں میں بندھی ہوئی رسیاں سخت ہیں ۔ جب کہ تمہارے ہاتھوں میں ڈھیلی رسیاں باندھی گئی ہیں ۔ مگر......" ڈاکٹر فرانک کی حیرت بھری آواز سنائی دی ۔

"ہمارا مقامی ساتھی بھی غائب ہے ۔ اُسے بھی اس لئے غائب کیا گیا ہے ۔ کیونکہ انہوں نے ساری پلاننگ اس کے سامنے کی

تھی ۔ اور ان کا خیال تھا کہ صرف وہی مقامی زبان جانتا ہے ۔ حالانکہ میں بھی مقامی زبان جانتا ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"ہونہہ ـــــ میں اب اس سوزین کو یہاں نہیں رہنے دوں گا ۔ ٹھیک ہے ۔ اب سب سے پہلا کام میں یہی کروں گا ۔ بہرحال علی عمران میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ زیرو فائل میں ایک صفحہ کسی عجیب سے کوڈ میں ہے ۔ جو ہم سے حل نہیں ہو رہا ۔ کیا تم اسے حل کرسکتے ہو ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کوڈ پاکیشیا کا سرکاری کوڈ ہوگا" ـــــ ڈاکٹر فرانک نے سامنے کی طرف آتے ہوئے کہا ۔

"زیرو فائل ـــــ کس فائل کی بات کر رہے ہیں آپ" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"ارے تمہیں معلوم نہیں ۔ اوہ ۔ پھر تو واقعی تم بے گناہ ہو ۔ بہرحال یہ ایک فائل ہے جو تمہارے ملک سے لائی گئی ہے ۔ یہ دیکھو اس کا صفحہ ۔ اگر تم اسے ڈی کوڈ کرنے میں میری مدد کرو ، تو میرا وعدہ کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو زندہ اور صحیح سلامت واپس بھجوا دوں گا" ـــــ ڈاکٹر فرانک نے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ مجھے آپ کے وعدے پر اعتماد ہے ۔ آپ کے پاس پوری فائل ہے یا یہی صفحہ ہے ۔ جسے ڈی کوڈ کرنا ہے" ـــــ عمران نے کہا ۔

"یہی صفحہ ہے ۔ کیوں" ـــــ ڈاکٹر فرانک نے چونک کر پوچھا ۔ وہ شاید پوری فائل کی بات سن کر مشکوک ہو گیا تھا ۔

"اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ اس کوڈ کا حل فائل کے اندر ہی موجود ہوگا۔ اور جب تک فائل سامنے نہ آئے یہ صفحہ ڈی کوڈ ہو ہی نہیں سکتا۔ پاکیشیا والوں نے اسے باقاعدہ سرکاری پالیسی بنا رکھا ہے۔ کہ ہر فائل میں کوڈ کا ایک صفحہ رکھا جائے۔ اور اس کا حل بھی اس فائل میں اس طرح چھپا دیا جائے کہ کسی نئے آدمی کو معلوم ہی نہ ہو سکے۔ اس لئے جب تک آپ پوری فائل مجھے نہ دکھائیں گے۔ یہ کوڈ حل بھی نہ ہو سکے گا"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں لے آتا ہوں فائل"۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران اسی طرح اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر فرانک سوزین اور وہ دیو قامت نوجوان اکٹھے ہی اندر داخل ہوئے۔ سوزین کے چہرے پر بے پناہ غصہ تھا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

"دیکھو۔ خود دیکھو۔ اس کے ہاتھوں کی رسیاں کس قدر ڈھیلی ہیں"۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے چیختے ہوئے سوزین سے کہا۔

"اگر واقعی ایسا ہے تو یہ ناقابل معافی جرم ہے۔ میں اس آدمی کو گولی مار دوں گی جس نے ایسا کیا ہے۔ مارون جا کر چیک کرو۔ اور رسیاں اچھی طرح ٹائٹ کر دو"۔۔۔ سوزین نے غصیلے لہجے میں کہا۔ فقرے کے آخر میں وہ اس دیو قامت نوجوان کی طرف مڑ گئی تھی۔

"یس مادام"۔۔۔ مارون نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں

کہا اور تیزی سے عمران کے عقب میں آ گیا۔

"واقعی مادام رسیاں بے حد ڈھیلی ہیں۔ آپ مشین گن اس کے سینے پر رکھ دیں۔ تاکہ میں رسیاں کھول کر انہیں اچھی طرح باندھ دوں۔ ورنہ رسیاں کھلتے ہی یہ آدمی حرکت میں بھی آ سکتا ہے"۔۔۔ مارون نے کہا اور سوزین نے جلدی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کی۔ اور آگے بڑھ کر اس نے مشین گن کی نال عمران کے سینے پر رکھ دی۔

"کیا ضرورت تھی اتنی تکلیف کرنے کی۔ تمہاری آنکھوں کے تیر اس مشین گن سے زیادہ قاتل ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ تم مجھے بیوقوف نہیں بنا سکتے۔ مجھے مارون نے تمہارے متعلق سب کچھ بتا دیا ہے"۔۔۔ سوزین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے کسی بنے بنائے کو دوبارہ بنانے کی ضرورت ہی کیا ہے اور دوسری بات یہ کہ مارون میرے متعلق کیسے جانتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ پہلے ایکریمین سیکرٹ سروس میں تھا۔ اور ایک کیس میں تم سے ٹکرا بھی چکا ہے"۔۔۔ سوزین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ اب یہ رسیاں نہیں کھول سکتا۔ میں نے اچھی طرح باندھ دی ہیں"۔۔۔ اسی لمحے مارون کی عمران کے عقب سے آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی سوزین پیچھے ہٹ گئی۔ اور مارون

بھی عقب سے سامنے کے رخ پر آ گیا۔

"میں فائل لے آیا ہوں عمران۔ اب بتاؤ کہاں ہے وہ حل"۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل عمران کی نظروں کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

"آپ ایسا کریں کہ ایک ایک صفحہ کھول کر میری نظروں کے سامنے کریں۔ ویسے مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ حل کہاں ہے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ ان دونوں کو پہلے باہر بھجوا دیں"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم جا سکتے ہو سوزین اور ماردن"۔۔۔ ڈاکٹر نے مڑ کر سوزین اور ماردن سے کہا۔

"مگر ڈاکٹر فرانک......" سوزین نے کچھ کہنا ہی چاہا تھا کہ ڈاکٹر فرانک نے اس کا فقرہ ہی مکمل نہ ہونے دیا۔

"میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ جاؤ"۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ تو سوزین اور ماردن دونوں خاموشی سے مڑے اور چند لمحوں بعد کمرے سے باہر نکل گئے۔

"آپ کو اپنا وعدہ یاد ہے ڈاکٹر۔ کہ اگر میں نے حل بتا دیا۔ تو آپ ہم سب کو یہاں سے بخیریت واپس جانے دیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ سوزین اور ماردن آپ کا حکم ماننے سے بھی انکار کر دیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں ٹیکساٹ کے بورڈ آف گورنرز کا چیئرمین ہوں۔ میرا حکم تو پیٹر نہیں ٹال سکتا۔ ان کی کیا جرأت ہے"۔۔۔

ڈاکٹر فرانک نے تیز لہجے میں کہا۔

"او۔کے۔ کھولیں صفحے"۔۔۔ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اور ڈاکٹر فرانک نے فائل عمران کی گود میں رکھی۔ اور پھر جس طرح سیکرٹری باس کے سامنے ایک ایک صفحہ کھولتا ہے اس طرح وہ صفحات کھولنے لگا۔ عمران نے کوڈ والا صفحہ بھی دیکھا اور پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ کوڈ بالکل واضح تھا۔ لیکن ڈاکٹر فرانک کے اس کو نہ سمجھنے کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ ڈاکٹر فرانک صرف اور صرف سائنسدان ہے۔ اور پھر عمران نے ڈاکٹر فرانک کو کوڈ کا حل بتا دیا۔

"اسے ڈی کوڈ کرا دو۔ مجھ سے نہ ہو گا"۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

"نکالئے کاغذ اور قلم اور لکھئے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ڈاکٹر فرانک شاید پہلے سے ہی بندوبست کر آیا تھا۔ اس نے فائل کے آخر میں سے دو خالی صفحات نکالے اور پھر اس کمرے کی ایک سائیڈ پر موجود چھوٹی سی میز کے پیچھے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ فائل بدستور عمران کی جھولی میں پڑی ہوئی تھی اور کوڈ والا صفحہ اس کی نظروں کے سامنے تھا۔ عمران نے ڈاکٹر کو لکھوانا شروع کر دیا۔

"اوہ گڈ۔ واقعی تم نے مکمل تعاون کیا ہے۔ میں نے فائل کو پڑھا ہے۔ اس سے یہ ڈی کوڈ ہوا صفحہ پوری طرح لنک کرتا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر نے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر صفحہ بند کر کے

اس نے جیب میں رکھا اور آکر عمران کی گود سے فائل بھی اٹھالی۔
"او۔کے۔ میں انہیں بلاکر لاتا ہوں تاکہ وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو آزاد کردیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر فرانک نے کہا اور تیزی سے مڑکر کمرے سے باہر نکل گئے۔

"یہ سوزین کبھی ایسا نہ کرے گی"۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہوسکتا ہے۔ تمہاری بات درست ہو۔ لیکن دیکھو کیا ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ ٹائیگر کا اشارہ سمجھ گیا تھا کہ ٹائیگر اپنی رسیاں کاٹ چکا ہے۔ اب عمران نے بھی رسیاں کاٹنی شروع کردی تھیں۔ اور پھر اس نے انہیں اس حد تک قائم رکھا کہ صرف ایک معمولی سے جھٹکے سے وہ ٹوٹ جاتیں۔ ورنہ ویسے ہی بندھی ہوئی نظر آتیں۔ ڈاکٹر فرانک کو گئے ہوئے کافی دیر گزر گئی تھی۔ لیکن نہ ہی وہ واپس آیا تھا اور نہ وہ سوزین اور ماردن آئے تھے۔ پھر اچانک دروازہ کھلا اور سوزین اور ماردن اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین گن تھیں۔ اور ان کے چہروں پر کامیابی کی مسکراہٹ۔

"تو تم چاہتے تھے کہ ڈاکٹر فرانک کو احمق بنا کر اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگیاں بچالو۔ مگر میں ایسا کیسے ہونے دے سکتی

تھی۔ میں نے ڈاکٹر فرانک کو مطمئن کرکے واپس لیبارٹری بھجوا دیا ہے۔ اور اب تم مرنے کے لئے تیار ہوجاؤ"۔۔۔ سوزین نے کہا۔

"مگر تم ڈاکٹر کو کیا کہو گی۔ وہ بورڈ آف گورنرز کا چیئرمین ہے" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے اُسے کیا کہنا ہے۔ یہی کہ میں نے تمہیں واپس بھجوا دیا ہے۔ اس نے کوئی جاکر پاکیشیا میں چیکنگ کرنی ہے۔ ہونہہ"۔۔۔ سوزین نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویری گڈ۔ ویسے جس قدر ذہانت کا مظاہرہ تم کر رہی ہو۔ اس قدر ذہین شکل سے تو نظر نہیں آرہیں"۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم۔۔۔ تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔ میرا سوزین کا۔ ماردن اسے گولیوں سے اڑا دو"۔۔۔ یک لخت سوزین نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ یک لخت عمران کا جسم کرسی سے اس طرح اچھلا جیسے کرسی میں لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ آگیا ہو۔ اور دوسرے لمحے سوزین چیختی ہوئی ماردن سے ٹکرائی۔ مگر ماردن انتہائی برق رفتاری سے ایک طرف ہٹا ہی تھا کہ یک لخت ٹائیگر نے اس پر حملہ کردیا۔ اور دوسرے لمحے ماردن چیختا ہوا نیچے گرکر اٹھتی ہوئی سوزین سے ٹکرایا اور دونوں ہی الٹ کر فرش پر گرے ہی تھے کہ ماردن نے بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلابازی

کھائی اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں
دکھائی دیا ہی تھا کہ یک لخت جوانا کی لات گھومی اور مشین
پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی
کڑکڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے جوانا
اپنے سامنے پڑے مار دن پر اچھل کر جا گرا۔ جب کہ ٹائیگر نے
گھوم کر سوزین کی کنپٹی پر پوری قوت سے لات جما دی۔ اور
عمران مشین گن پکڑے پہلے ہی دروازے سے باہر جا چکا تھا۔
ٹائیگر لات مار کر جیسے ہی پیچھے ہٹا سوزین کا جسم کسی اڑنے
والے سانپ کی طرح ایک سیکنڈ کے لئے سمٹا اور دوسرے
لمحے وہ توپ کے گولے کی طرح اڑتی ہوئی پوری قوت سے
ٹائیگر سے آ ٹکرائی۔ اور ٹائیگر الٹ کر پشت کے بل پیچھے کرسی پر بیٹھے
صفدر پر گرا۔ اور پھر قلابازی کھا کر اس کے اوپر سے ہوتا ہوا پیچھے گرا
ہی تھا کہ سوزین کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ پلیٹ کر پشت
کے بل پیچھے جا گری۔ ٹائیگر کے قلابازی کھا کر پیچھے گرتے ہی اس سے
ٹکرانے والی سوزین سیدھی صفدر کی طرف آئی تھی۔ مگر صفدر نے
بیٹھے بیٹھے پوری قوت سے سر آگے کو مارا۔ اور اس کے سر کی ٹکر اس
قدر قوت سے سوزین کی ناک پر پڑی کہ وہ چیختی ہوئی الٹ کر نیچے
گری ہی تھی۔ کہ اسی لمحے جوانا جو مار دن کی گردن توڑ کر اٹھ کر کھڑا
ہو چکا تھا کسی لٹو کی طرح گھوما۔ اور دوسرے لمحے اس کی گھومتی ہوئی
لات پوری قوت سے فرش پر گر کر اٹھتی ہوئی سوزین کے جسم پر
پڑی اور سوزین انتہائی کربناک انداز میں چیختی ہوئی ایک زوردار

دھماکے سے سامنے والی دیوار سے اس طرح جا ٹکرائی۔ جیسے کسی
نے اسے کسی توپ میں رکھ کر فائر کر دیا ہو۔ اور پھر وہ مری ہوئی
چھپکلی کی طرح نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ اس کا سر کئی ٹکڑوں
میں تبدیل ہو چکا تھا۔ وہ انتہائی بھیانک انداز میں ختم ہو چکی
تھی۔

"ارے کیا ہوا۔ مار دیا دونوں کو" ____ اسی لمحے عمران نے
اندر داخل ہوتے ہوئے چونک کر کہا۔

"ماسٹر۔ میں نے سمجھا تھا یہ دیوقامت کچھ جان رکھتا ہو گا
اس کی گردن تو اس طرح ٹوٹ گئی جیسے یہ کانچ کا بنا ہوا ہو۔
اور یہ لڑکی اسے تو بس صرف میں نے لات ماری تھی۔ باقی کام
دیوار نے کر ڈالا" ____ جوانا نے اس طرح منہ بناتے ہوئے
کہا جیسے ان کی موت میں سرے سے اس کا کوئی دخل ہی
نہ ہو۔

"چلو ٹھیک ہے۔ خس کم جہاں پاک۔ ساتھیوں کو کھولو۔ اس
کیبن میں دو آدمی اور تھے۔ ان کا میں نے خاتمہ کر دیا ہے"
عمران نے کہا اور ایک بار پھر واپس مڑ گیا۔ ساتھ ہی ایک
چھوٹے کمرے میں لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے
اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ____ سوزین کالنگ اوور" ____ عمران کے
حلق سے سوزین جیسی آواز نکلی۔

"یس مادام۔ میں۔ وزو بول رہا ہوں اوور" ____ دوسری

طرف سے آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران چونک پڑا۔ کیونکہ اس نے سوزو کی آواز کے پس منظر میں ہیلی کاپٹر چلنے کی مخصوص گونج سن لی تھی۔ اور وہ فوراً سمجھ گیا کہ یہ سوزو یقیناً ڈاکٹر فرانک کو ہیلی کاپٹر پہ لے جا رہا ہو گا۔

"ڈاکٹر فرانک موجود ہیں ہیلی کاپٹر میں اوور" —— عمران نے کہا۔

"یس مادام اوور" —— دوسری طرف سے سوزو کی آواز سنائی دی۔

"یہ علی عمران ان سے فوری طور پر کوئی بات کرنا چاہتا ہے۔ اس ڈی کوڈنگ کے سلسلہ میں اوور" —— عمران نے سوزین کے لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ میں ڈاکٹر فرانک بول رہا ہوں اوور" دوسرے لمحے ڈاکٹر فرانک کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر فرانک۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ اچھا ہوا آپ سے بات ہو گئی۔ آپ کے جانے کے بعد مجھے اچانک خیال آ گیا۔ کہ ڈی کوڈنگ کے دوران حرف ای کی ڈی کوڈنگ غلط ہو گئی ہے۔ اس طرح سارا فارمولا ہی غلط ہو جائے گا۔ میں تو پاکیشیا واپس چلا جاتا۔ مگر جب فارمولا غلط ہو جاتا تو آپ نجانے میرے متعلق کیا سوچتے۔ اور میں یہ برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ آپ جیسے عظیم ترین سائنسدان کے ذہن میں میرے متعلق کوئی غلط تاثر ابھرے جناب اس لئے میں

نے مادام سوزین کی منت کی کہ میری بات آپ سے کرا دی جائے۔ اوور" —— عمران کا لہجہ انتہائی عقیدت مندانہ تھا۔

"کوڈ غلط ہو گیا۔ اوہ پھر تو مجھے واپس آنا پڑے گا اوور" —— ڈاکٹر فرانک نے چونک کر کہا۔

"آپ صرف چند منٹ کے لئے آ جائیں تاکہ فارمولا حتمی طور پر درست ڈی کوڈ ہو جائے۔ اور میرے متعلق بھی آپ کا تاثر غلط نہ ہو سکے اوور" —— عمران نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ میں آ رہا ہوں اوور" —— ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

"ہیلو۔ سوزو اوور" —— عمران نے اس بار سوزین کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس مادام اوور" —— سوزو کی آواز ابھری۔

"ڈاکٹر صاحب کو واپس لے آؤ فوراً اوور" —— عمران نے کہا۔

"یس مادام اوور" —— سوزو نے کہا۔ اور عمران نے سوزین کے لہجے میں اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک ہیلی کاپٹر اس کیبن کے سامنے آ کر اترا۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اور عمران تیزی سے چلتا ہوا کیبن سے باہر آ گیا۔ ہیلی کاپٹر سے ڈاکٹر فرانک کے ساتھ ایک اور نوجوان بھی نیچے اترا تھا۔

"خوش آمدید ڈاکٹر فرانک" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ ورنہ تو واقعی بڑا مسئلہ ہو جاتا" ——— ڈاکٹر فرانک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا نام سوزو ہے" ——— عمران نے ڈاکٹر کے ساتھ ہیلی کاپٹر سے نیچے اترنے والے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر قدرے الجھن کے تاثرات تھے۔

"جی ہاں۔ مگر آپ اس طرح۔ مادام کہاں ہیں" ——— سوزو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ اور مارون صاحب۔ اندر میری ساتھی عورت مس جولیا کے ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ مس جولیا سوئس ہیں۔ اور مادام اور مارون دونوں اگر سوئس نہیں ہیں تو کم از کم ایشیائی بھی تو نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ سوزو صاحب کو بھی اندر لے آئیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر واپس کیبن کی طرف مڑ گیا۔ ڈاکٹر فرانک اور سوزو دونوں اس کے پیچھے چلتے ہوئے کیبن کے برآمدے میں داخل ہوئے۔ اور دوسرے لمحے وہ دونوں بے اختیار چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے۔ ٹائیگر اور صفدر برآمدے کی سائیڈوں سے نکل کر ان دونوں پر اچانک کسی عقاب کی طرح جھپٹ پڑے تھے۔ اور پلک جھپکنے میں وہ دونوں ان کے بازوؤں میں بے ہوش ہوئے جھول رہے تھے۔

"انہیں اٹھا کر اندر لے جاؤ۔ اسی کمرے میں جہاں ہمیں باندھا گیا تھا۔ میں اس دوران اس ہیلی کاپٹر کی تلاشی لے لوں۔ یہ سپیشل

ٹائپ کا ہیلی کاپٹر لگتا ہے" ——— عمران نے مڑ کر صفدر اور ٹائیگر سے کہا۔ اور پھر دوڑتا ہوا باہر موجود ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر اس نے اس کے اس مخصوص حصے کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ جس حصے میں ہیلی کاپٹر کے کاغذات اور اسی قسم کا دوسرا سامان رکھا جاتا ہے۔ اور چند لمحوں بعد وہ اس حصے میں سے ایک چھوٹی سی ڈائری برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ ڈائری کھولتے ہی اسے اس پر سوزو کا لکھا ہوا نام نظر آ گیا۔ اس نے ڈائری کھولی اور سرسری طور پر اس کی ورق گردانی میں مصروف ہو گیا۔ یہ سوزو کی ذاتی ڈائری تھی۔ یقیناً یہ ہیلی کاپٹر سوزو کے ذاتی استعمال میں رہتا تھا۔ اس لئے اس نے اپنا ذاتی سامان بھی اس میں رکھا ہوا تھا۔ وہ اسے پڑھتا رہا۔ اور پھر آخری صفحات پر موجود اندراجات پڑھ کر اس کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی۔ آخری صفحات پر سوزو نے سوزین اور مارون کے درمیان پیدا ہونے والے تعلقات کے بارے میں اپنے دل کی بھڑاس نکالی تھی۔ اور جو الفاظ اس نے لکھے تھے ان سے ظاہر ہوتا تھا کہ سوزو سوزین کو چاہتا تھا لیکن اس کے سامنے بات کرنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ اور اب مارون اور سوزین کے درمیان جس قسم کے تعلقات پیدا ہو گئے تھے۔ اس پر اسے شدید غصہ تھا۔ لیکن وہ مجبور تھا۔ بہرحال اس ڈائری سے عمران کو اتنا معلوم ہو گیا تھا کہ یہ سوزو اس کیمپ میں نصب مشینری اور یہاں موجود افراد کا انچارج ہے۔ صرف ایکشن گروپ علیحدہ ہے جس کا

انچارج وہ مارڈن تھا۔ جو سوزین کے ساتھ ہی ہلاک ہو چکا تھا۔ عمران نے ڈائری جیب میں ڈالی اور پھر ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر کر وہ دو کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ اس کمرے میں پہنچا جہاں ابھی تک سوزین اور مارڈن کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں تو اس کے سارے ساتھی بھی یہاں موجود تھے۔ اور سوزو اور ڈاکٹر فرانک کو بے ہوشی کے عالم میں ان کرسیوں پر باندھ دیا گیا تھا۔

"یہ فائل اس ڈاکٹر فرانک کے کوٹ کی جیب سے نکلی ہے"۔۔۔۔ صفدر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ زیرو فائل۔ بہت شکریہ صفدر۔ اب میں دیکھتا ہوں تمہارا چیف اس کے بدلے میں مجھے بھاری چیک دیتا ہے یا نہیں۔ اکثر وہ مجھے ایک چھوٹے سے چیک پر ٹرخا دیتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ مگر دوسرے لمحے ساتھ کھڑی ہوئی جولیا نے یک لخت اس کے ہاتھ سے فائل جھپٹ لی۔

"یہ پاکیشیا کی سرکاری فائل ہے۔ اس لئے اسے تم جیسے غیر متعلق آدمی کے پاس نہیں ہونا چاہیئے۔ تنویر تم اسے رکھو"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور فائل تنویر کی طرف بڑھا دی اور تنویر کا چہرہ نہ صرف فرطِ مسرت سے کھل اٹھا۔ بلکہ اس کا چوڑا سینہ مزید دو انچ پھول گیا۔ بہرحال جولیا نے عمران کے معاملے میں اسے اہمیت دی تھی۔ اور ظاہر ہے یہ اس کے لئے مسرت کی معراج تھی۔

"کیا۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا تنویر مجھ سے زیادہ با اعتماد ہے تمہارے نزدیک"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں ہنکارتے ہوئے کہا۔

"اعتماد کی بات نہیں۔ یہ سرکاری فائل ہے۔ اس لئے سرکاری آدمی کے پاس ہی رہنی چاہیئے"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر سرکاری آدمی جانیں اور ان کا کام۔ چلو بھئی۔ سارے غیر سرکاری میرے ساتھ واپس چلو"۔۔۔۔ عمران نے روٹھے ہوئے لہجے میں ٹائیگر، جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب پلیز"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری صفدر۔ ان حالات میں عمران کیسے پلیز رہ سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ مگر اسی لمحے تنویر کی ہلکی سی چیخ اور اس کے ساتھ ہی دھماکے کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے مڑا۔

"خبردار۔ ورنہ ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا"۔۔۔۔ جوزف کرسی پر بیٹھے ہوئے تنویر سے مخاطب تھا۔

"فائل میں نے لے لی ہے باس۔ اب اگر ان میں سے کسی کی جرأت ہے تو جوزف سے فائل واپس لے کر دکھائیں"۔۔۔۔ جوزف کے لہجے میں شدید غصہ تھا۔ اس نے نہ صرف تنویر کے ہاتھ سے فائل جھپٹ لی تھی بلکہ اُسے اچانک دھکا دے کر پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بھی دھکیل دیا تھا۔

"میں تمہارا خون پی جاؤں ۔ کالے ریچھ ۔ تمہاری یہ جرأت"۔۔۔۔ تنویر نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے کرسی سے اٹھنے ہی لگا تھا۔

"تنویر ۔ تم کوئی حرکت نہ کرو گے ۔ ہم اس وقت دشمنوں کے کیمپ میں ہیں ۔ اور جوزف تم یہ فائل مجھے دے دو"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں بیک وقت تنویر اور جوزف دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری مس ۔ یہ فائل باس نے برآمد کی ہے ۔ اس لئے باس کو ہی ملے گی"۔۔۔۔ جوزف نے دوٹوک جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے باس نے نہیں ۔ میں نے اسے برآمد کیا تھا ۔ اس لئے تم یہ فائل مجھے دے دو"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ۔ ٹھیک ہے"۔۔۔۔ جوزف نے چونک کر کہا۔ اور فائل صفدر کی طرف بڑھا دی۔

"سوری باس ۔ فائل صفدر صاحب نے ہی برآمد کی تھی"۔۔۔ فائل صفدر کو دے کر جوزف نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اُسے اب یاد آیا ہو ۔ کہ فائل واقعی صفدر نے ہی برآمد کی تھی ۔

"ارے ارے ۔ اتنا سیدھا اور سچا مت بنا کرو ۔ تھوڑی سی ہیرا پھیری جائز ہوتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سوری باس ۔ ہیرا پھیری پرنس کی فطرت کے خلاف ہے"

جوزف نے اُسی طرح دوٹوک لہجے میں جواب دیا۔ اور اس بار عمران بھی ہنس پڑا۔

"یہی تو مسئلہ ہے کہ غیر سرکاری آدمی زیادہ سیدھی اور سچی بات کرتے ہیں ۔ جب کہ سرکاری آدمی ......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر اور جولیا کے علاوہ باقی سب افراد بے اختیار ہنس پڑے۔

"اب ان دونوں کا کیا کرنا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"تنویر سے پوچھو ۔ وہ سرکاری آدمی ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"گولی مار دو انہیں ۔ اور کیا کرنا ہے ۔ خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے کا فائدہ ۔ فائل تو مل ہی گئی ہے"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ یہ کیمپ اور لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں ان سے ۔ جب تک یہ دونوں تباہ نہیں ہوں گے ۔ یہ فائل پاکیشیا سے دوبارہ بھی چوری کی جا سکتی ہے"۔۔۔۔ صفدر نے فوراً ہی تنویر کی رائے کو رد کرتے ہوئے کہا۔

"دو سرکاری آدمیوں میں اختلاف پیدا ہو گیا ۔ اور اب اس کا وہی حل ہے جو ہمارے ملک میں ہوتا ہے کہ ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیشن بٹھا دیا جائے جو ایک ماہ کے اندر اس مسئلے کا جائزہ لے کر رپورٹ دے گا ۔ اور جب تک یہ کمیشن مہنگے ترین ہوٹلوں

میں بیٹھ کر سگریٹ پھونکتے، چائے پیتے رپورٹ تیار کرتے ہیں۔ وہ بیچارہ مسئلہ ہی ہمیشہ کے لئے دم توڑ جاتا ہے۔ جس طرح یہ دونوں اسی طرح بے ہوش پڑے رہیں گے اور ان کے ساتھی مشین گنیں اٹھائے ہمارے سروں پر پہنچ جائیں گے"۔۔۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

"میں تمہیں ہی اعلیٰ اختیاراتی کمیشن مقرر کرتی ہوں"۔۔۔۔۔ جولیا نے یک لخت انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔ تو ساتھ کھڑے تنویر کا چہرہ یک لخت بجھ سا گیا۔

"اعلیٰ اختیارات کی وضاحت بھی کر دو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تنویر کو میرے اختیارات سے ہی اختلاف پیدا ہو جائے۔ اور پھر اس اختلاف پر ایک اور اعلیٰ ترین اختیاراتی کمیشن بٹھانا پڑے"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنویر کیسے اختلاف کر سکتا ہے۔ اعلیٰ ترین اختیاراتی کمیشن تو وہ خود ہے"۔۔۔۔۔ جولیا نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو کمرہ صفدر اور دوسرے ساتھیوں کے حلق سے نکلنے والے بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ مگر تنویر کا چہرہ اس طرح چمک اٹھا جیسے اُسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔ اُس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اُسے کسی کے طنز کا ذرا برابر بھی پرواہ نہ ہو۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی مزید بات ہوتی۔ سوزو کی کراہ سنائی دی۔ اور وہ سب چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو میز کے پیچھے بیٹھا ہوا لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم کا نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔

"لارنس۔ غضب ہو گیا۔ مادام سوزین اور مارون دونوں ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور باس سوزو اور ڈاکٹر فرانک دونوں پاکیشیائی ایجنٹوں کے قید میں ہیں۔ اور وہ ان سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں"۔۔۔۔۔ کمرے میں داخل ہونے والے نوجوان نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو جیکی۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے"۔۔ میز کے پیچھے بیٹھے نوجوان نے جسے لارنس کہہ کر پکارا گیا تھا۔ بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ وہ بوکھلاہٹ کے عالم میں کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"میرے ساتھ آؤ۔ جلدی کرو۔ میں دکھاتا ہوں تمہیں"ـــــ
جیکی نے مڑتے ہوئے کہا۔ اور لارنس بھی اس کے پیچھے دوڑ
پڑا۔ راہداری سے گزر کر وہ ایک چھوٹے کمرے میں پہنچے جس سے
سیڑھیاں نیچے اتر رہی تھیں اور چند لمحوں بعد وہ ایک تہہ خانے
میں پہنچ گئے۔ جہاں دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی مشین نصب
تھی۔ جس کے درمیان ایک بڑی سکرین فٹ تھی۔ سکرین
روشن تھی۔ اور مشین کے سامنے ایک اور آدمی بھی کھڑا تھا۔
مشین سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ سکرین پر ایک
کمرے کا منظر واضح تھا۔ جہاں کرسیوں کی طویل قطاریں سے
دو کرسیوں میں سے ایک پر سوزو اور دوسری پر ڈاکٹر فرانک
بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔ دونوں ہی بے ہوش تھے وہ پاکیشیائی
جنہیں گرفتار کیا گیا تھا اس کمرے میں موجود تھے۔ سوئس عورت
اور دونوں ایکریمی حبشی بھی کھڑے تھے۔ ایک طرف دیوار کے
ساتھ سوزین کی لاش بھی پڑی ہوئی تھی جس کی کھوپڑی ٹوٹی ہوئی
صاف دکھائی دے رہی تھی۔ جب کہ کرسیوں کے ساتھ ہی
مارون کی لاش بھی پڑی تھی۔ جس کی گردن توڑ دی گئی تھی۔
"میں نے اچانک مشین آن کی تو میں نے یہ منظر دیکھا باس
تو میں بوکھلا کر آپ کو بلانے چل پڑا۔ یہ سب آپس میں نجانے
کس زبان میں باتیں کر رہے ہیں"ـــــ جیکی نے کہا اور لارنس
کے ہونٹ بھینچ گئے۔ کیونکہ مشین سے ان کی آوازیں تو سنائی
دے رہی تھیں۔ لیکن وہ کیا باتیں کر رہے تھے یہ بات ان کی

سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔
"ویری بیڈ جیکی۔ یہ سب کیسے ہو گیا"ـــــ لارنس نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"لارنس۔ ہمیں فوری کوئی اقدام کرنا چاہیئے۔ ورنہ یہ لوگ
باس سوزو اور ڈاکٹر فرانک دونوں کو ہلاک کر دیں گے"ـــــ
جیکی نے تیز لہجے میں کہا۔ اور لارنس سر ہلاتا ہوا تیزی سے
مڑا۔ اور پھر اس نے ایک طرف رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھایا۔
اور اس پر تیزی سے ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔
"ہیلو ہیلو ـــــ لارنس کالنگ جیفرے اوور"ـــــ
ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر لارنس نے چیختے ہوئے کہا۔
"یس ـــــ جیفرے اٹنڈنگ یو۔ کیا بات ہے اوور"۔
چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
"جیفرے۔ اپنے گروپ کو لے کر فوراً میرے پاس آ جاؤ۔
پوری طرح مسلح ہو کر آنا بلیو کیبن پر دشمنوں نے قبضہ کر لیا ہے۔
مادام سوزین اور باس مارون دونوں کو دشمنوں۔ میرا
مطلب ہے۔ پاکیشیائی گروپ نے ہلاک کر دیا ہے اور
باس سوزو اور لیبارٹری کے ڈاکٹر فرانک ان کے قبضے میں
ہیں۔ جلدی پہنچو۔ ہمیں فوراً وہاں ریڈ کرنا ہو گا اوور"ـــــ
لارنس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ باس مارون اور مادام
کے متعلق کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو لارنس اوور۔

ٹرانسمیٹر سے جیفرے کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔
"یہ حیرت بعد میں ظاہر کرنا جیفرے فوراً گروپ سمیت آ جاؤ۔ جلدی کرو۔ وہ لوگ سوزو اور ڈاکٹر فرانک کو بھی ہلاک نہ کر دیں۔ جلدی آؤ اوور اینڈ آل" ——— لارنس نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ دوڑتا ہوا اس تہہ خانے سے نکل کر دوبارہ اپنے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے کمرے کی عقبی دیوار پر ایک جگہ زور سے ہاتھ مارا تو دیوار سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی درمیان سے کھل گئی۔ اور لارنس اس پیدا ہونے والے خلا میں سے دوسری طرف پہنچ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس میں ایسا فرنیچر موجود تھا۔ جیسے اسے آرام کرنے کے لئے سجایا گیا ہو۔ لارنس نے جلدی سے ایک الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے میں موجود ایک باکس نما مشین باہر نکال کر اس نے تیزی سے اس پر لگے ہوئے بٹن دبائے تو مشین پر موجود دو مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ لارنس نے اس پر موجود ایک ناب کو تیزی سے دائیں طرف کو گھمانا شروع کر دیا۔ ناب کے اوپر موجود ڈائل پر دو مختلف رنگوں کی سوئیاں تیزی سے حرکت کرنے لگیں اور جب دونوں سوئیاں ایک مقام پر آ کر اکٹھی ہو گئیں۔ تو لارنس نے ناب سے ہاتھ ہٹایا اور پھر اس ناب کے نیچے لگے ہوئے سرخ رنگ کے بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے مشین سے تیز سیٹی کی آواز نکلی اور چند لمحوں بعد دونوں

مختلف رنگوں کے بلب یک لخت بجھ گئے اور مشین خاموش ہو گئی۔
"اب یہ باس کے ہیلی کاپٹر کو استعمال نہ کر سکیں گے" ——— لارنس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے مڑ کر وہ واپس اپنے دفتر میں آیا۔ اور اس نے دیوار دوبارہ برابر کی اور پھر کمرے سے نکل کر وہ دوڑتا ہوا کیبن کے بیرونی طرف کو بڑھ گیا۔ ابھی وہ کیبن کے برآمدے میں پہنچا ہی تھا کہ اس نے ایک بڑا ہیلی کاپٹر جس کا رنگ گہرا سرخ تھا۔ کیبن کے سامنے اترتے ہوئے دیکھا۔ وہ تیزی سے دوڑتا ہوا برآمدے سے باہر آیا اور ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ پائلٹ کی سائیڈ سیٹ پر جو خالی تھی بیٹھ چکا تھا۔
"میں نے باس سوزو کے خصوصی ہیلی کاپٹر کی مشینری جام کر دی ہے۔ کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں وہ باس کے سپیشل ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر نکل نہ جائیں" ——— لارنس نے سیٹ پر بیٹھتے ہی پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یہ سب ہوا کیسے لارنس۔ مجھے تو اب تک یقین نہیں آ رہا" ——— پائلٹ سیٹ پر بیٹھے تنومند نوجوان نے ہیلی کاپٹر کو دوبارہ فضا میں بلند کرتے ہوئے پوچھا۔ یہ مارون کا اسسٹنٹ جیفرے تھا۔ عقبی سیٹوں پر دس اور نوجوان بیٹھے ہوئے تھے۔ جیفرے اور ان دس نوجوانوں نے گہرے سرخ رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے تھے۔ یہ سوزین کا ایکشن

گروپ تھا۔ یہ لوگ لڑنے بھڑنے میں انتہائی مہارت رکھتے
تھے۔ اور لارنس نے جیفرے کو ساری صورت حال بتانی
شروع کر دی۔

" اگر باس سوزو اور ڈاکٹر فرانک اس کیبن میں نہ ہوتے
تو میں اس کیبن کو ہی اڑا دیتا۔ ہیڈ کوارٹر میں ایسا انتظام
ہے۔ لیکن اس طرح یہ دونوں بھی ختم ہو سکتے ہیں" ———
لارنس نے کہا۔ اور جیفرے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہیلی کاپٹر جنگل کے اوپر پرواز کرتا ہوا تیزی سے آگے
بڑھا چلا جا رہا تھا اور جیفرے نے ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ
کی۔ اور اسے جنگل کے درمیان ایک قدرے کھلی جگہ پر
اتارنا شروع کر دیا۔

" ہم نے انتہائی محتاط انداز میں بلیو کیمپ کو گھیرنا ہے۔ اس
کے بعد ہم کیبن کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے
کیپسول فائر کریں گے۔ اور پھر ان لوگوں کو آسانی سے گرفتار
کر لیا جائے گا" ——— جیفرے نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت
دیتے ہوئے کہا۔

" یہ تجویز ٹھیک رہے گی۔ ورنہ ہو سکتا ہے وہ ہماری آہٹ
سنتے ہی سوزو اور ڈاکٹر فرانک دونوں کو ہلاک کر دیں" ———
لارنس نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تم فکر نہ کرو۔ میں انہیں چوہوں کی طرح پکڑوں گا۔ اور ان
سے باس ماردن کی موت کا ایسا عبرتناک انتقام لوں گا کہ

ان کی روحیں بھی صدیوں تک اس جنگل کے درختوں سے ٹکراتی پھریں
گی" ——— جیفرے نے ہیلی کاپٹر سے نیچے کودتے ہوئے کہا۔
اور لارنس بھی نیچے اتر آیا۔ جیفرے کے ساتھیوں نے اپنی پشت پر
بڑے بڑے تھیلے اٹھائے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں
عجیب ساخت کی گنیں تھیں جو راکٹ گنیں بھی لگ رہی تھیں اور
مشین گنیں بھی۔

" تم یہاں ہیلی کاپٹر کے قریب ٹھہرو لارنس۔ جب ہم ان پر
قبضہ کر لیں گے تو تمہیں بلوا لیں گے" ——— جیفرے نے لارنس
سے کہا۔

" نہیں۔ میں ساتھ جاؤں گا۔ تم اپنے کسی ساتھی کو یہاں ٹھہرا
دو" ——— لارنس نے جواب دیا۔

" چلو پھر۔ یہاں کس نے آنا ہے۔ آؤ" ——— جیفرے نے کہا۔
اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ درختوں کی اوٹ سے آگے بڑھتا گیا۔
وہ سب بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے اور پھر
تقریباً پندرہ منٹ تک سفر کرنے کے بعد انہیں درختوں کے
درمیان ایک کھلے حصے میں ایک بڑا سا کیبن نظر آنے لگ گیا۔
جس پر نیلے رنگ کا پینٹ کیا گیا تھا۔ جیفرے نے مخصوص
انداز میں اشارہ کیا تو اس کے ساتھی انتہائی محتاط انداز میں
درختوں کی اوٹ لیتے ہوئے کیبن کے گرد پھیلتے چلے گئے۔
جب کہ جیفرے نے لارنس کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا۔ اور
خود اپنے دو ساتھیوں سمیت جھاڑیوں کے درمیان کمانڈو انداز

میں کرالنگ کرتا ہوا کیبن کے سامنے کے رخ آگے بڑھتا گیا۔
چند لمحوں بعد وہ کیبن کے سامنے کھڑے ہیلی کاپٹر کے قریب
پہنچ چکے تھے۔ پھر جیفرے نے ہیلی کاپٹر کی اوٹ لے کر اپنے
کاندھے سے وہ عجیب ساخت کی گن اتار کر سیدھی کی تو اس
کے دو ساتھیوں نے بھی گنیں سیدھی کر لیں۔ اور اس کے
ساتھ ہی جیفرے نے جھٹکے سے سر کو نیچے کیا تو کھٹاک کھٹاک
کی ہلکی سی آوازیں ابھریں اور تین سرخ رنگ کے کیپسول گولیوں
کی طرح اڑتے ہوئے کیبن کے برآمدے اور درمیانی راہداری
میں جا کر گرے اور اس کے ساتھ ہی پورے کیبن میں سرخ
رنگ کا دھواں پھیلنے لگا۔ اسی لمحے تین اور کیپسول فائر ہوئے
اور پھر مسلسل کیپسول فائر ہونے لگے۔ چند لمحوں بعد ہی پورا
کیبن سرخ رنگ کے دھوئیں میں جیسے غائب ہو گیا اور جیفرے
نے ایک بار پھر سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر ٹریگر سے
ہاتھ ہٹا لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں نے بھی
ٹریگر سے ہاتھ ہٹا لئے۔ آہستہ آہستہ سرخ دھواں غائب ہوتا
گیا اور کیبن دوبارہ نظر آنے لگ گیا۔ وہ دس منٹ تک
وہیں رکے رہے۔ جب دھواں بالکل غائب ہو گیا تو جیفرے
نے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔

"مشین گنیں بنا لو" ـــــ جیفرے نے سرگوشیانہ انداز
میں کہا اور اس کے ساتھیوں نے گنوں پر موجود بٹن پریس
کر دیئے۔ اور پھر وہ تینوں محتاط انداز میں کیبن کی طرف بڑھتے

چلے گئے۔ برآمدے میں داخل ہو کر وہ ایک لمحے کے لئے رکے
اور پھر تیزی سے آگے بڑھے اور چند لمحوں بعد وہ ایک
کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ جہاں فرش پر پاکیشیائی گروپ
ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ جب کہ سوزو
اور ڈاکٹر فرانک دونوں کرسیوں پر بندھے بے ہوش پڑے
ہوئے تھے۔

"انتھونی۔ رسیاں اٹھا کر ان سب پاکیشیائیوں کے
ہاتھ مضبوطی سے باندھ دو۔ اور انہیں دیوار کے ساتھ لگا دو۔
اور جیمز تم جا کر لارنس اور باقی ساتھیوں کو بلا لاؤ۔ جلدی
کرو" ـــــ جیفرے نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا۔
اور ان میں سے ایک دوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔ جب کہ دوسرے
ساتھیوں نے رسیاں اٹھا کر فرش پر پڑے ہوئے پاکیشیائی گروپ
کے ہاتھ ان کے عقب میں باندھنے شروع کر دیئے۔ جب کہ
جیفرے نے سوزو اور ڈاکٹر فرانک کے جسم کے گرد بندھی ہوئی
رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔

تھوڑی دیر بعد لارنس اور جیفرے کے باقی ساتھی بھی
کمرے میں پہنچ گئے۔

"میرا خیال ہے۔ ڈاکٹر اور باس کو ہوش میں لانے
سے پہلے ان کا خاتمہ کر دیا جائے" ـــــ لارنس نے اندر
داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں انہیں آسان موت نہیں مارنا چاہتا ـــــ

جیفرے نے سرد لہجے میں کہا۔ اور لارنس ہونٹ بھینچ کر
خاموش ہو گیا۔

" ان سب کو اٹھا کر کیبن سے باہر لے آؤ۔ اور رسیاں
بھی اٹھا لو تاکہ انہیں ایسی سزا دی جائے کہ ان کی روحیں
بھی صدیوں تک تڑپتی رہیں " ——— جیفرے نے کہا۔ اور
واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" مم ——— مم ——— میں کہاں ہوں۔ اوہ اوہ۔ مادام سوزین
اور ماردن دونوں کی لاشیں " ——— سوزد نے ہوش میں آتے
ہی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

" تم سرکاری اور غیر سرکاری دونوں قسم کی مخلوق کے سامنے
ہو۔ بولو کس کے ہاتھوں مرنا پسند کرو گے " ——— عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" سرکاری، غیر سرکاری۔ کیا مطلب۔ اوہ تو تم نے دھوکہ
کیا تھا " ——— سوزد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا مطلب ہے۔ تم بھی غیر سرکاری آدمی ہو۔ سرکاری
آدمیوں کو اتنی جلدی سمجھ نہیں آیا کرتی۔ بہرحال اب تم یہ بتاؤ
گے کہ ایکشن گروپ میں کتنے افراد ہیں اور تمہارے ہیڈکوارٹر
میں کتنے افراد ہیں اور یہ کہاں ہیں " ——— عمران نے یکلخت

انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
لیکن اس سے پہلے کہ سوزد کوئی جواب دیتا اچانک عمران کی ناک سے قدرے نامانوس سی بُو ٹکرائی۔ اور وہ تیزی سے مڑا ہی تھا کہ یک لخت اس کے ذہن میں زوردار دھماکہ سا ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔ پھر جب عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے لبوں پر لاشعوری طور پر مسکراہٹ سی رینگنے لگی۔ کیونکہ اب منظر یکسر بدل چکا تھا۔ وہ ایک درخت کے تنے کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے۔ اور اس کی گردن کے گرد باقاعدہ رسا پڑا ہوا تھا۔ اور رسا ایک شاخ کے درمیان سے گزر کر سامنے کھڑے ایک سرخ پوش کے ہاتھ میں موجود تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اُسے باقاعدہ پھانسی پر لٹکانے کے انتظامات کئے گئے تھے۔ عمران نے گردن گھما کر دیکھا تو اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ کیونکہ اس کے باقی ساتھیوں کو بھی اسی طرح پھانسی پر لٹکانے کے انتظامات کئے گئے تھے۔ اور ایک ایک سرخ پوش کے ہاتھوں میں ایک ایک رسا تھا۔ سوزد اور ڈاکٹر فرانک ان سرخ پوشوں کے قدموں میں اسی طرح بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان سرخ پوشوں کے ساتھ ایک شخص عام سوٹ پہنے ہوئے کھڑا تھا۔
" ویری گڈ۔ بڑا دلکش منظر ہے " ــــ عمران نے یک لخت

اونچی آواز میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
" ابھی جب تم اس رسے سے لٹکو گے تو منظر اور بھی زیادہ دلکش ہو جائے گا " ــــ اس تنومند نوجوان نے جس کے ہاتھ میں عمران کی گردن میں موجود رسے کا دوسرا سرا تھا بڑے طنزیہ انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے رسا کھینچنا شروع کر دیا۔
ایک سرخ پوش عمران کے ساتھیوں کے جسموں میں انجکشن لگانے میں مصروف تھا۔ وہ شاید سب کے ہوش میں آنے کے منتظر تھے۔
" کم از کم مجھے یہ تو حق حاصل ہے کہ میں اپنے جلاد سے اس کا تعارف حاصل کر سکوں۔ تاکہ مجھے پتہ چلے کہ جلاد صاحب پھانسی لگانے میں کوئی تجربہ بھی رکھتے ہیں یا نہیں " ــــ عمران نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈوں سے رسیاں کاٹنے میں بھی مصروف ہو چکا تھا۔
" ہاں۔ بالکل تعارف ہو جانا چاہئے۔ میں ایکشن گروپ کے انچارج مارون کا اسسٹنٹ ہوں جیفرے اور مارون کی موت کے بعد اب میں ایکشن گروپ کا چیف ہوں۔ یہ سرخ لباس والے ایکشن گروپ کے ممبرز ہیں۔ اور یہ سوزد کا اسسٹنٹ ہے لارنس " ــــ جیفرے نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔
" کمال ہے۔ اتنا چھوٹا ایکشن گروپ صرف دس گیارہ افراد

پر مشتمل۔ میں تو سمجھا تھا ماردون نے کوئی بڑا گینگ پال رکھا ہو گا"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تم لوگوں کو عبرت ناک موت مارنے کے لئے اتنے افراد ہی
کافی ہیں" ـــــ جیفرے نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تمہارا مطلب ہے کہ واقعی بس اتنا ہی ایکشن گروپ ہے"
عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"زیادہ بک بک مت کرو۔ صرف چند لمحے ٹھہر جاؤ۔ کہ
تمہارے سارے ساتھی ہوش میں آجائیں۔ پھر میں دیکھوں گا۔
تمہاری زبان کتنی لمبی ہے" ـــــ جیفرے نے انتہائی غصیلے
لہجے میں کہا۔
"جیفرے میرا کہنا مانو باس سوزد کو پہلے ہوش میں لے آؤ۔ اس
کے بعد وہ جیسے حکم دیں ویسے ہی کرو" ـــــ ساتھ کھڑے ہوئے
عام سے سوٹ میں ملبوس آدمی نے اس سرخ پوش سے مخاطب
ہو کر کہا۔
"سنو لارنس۔ میں اب ایکشن گروپ کا چیف ہوں اور ماردون
اور مادام سوزین کی موت کے بعد اب میں ہی کیمپ کا سب سے
با اختیار آدمی ہوں۔ تمہارا باس سوزد بھی اب میرے ماتحت کام
کرے گا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم خاموش کھڑے رہو" ـــــ
جیفرے نے انتہائی سخت لہجے میں اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔
اور وہ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔
عمران کے سارے ساتھی اب ہوش میں آچکے تھے۔ اور وہ سب

کھڑے ہو کر حیرت سے اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے۔
"ٹائیگر۔ تم فوراً اپنے ہاتھ کھول لو۔ اور دوسرے سب لوگ سن
لیں۔ میں اور ٹائیگر اپنے کھلے ہاتھوں سے رسے کو پکڑ کر اچانک
زوردار جھٹکا دیں گے تو رسا پکڑے ہوئے یہ افراد اگر رسوں کو
پکڑے رہے۔ تو ہمارے سینوں سے آلگیں گے۔ باقی افراد نے
رسے سمیت دوڑ پڑنا ہے۔ اور اپنے آپ کو کسی موٹے درخت
کے تنے کے پیچھے چھپا لینا ہے" ـــــ عمران نے یک لخت اونچی
آواز میں پاکیشیا کی مقامی زبان میں اپنے ساتھیوں کو ہدایت
دیتے ہوئے کہا۔
"یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو" ـــــ اس جیفرے نے چیختے
ہوئے کہا۔
"میں مرنے سے پہلے دعا مانگ رہا تھا۔ چلو اگر تم اجازت
دو تو میں مزید دعا مانگ لوں" ـــــ عمران نے بڑے معصوم
سے لہجے میں کہا تو جیفرے اس طرح کھلکھلا کر ہنس پڑا جیسے موت
زندگی اس کے ہاتھوں میں ہو۔
"ٹھیک ہے۔ جب تم نے منت کی ہے تو میں تمہیں دو منٹ
دیتا ہوں۔ جس قدر دعائیں یاد ہوں مانگ لو" ـــــ جیفرے نے
بڑے فاتحانہ انداز میں کہا۔
"دو منٹ کے اندر رسی کھول لو ٹائیگر" ـــــ عمران نے کہا۔
"بس کٹنے والی ہے رسی" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔
"باس۔ میں نے اس کو جھٹکا دے کر خاصا کمزور کر لیا ہے" ـــــ

جوزف کی آواز سنائی دی۔

"میں نے بھی ماسٹر" ـــــ جوانا نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم سب باری باری دعائیں مانگ رہے ہو۔ مانگ لو۔ مانگ لو" ـــــ جیفرے نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ طنز تھا۔ اس کے ساتھی ایک قطار کی صورت میں رسے تھامے کھڑے ہوئے تھے۔ عجیب ساخت کی مشین گنیں ان کے کاندھوں سے لٹکی ہوئی تھیں۔ جب کہ لارنس جیفرے کے ساتھ ہی خالی ہاتھ کھڑا تھا۔

"سنو جیفرے۔ جولیا عورت ہے۔ اس لئے تم اسے یہ سزا نہ دو۔ بیشک بعد میں گولی مار دینا۔ یہ تہذیب کے خلاف ہے" ـــ یکلخت عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم نے بھی تو مادام سوزین کو ہلاک کر دیا تھا۔ اس وقت تمہیں وہ عورت نظر نہ آئی تھی۔ او۔ کے۔ اب تمہاری چیخیں سننے اور تمہارے پھڑکنے کا تماشہ دیکھنے کا وقت آگیا ہے" ـــــ جیفرے نے اونچے لہجے میں کہا۔

"کھینچو" ـــــ یکلخت عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے اپنے ہاتھ گردن کے ساتھ اوپر کو جاتے ہوئے رسے پر ڈالے اور ایک زوردار جھٹکا دیا اور جیفرے جو شاید خود کھینچنے کے لئے رسے کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا۔ ایک جھٹکے سے اڑتا ہوا عمران کے سامنے زمین پر آگرا۔ اسی لمحے اس کے باقی ساتھیوں کی چیخیں سنائی دیں۔ ٹائیگر،

جوزف اور جوانا تینوں نے انہیں ہاتھوں سے کھینچ لیا تھا جب کہ باقی افراد تیزی سے عقبی طرف کو دوڑ پڑے تھے۔ اور ان کے اچانک دوڑ پڑنے کی وجہ سے وہ لوگ بے اختیار دوڑتے ہوئے درختوں کی طرف آگئے تھے۔ ان کے حلق سے حیرت سے چیخیں نکل رہی تھیں۔ جیفرے جیسے ہی عمران کے سامنے آکر گرا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے جھکا اور اس کے ساتھ ہی جیفرے کا جسم فضا میں کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا حیرت سے منہ کھولے اور آنکھیں پھاڑے کھڑے لارنس سے پوری قوت سے ٹکرایا۔ اور جیفرے کو ہوا میں اچھالتے ہی عمران نے جھپٹ کر اس کے کاندھے سے لٹکنے والی مشین گن اٹھائی اور پھر جنگل کا وہ حصہ انسانی چیخوں اور مشین گن کی ریٹ ریٹ سے گونج اٹھا۔ پھر ٹائیگر اور جوانا نے بھی مشین گنیں سنبھال لیں۔ اور تین آدمی جو دوڑ کر درختوں کی آڑ لے رہے تھے۔ ان کی فائرنگ کی زد میں آگئے۔ اور نتیجہ یہ کہ چند لمحوں بعد جیفرے لارنس اور اس کے سارے سرخ پوش ساتھی لاشوں کی صورت میں تبدیل ہو چکے تھے۔ جیفرے اور اس کے ساتھی جو عمران اور اس کے ساتھیوں کو عبرتناک موت دینے کا دعویٰ کر رہے تھے۔ خود اندھی اور دردناک موت کا شکار بن چکے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اپنے گلے سے رسے نکالے۔ اور پھر ٹائیگر، جوزف اور جوانا نے باقی ساتھیوں کے ہاتھ کھول دیئے۔

"توبہ توبہ۔ کس قدر خوفناک سچویشن تھی۔ میرا تو ابھی تک رواں رواں کانپ رہا ہے" ـــــ جولیا نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"یہ اس عمران کی بک بک کی وجہ سے انہیں موقع مل گیا تھا۔ کہ وہ یہاں تک پہنچ گئے تھے" ـــــ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب بھی تو عمران نے ہی اپنی اور ہماری سب کی زندگیاں بچائی ہیں۔ تم نے کون سا تیر مار لیا ہے" ـــــ جولیا نے بے اختیار جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"میں کون ہوتا ہوں کسی کی زندگی بچانے والا۔ یہ سب اللہ تعالٰے کے کام ہیں۔ ویسے میرا خیال تھا کہ یہ ایکشن گروپ خاصا لمبا چوڑا گروپ ہوگا۔ لیکن یہ تو بے حد مختصر سا گروپ نکلا اور میں اس لئے وقت گزارنے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ میں نے اچانک چھت کے ایک خانے کو معمولی سا روشن ہوتے دیکھ لیا تھا۔ میں سمجھ گیا تھا کہ ہمیں کہیں سے چیک کیا جا رہا ہے۔ ویسے میرا خیال تھا کہ جو کوئی بھی آئے گا وہ ہیلی کاپٹر پر ہی آئے گا۔ لیکن یہ لوگ نہ صرف انتہائی خفیہ طریقے سے آئے ہیں بلکہ انہوں نے واقعی ذہانت سے کام لیا ہے۔ کہ پہلے ہمیں بے ہوش کر دیا۔

بہرحال اب یہ ایکشن گروپ والا دھڑکا ختم ہو گیا۔ اب کم از کم اس کیمپ کی حد تک ہم محفوظ ہو چکے ہیں" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو تم ان لوگوں کے انتظار میں وقت گزار رہے تھے۔ لیکن اگر خطرہ تھا تو ہم کیبن سے باہر بھی چھپ سکتے تھے" ـــــ جولیا نے کہا۔

"باہر بھی درختوں پر آلات موجود ہو سکتے تھے۔ اور ہم بکھرے ہوئے ہونے کی صورت میں خطرات سے بھی دوچار ہو سکتے تھے۔ بہرحال جوزف اور جوانا تم دونوں جنگل میں اس ہیلی کاپٹر کو تلاش کرو جس سے یہ لوگ آئے ہیں۔ اور اب میں اس سوزد کو پہلے ہوش میں لا کر اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مزید پوچھ گچھ کرتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور زمین پر پڑے سوزد کو اٹھا کر اس نے ایک درخت کے تنے کے ساتھ کھڑا کر دیا۔ جب کہ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اسے رسی سے باندھ دیا۔

"گیس کے انٹی انجکشن ان لوگوں کے تھیلوں میں ہوں گے۔ وہ تلاش کرو" ـــــ عمران نے صفدر سے کہا۔ اور صفدر ایکشن گروپ کے افراد کی لاشوں کی طرف بڑھ گیا۔ جن کی پشت پر اب بھی تھیلے موجود تھے۔

"تنویر۔ تم ٹائیگر کے ساتھ مل کر اس ڈاکٹر فرانک کو بھی درخت سے باندھ دو" ـــــ عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا ڈاکٹر فرانک کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے کیبن کے اندر سے سوزین اور مارون کی لاشیں بھی باہر اٹھا لانے کے لئے کہا۔

چند لمحوں بعد سوزد اور ڈاکٹر فرانک دونوں کو گیس کے اینٹی انجکشن لگا کر ہوش میں لے آیا گیا۔

"یہ — یہ — کیا — کیا مطلب۔ اوہ یہ لوگ کیوں پڑے ہیں۔ اور یہ مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔ تم لوگوں نے" ڈاکٹر فرانک نے ہوش میں آتے ہی حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش کھڑے رہو۔ ورنہ ابھی دانت باہر نکال دوں گا"۔ تنویر نے جو ڈاکٹر فرانک کے قریب کھڑا تھا۔ انتہائی سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ تو ڈاکٹر فرانک بے اختیار سہم کر خاموش ہو گیا۔

"سوزد۔ تم نے پہچان لیا ہو گا کہ تمہاری مادام سوزین کی کھوپڑی چار ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ اور تم نے ایکشن گروپ کے چیف مارون کی ٹوٹی ہوئی گردن بھی دیکھ لی ہو گی۔ اور لارنس، جیفرے اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی دیکھ لی ہوں گی۔ اس لئے اب جو کچھ میں پوچھوں اس کا درست جواب چاہیئے مجھے۔ ورنہ اگر ان لاشوں میں تمہارا اضافہ بھی ہو جائے تو ہمیں تو کوئی فرق نہ پڑے گا۔ البتہ تم اس خوبصورت زندگی سے محروم ہو جاؤ گے۔ ہاں اگر تم درست بتا دو تو میرا وعدہ کہ تمہیں زندہ رکھا جائے گا" —— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو" —— سوزد نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا ہیڈ کوارٹر جہاں ساری مشینری نصب ہے۔ وہ کہاں ہے۔ وہاں کتنے افراد ہیں۔ اور باقی کیبن کہاں کہاں ہیں اور وہاں کتنے افراد ہیں" —— عمران نے کہا۔

"اگر میں بتا دوں تو کیا تم واقعی مجھے رہا کر دو گے" —— سوزد نے کہا۔

"ہاں" —— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سوزد نے واقعی پوری تفصیل بتانی شروع کر دی۔ اسی لمحے ایک ہیلی کاپٹر کی آواز انہیں اپنے اوپر سنائی دی۔ اور وہ سب چونک کر ادھر ادھر ہو گئے مگر عمران کی نظریں ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سے باہر نکلے ہوئے جوزف پر پڑ گئیں۔

"جوزف اور جوانا ہیں" —— عمران نے اونچی آواز میں کہا اور وہ سب ساتھی مطمئن ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر پہلے ہیلی کاپٹر کے قریب ہی لینڈ کر گیا۔

"جولیا۔ تم ساتھیوں سمیت اس ہیلی کاپٹر میں جاؤ۔ اور کیمپ کے تمام کیبنز میں جتنے بھی افراد ہوں ان سب کو ختم کر کے یہاں آؤ۔ اسلحہ ان ایکشن گروپ والوں کے تھیلوں سے تمہیں مل جائے گا۔ صرف ٹائیگر، جوزف اور جوانا یہاں رہیں گے" —— عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے ایکشن گروپ کے افراد کی لاشوں کی طرف بڑھ گئے۔

تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں بلند ہوا اور پھر جنگل کے اوپر پرواز کرتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

" ڈاکٹر فرانک۔ تم بہت بڑے سائنسدان ہو۔ مجھے یہ توقع بھی نہ تھی۔ کہ تم جیسا سائنسدان اس طرح کوئی مجرم تنظیم بنا کر مجرمانہ کام کرے گا۔ اس لئے تم تو مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تم جیسے لوگ سائنس کے نام پر بہت بڑا دھبہ ہیں۔ اور میں سائنس کا طالب علم ہونے کی وجہ سے سائنس کے چہرے پر تم جیسا گندہ دھبہ برداشت نہیں کر سکتا" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں ڈاکٹر فرانک سے کہا۔ اور آگے بڑھ کر اس نے ڈاکٹر فرانک کے سینے پر مشین گن کی نال رکھی اور اُسے دبا دیا۔

" مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ مجھ پر رحم کرو۔ مجھے مت مارو۔ میں واقعی لالچ میں اندھا ہو گیا تھا۔ میں توبہ کرتا ہوں۔ آئندہ کوئی جرم نہ کروں گا" ——— ڈاکٹر فرانک نے موت کے خوف سے گھگھیاتے ہوئے کہا۔

" اس سے کیا ہو گا۔ تمہاری یہ لیبارٹریاں تو یہاں کام کرتی رہیں گی۔ ہاں ایک صورت میں سوزو کی طرح تمہاری بھی جان بخشی ہو سکتی ہے۔ کہ تم مجھے ان لیبارٹریوں کی تفصیلات بتاؤ۔ پوری تفصیلات۔ تاکہ میں وہاں سے دوسرے سائنسدانوں کو بھی تمہارے ساتھ نکال کر لے جاؤں۔ خالی لیبارٹریاں ظاہر ہے کوئی جرم نہیں کر سکیں گی" ——— عمران نے اُسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

" میں بتاتا ہوں۔ پلیز میں بتاتا ہوں۔ تم بے شک پوری لیبارٹریاں اڑا دو۔ بے شک وہاں کے سارے سائنسدانوں کو مار ڈالو۔

مگر مجھے مت مارو۔ مجھے زندہ رہنے دو۔ میں بتاتا ہوں" ——— ڈاکٹر فرانک نے کہا۔ اور ڈاکٹر فرانک کی خود غرضی اور کمینگی پر عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔

" بتاؤ۔ شروع ہو جاؤ۔ اگر تمہاری زبان رکی تو ٹریگر پر میری انگلی حرکت میں آ جائے گی" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

تو ڈاکٹر فرانک نے پوری روانی سے ساری تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔ اس کے بعد عمران نے اس سے سوالات شروع کر دیئے۔ ڈاکٹر فرانک سوالوں کے جواب دیتا رہا۔

" او کے۔ لیبارٹری میں موجود بقول تمہارے ڈیڑھ سو سائنسدانوں اور آٹھ سو کے قریب دوسرے عملے کے افراد کو بچایا جا سکتا ہے یا نہیں۔ بولو۔ کیا چاہتے ہو تم" ——— عمران نے کہا۔

" مجھے ——— مجھے بچا لو۔ بس تم مجھے بچا لو۔ میں مرنا نہیں چاہتا" ڈاکٹر فرانک نے فوراً ہی کہا۔

" تم جیسے خود غرض اور کمینے آدمی کی خاطر ایک ہزار افراد کو کیسے قربان کیا جا سکتا ہے ڈاکٹر فرانک۔ اس لئے تم ہی رخصت ہو جاؤ" ——— عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ڈاکٹر فرانک کے حلق سے خوفناک انداز میں چیخ نکلی۔ اور اس کا درخت سے بندھا ہوا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔ اور عمران ہونٹ بھینچے پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے چہرے سے ذرا برابر بھی محسوس

نہ ہو رہا تھا کہ اس نے کسی بڑے سائنس دان کو ہلاک کیا ہے بلکہ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اس نے کسی پاگل کتے کو گولی مار دی ہو۔

" انتہا ہے۔ کمینگی اور خود غرضی کی۔ حالانکہ علم انسان حاصل ہی اس لئے کرتا ہے تاکہ ان مکروہ جذبات کو کنٹرول کر سکے "—— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا جو خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

پیٹر اپنے مخصوص دفتر میں بیٹھا ایک فائل کو سامنے رکھے پڑھنے میں مصروف تھا کہ میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔ پیٹر نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "—— پیٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

" مورگن کیمپ سے سوزو صاحب آئے ہیں۔ اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں "—— دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" سوزو۔ اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ وہ مادام سوزین کا کوئی خاص پیغام لے آیا ہوگا۔ بھیج دو اسے "—— پیٹر نے چونک کر کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے فائل بند کی اور اُسے میز کی دراز میں رکھ دیا۔

" سوزین نے لازماً اس پاکیشیائی گروپ کا خاتمہ کرنے

کی خوشخبری بھیجی ہوگی اور اس نے اپنے کیمپ انچارج سوزو
کو اس لئے بھیجا ہوگا تاکہ وہ مجھے پوری تفصیل سے سب کچھ
بتا سکے "۔۔۔ پیٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے سوزو اندر داخل
ہوا۔ اس کا چہرہ بجھا بجھا سا تھا۔ اس نے پیٹر کو سلام کیا۔

" آؤ سوزو۔ بیٹھو۔ لگتا ہے طویل سفر کی وجہ سے خاصے
تھک گئے ہو "۔۔۔ پیٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یس باس "۔۔۔ سوزو نے کہا۔ اور میز کی دوسری
طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ہاں اب بتاؤ۔ سوزین نے کیا خوشخبری بھیجی ہے "۔۔۔
پیٹر نے خوشگوار سے لہجے میں کہا۔

" خوشخبری "۔۔۔ سوزو نے چونک کر پوچھا۔ اس کے
لہجے میں حیرت تھی۔

" ظاہر ہے۔ خوشخبری ہی بھیجی ہوگی۔ اور اس کی طرف سے کیا
آنا ہے۔ کیا وہ پاکیشیائی گروپ ختم ہوگیا۔ کیسے ختم ہوا۔
خوب شکار کھیلا ہوگا سوزین نے ان کا "۔۔۔ پیٹر نے ہنستے
ہوئے کہا۔

" باس۔ مادام سوزین ہلاک ہوچکی ہیں "۔۔۔ سوزو نے
دھیمے سے لہجے میں کہا تو پیٹر کی آنکھیں اس قدر تیزی سے
پھیلیں کہ اس کے کونے تقریباً کانوں سے جا لگے۔

" کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو۔ کیا پاگل

ہو گئے ہو "۔۔۔ یک لخت پیٹر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں باس۔ نہ صرف مادام سوزین بلکہ پورا
کیمپ تباہ ہوگیا ہے۔ ساری لیبارٹریاں تباہ ہوچکی ہیں سب
کچھ ہی ختم ہوگیا ہے "۔۔۔ سوزو نے ہونٹ چباتے ہوئے
جواب دیا۔

" اوہ اوہ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ آخر یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ بولو
جلدی بکو۔ کیا ہوا ہے "۔۔۔ پیٹر کی حالت واقعی خراب
ہوتی جا رہی تھی۔

" باس۔ میں اس لئے یہاں آیا ہوں کہ اگر آپ چاہیں تو
اس تباہی کے ذمہ دار افراد سے فوری طور پر عبرتناک انتقام
لے سکتے ہیں "۔۔۔ سوزو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ پوری طرح کھل کر بات کرو "۔۔۔ پیٹر نے
اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" پہلے اس ساری تباہی کی تفصیلات سن لیں۔ تاکہ آپ کو
اندازہ ہوسکے کہ وہاں کیا ہوا اور ہم نے کس طرح جدوجہد کی۔
مگر ہم اپنے انجام سے نہ بچ سکے "۔۔۔ سوزو نے کہا۔ اور
اس کے بعد اس نے شروع سے لے کر آخر ڈاکٹر فرانک کے قتل
تک پوری تفصیلات بتا دیں۔ اس دوران وہ ایک بار نیچے اس
طرح جھکا تھا جیسے پنڈلی پر ہونے والی خارش کو ہاتھ سے دور
کر رہا ہو۔

" اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں یہ۔

مگر لیبارٹریاں تو بچ گئیں ہوں گی" ـــــ پیٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ اس عمران اور اس کے ساتھیوں نے ڈاکٹر فرانک سے پوری تفصیلات حاصل کر لی تھیں۔ پھر کیمپ میں موجود ہر آدمی کو ختم کر دینے کے بعد یہ لوگ لیبارٹریوں میں پہنچ گئے انہوں نے وہاں سے سارے سائنسدانوں اور دوسرے عملے کو لیبارٹریوں سے باہر نکالا۔ اور اس کے بعد لیبارٹریوں میں ڈائنامیٹ فٹ کر کے انہوں نے ساری لیبارٹریاں اڑا دیں۔ لیبارٹریوں کے جن لوگوں نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی ان کا بے دریغ خاتمہ کر دیا گیا۔ پھر باقی افراد کو انہوں نے ایک مقامی گاؤں تک پہنچا دیا کہ وہ اب اپنی مرضی سے جہاں چاہیں جا سکتے ہیں۔ اور مجھے ساتھ لے کر وہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے پرواز کرتے ہوئے یہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے مجھے ایک کوٹھی میں بند کر دیا۔ اور خود وہ اسلحے وغیرہ کا انتظام کرنے نکل گئے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ پہلے اسلحہ وغیرہ کا انتظام کر لیں تاکہ ٹیکساٹ کے ہیڈ کوارٹر کو بھی مورگن کیمپ اور لیبارٹریوں کی طرح تباہ کیا جا سکے۔ لیکن میں وہاں سے نکلنے اور یہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گیا ہوں" ـــــ سوزو نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ویری گڈ۔ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ لوگ" ـــــ پیٹر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گرین ٹاؤن کی کوٹھی نمبر بارہ میں باس" ـــــ سوزو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے حلیئے وغیرہ بتاؤ۔ پوری تفصیلات" ـــــ پیٹر نے تیز لہجے میں پوچھا اور سوزو نے حلیئے بتانے شروع کر دیئے۔

"ٹھیک ہے۔ بے حد شکریہ سوزو۔ تم نے انتہائی اہم معلومات مہیا کی ہیں۔ اب چاہے یہ پاتال میں کیوں نہ گھس جائیں۔ میں انہیں ڈھونڈھ لوں گا۔ اور پھر ان سے ایسا بھرپور انتقام لوں گا کہ ان کو اپنے حشر کا تصور بھی نہ ہوگا۔ مگر تم شکست کھا چکے ہو۔ اس لئے اب تم بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ میں اپنی تنظیم میں کسی ایسے آدمی کا وجود ایک لمحے کے لئے بھی گوارہ نہیں کر سکتا جو شکست کھا چکا ہو" ـــــ پیٹر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور میز کی دراز سے اس نے برق رفتاری سے ریوالور نکالا۔ اور اس سے پہلے کہ سوزو احتجاج کرتا کمرہ ریوالور کے دھماکے اور سوزو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ سوزو کرسی سمیت الٹ کر پیچھے قالین پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"ہونہہ۔ مجھے شکست کی خبر دینے آیا تھا۔ بزدل نانسنس" پیٹر نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ریوالور دوبارہ دراز میں رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔ جان سپیکنگ" ——— دوسری طرف سے ایک آوا
سنائی دی۔

"پیٹر بول رہا ہوں جان۔ میرے دفتر میں سوزد کی لاش
پڑی ہے۔ جب میں دفتر سے اٹھ جاؤں تب اپنے آدمی بھیج کر
اسے یہاں سے اٹھواؤ اور برقی بھٹی میں ڈال دو" ——— پیٹر
نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے جان نے جواب دیا۔
اور پیٹر نے کریڈل دبا کر تیزی سے ایک اور نمبر پریس کر دیا۔

"یس ——— رالف اٹنڈنگ" ——— دوسری طرف سے
ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"پیٹر بول رہا ہوں رالف۔ مغربی اور جنوبی سیکٹرز کے چیفس کو
ایمرجنسی میٹنگ کے لئے کال کر لو۔ میں اس کے لئے انہیں
پوائنٹ نمبر ٹو کے میٹنگ ہال تک پہنچنے کے لئے ایک گھنٹہ
دے سکتا ہوں" ——— پیٹر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور
دوسری طرف سے کوئی جواب سنے بغیر اس نے کریڈل دبایا۔
اور ایک نمبر ڈائل کر دیا۔

"راجر بول رہا ہوں" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور
آواز سنائی دی۔

"راجر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایک گروپ نے جس
میں ایک سوئس عورت۔ دو ایکریمی حبشی اور آٹھ پاکیشیائی مرد
ہیں۔ مورگن کیمپ اور وہاں موجود ہر آدمی کو انہوں نے ہلاک

کر دیا ہے۔ سوزد کو وہ زندہ یہاں اس لئے لے آئے تھے۔
تاکہ اس کی مدد سے ہیڈ کوارٹر کا کھوج نکال سکیں اور یقیناً
انہوں نے سوزد سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات
حاصل کر لی ہوں گی۔ اور یہ لوگ کسی بھی لمحے ہیڈ کوارٹر پر
حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ اس لئے تم پورے ہیڈ کوارٹر میں
فوری طور پر حفاظتی انتظامات مکمل کر دو۔ اور اگر یہ لوگ یہاں
حملہ آور ہوں تو ان میں سے کسی ایک کو بھی بچ کر نہیں جانا
چاہیئے۔ ورنہ میں تمہیں اور تمہارے پورے گروپ کو گولیوں
سے اڑا دوں گا" ——— پیٹر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا۔ اور پھر
ساتھ پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے
نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایمرے بول رہا ہوں" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی
ایک سردسی آواز سنائی دی۔

"ایمرے۔ میں پیٹر بول رہا ہوں" ——— پیٹر نے تحکمانہ لہجے
میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس" ——— ایمرے کا لہجہ اس بار بے حد
مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ایمرے۔ آٹھ پاکیشیائی مردوں۔ ایک سوئس عورت اور
دو ایکریمی حبشیوں کے حلیے اور قد و قامت ٹیپ کر لو" ——— پیٹر
نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ایک منٹ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور
پھر رسیور پر خاموشی چھا گئی۔
"فرمایئے باس۔ میں نے ٹیپ سے فون منسلک کر دیا ہے۔"
ایمرے نے کہا اور جواب میں پیٹر نے سوزو سے معلوم کئے
ہوئے حلیوں اور قد و قامت کی تفصیلات بتانی شروع کر
دیں۔
"یس باس"۔۔۔۔ ایمرے نے پوچھا۔
"یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انتہائی خطرناک گروپ ہے۔
اس نے تنظیم کو بے پناہ اور ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔
مورگن جنگل میں موجود مادام سوزین کا کیمپ اور وہاں موجود
لیبارٹریاں سب تباہ کر دی ہیں۔ مادام سوزین اور سب لوگوں
کو انہوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ اور اب یہ گروپ یہاں
ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے آیا ہے۔ ان کے متعلق اطلاع ہی
ملی ہے کہ یہ گروپ گرین ٹاؤن کی کوٹھی نمبر بارہ میں مقیم ہے۔
اور شہر کے کسی گروپ سے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کے لئے اسلحہ
حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تم پورے شہر میں
اپنے مسلح آدمی پھیلا دو۔ ہیڈ کوارٹر کے گرد بھی خفیہ طور پر
تمہارے آدمی موجود ہونے چاہئیں۔ اس کوٹھی کو بھی چیک
کرو۔ گو مجھے امید نہیں ہے کہ اس کوٹھی سے سوزو کے فرار
کے بعد یہ لوگ وہاں موجود ہوں۔ پھر بھی اسے چیک کر لو۔
تمام مقامی تنظیمیں جہاں سے اسلحہ یہ لوگ خرید سکتے ہوں۔

ان سے رابطہ قائم کرو۔ تمام ہوٹلوں۔ باروں۔ ریستورانوں۔
اور گیم ہاؤسز کو چیک کرو۔ میں ہر قیمت پر اور فوری طور پر
ان لوگوں کی موت چاہتا ہوں۔ جو مشکوک آدمی نظر آئے اُسے
گولی سے اڑا دو۔ کسی پوچھ گچھ کے چکر میں مت پڑو۔ ان کو
ہلاک کرنے کے لئے چاہے تمہیں سیرنگ کی ساری آبادی کو
ہی کیوں نہ قتل کرنا پڑے کر ڈالو۔ میں بعد میں سب سنبھال
لوں گا۔ لیکن میں انہیں زیادہ دیر تک سانس لینے کی
اجازت نہیں دے سکتا۔ سمجھ گئے"۔۔۔۔ پیٹر نے حلق کے
بل چیختے ہوئے کہا۔
"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ میرے گروپ کی سیرنگ
پر گرفت بے حد مضبوط ہے۔ یہ لوگ زیادہ دیر تک سانس
نہ لے سکیں گے"۔۔۔۔ ایمرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"گڈ شو"۔۔۔۔ پیٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور
تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی
دیر بعد اس کی کار شہر کی مصروف سڑکوں سے گزرتی ہوئی
انتہائی تیز رفتاری سے پوائنٹ ٹو کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔
جہاں اس نے تمام سیکشنز کے چیفس کی ہنگامی میٹنگ کال
کی تھی۔ اس کا مقصد ان لوگوں کو اس گروپ کی موجودگی
اور مورگن کیمپ اور لیبارٹریوں کی تباہی کے بارے میں
آگاہ کرنا تھا۔ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ سوزو سے ان لوگوں
نے نہ صرف ہیڈ کوارٹر بلکہ باقی سیکشنز کے بارے میں

معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔ اور اسے خیال تھا کہ کہیں
یہاں ہر طرف سے دباؤ بڑھنے پر وہ پہلے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے
کی بجائے کسی سیکشن پر حملہ کرنے کے لئے نہ نکل جائیں۔
تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک الگ تھلگ بنی ہوئی کالونی
میں داخل ہو کر ایک بڑی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔
اس نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو کوٹھی کا پھاٹک
خود بخود اندر کی طرف کھلتا چلا گیا۔ اور پیٹر کار اندر لے گیا۔
وسیع و عریض کوٹھی کے وسیع و عریض لان میں اس وقت دو
چھوٹے مگر تیز رفتار ہیلی کاپٹر کھڑے تھے۔ اور انہیں دیکھ کر
ہی وہ سمجھ گیا کہ مغربی آسٹریلیا سیکشن کا چیف ریمزے اور
جنوبی آسٹریلیا سیکشن کا چیف کلارک دونوں ہی پہنچ چکے ہیں۔
اس نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیزی سے
قدم بڑھاتا مخصوص میٹنگ ہال کی طرف بڑھتا گیا۔ میٹنگ
ہال میں ریمزے اور کلارک دونوں مخصوص میز کے گرد کرسیوں
پر بیٹھے ہوئے تھے۔ پیٹر کے اندر داخل ہوتے ہی وہ دونوں
اٹھ کھڑے ہوئے۔ پیٹر تیز تیز قدم اٹھاتا مخصوص میز کی طرف
بڑھ آیا۔ جہاں ریمزے اور کلارک کھڑے اس کا انتظار
کر رہے تھے۔

" بیٹھو" ـــــ پیٹر نے ایک خالی کرسی سنبھالتے ہوئے کہا۔
اور وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" خیریت باس۔ آپ پریشان لگ رہے ہیں" ـــــ ریمزے

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سنو۔ ٹیکساٹ تنظیم کا مورگن سیکشن اور وہاں موجود
لیبارٹریاں تباہ ہو چکی ہیں۔ ڈاکٹر فرانک۔ مادام سوزین اور
وہاں موجود ہر شخص ہلاک ہو چکا ہے" ـــــ پیٹر نے تیز تیز
لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور ان دونوں کے چہروں پر
شدید ترین حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" کیا ـــــ کیا مطلب باس۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"
کلارک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں اور یہ سب کیا دھرا اس
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے گروپ کا ہے۔ جس کا لیڈر
علی عمران ہے" ـــــ پیٹر نے کہا۔ تو وہ دونوں بے اختیار
چونک پڑے۔ اور پھر پیٹر نے سوزن سے ملنے والی تمام
معلومات پوری تفصیل سے انہیں سنا دی۔

" اوہ اوہ۔ ویری بیڈ باس آپ کو چاہئے تھا کہ پوری
تنظیم کو اس گروپ کے پیچھے لگا دیتے۔ مادام سوزین وہاں
اکیلی ہونے کی وجہ سے ان سے مار کھا گئی۔ اور نہ ہی آپ کو
اس کا علم ہو سکا اور نہ ہمیں" ـــــ ریمزے نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

" سنو ریمزے۔ پہلے بورڈ آف گورنرز کا چیئرمین ڈاکٹر
فرانک تھا۔ اور میں سیکنڈ چیئرمین تھا۔ لیکن اب جب کہ
ڈاکٹر فرانک ہلاک ہو چکا ہے۔ میں ٹیکساٹ کا چیف ہونے

کے ساتھ ساتھ خود بخود بورڈ آف گورنرز کا بھی چیئرمین بن گیا
ہوں۔ اس لئے اسے میری طرف سے آخری وارننگ سمجھنا
کہ آئندہ مجھ پر کسی انداز میں تنقید کرنے کی کوشش تمہیں
دوسرا سانس نہ لینے دے گی۔ سمجھ گئے"۔۔۔ پیٹر نے انتہائی
غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس چیف"۔۔۔ ریمزے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں یہاں اس لئے کال کیا ہے کہ تمہیں موڈگن
سیکٹر کے متعلق بتانے کے ساتھ ساتھ یہ ہدایات بھی
دے سکوں۔ کہ تم نے اب اپنے اپنے سیکٹرز میں مکمل طور
پر ہوشیار رہنا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ گروپ یہاں دباؤ
پڑنے سے کسی سیکٹر کو تباہ کرنے کا منصوبہ پہلے بنا لے۔
ہاں اگر یہ یہاں رہا تو ان کا موت کے گھاٹ اترنا بہرحال
یقینی ہے۔ سمجھ گئے"۔۔۔ پیٹر نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ ریمزے اور کلارک دونوں نے
بیک آواز ہو کر کہا۔

"میں تمہیں فون پر یا ٹرانسمیٹر پر بھی یہ ہدایات دے سکتا
تھا۔ لیکن میں نے مناسب سمجھا کہ موڈگن سیکٹر کی تباہی کی
تفصیلات یہاں ساؤنڈ پروف کمرے میں ہی دوہرائی جائیں۔
ورنہ یہ بات کسی انداز میں لیک آؤٹ ہو جانے سے ٹیکساٹ
کے سب کارکنوں میں بے دلی اور خوف بھی پھیلا سکتی ہے"
پیٹر نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ اول تو یہ گروپ یہاں آپ کے ہاتھوں
ہی ختم ہو جائے گا۔ لیکن اگر یہ ہماری طرف آیا تو کسی صورت بھی
زندہ نہ بچ سکے گا"۔۔۔ ریمزے اور کلارک نے باری باری
پیٹر کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"اس گروپ کے خاتمے کے بعد میں تمہیں اطلاع کر دوں گا
اور اگر یہ وہاں پہنچے تو تم نے ان کا خاتمہ کر کے مجھے رپورٹ دینی
ہے۔ میں تمہیں ان کے حلیے اور قد و قامت کی تفصیلات بتا دیتا
ہوں"۔۔۔ پیٹر نے کہا۔ اور پھر اس نے سوزد سے معلوم کئے
عمران اور اس کے ساتھیوں کے حلیے اور قد و قامت پوری تفصیل
سے بتا دیئے۔

"یس باس"۔۔۔ ریمزے اور کلارک نے کہا اور پیٹر اٹھ
کھڑا ہوا۔

"او۔ کے۔ اب تم جا سکتے ہو"۔۔۔ پیٹر نے کہا اور مڑ کر دوبارہ
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھولا۔ اور پھر ہال سے باہر آ
گیا۔ اس کے پیچھے ریمزے اور کلارک ہال سے باہر آ گئے۔ لیکن
ان دونوں کے ہونٹ بھنچے ہوتے اور چہرے ستے ہوئے نظر آ
رہے تھے۔

ٹیکسی الفرڈ کمرشل پلازا کی شاندار عمارت کی پارکنگ میں
جا کر رکی۔ تو عمران، جولیا اور تنویر کے ساتھ ٹیکسی سے نیچے اتر آیا۔
اس نے ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر اس طرف کو بڑھ گیا۔ جہاں
ایک شاندار ریستوران نظر آرہا تھا۔ ریستوران کا فرنٹ شیشے کا
تھا۔ اور اندر ہلکی ہلکی روشنیوں کی وجہ سے منظر خاصا پراسرار سا
نظر آرہا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ تینوں اس ریستوران کی ایک علیحدہ
میز سنبھال چکے تھے۔ ریستوران میں غیر ملکیوں کے ساتھ ساتھ
ایشیائی لوگوں کی بھی کثیر تعداد موجود تھی۔
"یہاں ایشیائی کافی نظر آرہے ہیں"۔۔۔ جولیا نے ادھر ادھر
دیکھتے ہوئے کہا۔
"باہر تم نے بورڈ نہیں پڑھا۔ یہ اورنٹیل ریستوران ہے۔ یہاں
ایشیائی کھانے اور حلال غذا کا خصوصی طور پر اہتمام کیا جاتا ہے"۔

عمران نے کہا۔ اور جولیا اور تنویر دونوں نے اثبات میں سر ہلا
دیئے۔ اب انہیں یہاں ایشیائی افراد کی کثرت کی وجہ سمجھ
میں آگئی تھی۔ اسی لمحے ویٹر مینو اٹھائے ان کے قریب پہنچ گیا۔
اور عمران نے مینو پر نشانات لگا کر مینو اسے واپس کر دیا۔
"آج کیا بات ہے۔ تم ضرورت سے کچھ زیادہ سنجیدہ نظر آ
رہے ہو"۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں نے سنا ہے کہ اگر ولیمے والے دن دولہا سنجیدہ نظر
نہ آئے تو لوگ اطمینان سے بغیر سلامی دیئے کھانا کھا کر چلے
جاتے ہیں۔ اور بیچارہ دولہا ہنستا ہی رہ جاتا ہے۔ جب کہ
اگر دولہا سنجیدہ ہو تو لوگ پہلے سلامی کی رقم ادا کرتے ہیں۔
پھر کھانے کی میز کی طرف جاتے ہیں اور جتنی سنجیدگی زیادہ ہو
اتنے ہی نوٹوں کی مالیت بڑی ہو جاتی ہے۔ اور تمہیں تو معلوم
ہی ہے کہ آج کل کس قدر مہنگائی ہے۔ سنجیدگی کے بغیر ولیمہ
کھلانے کا مطلب تم آسانی سے سمجھ سکتی ہو۔ اس لئے میں
ریہرسل کر رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے بڑے اطمینان سے بات
کرتے ہوئے کہا۔ اور جولیا کے چہرے پر بے اختیار شرمائی
ہوئی مسکراہٹ رینگ گئی۔ جب کہ تنویر ہنس پڑا۔
"واقعی تم نے درست سنا ہے۔ اور تمہاری معاشی حالت کے
پیش نظر تمہیں واقعی ابھی سے ریہرسل کر لینی چاہیئے"۔۔۔ تنویر نے
ہنستے ہوئے کہا تو جولیا اور عمران دونوں ہی حیرت سے اسے دیکھنے
لگے۔ ظاہر ہے۔ تنویر کا یہ ردعمل ان دونوں کے تصور سے قطعی

مختلف تھا۔
"تم فکر نہ کرو۔ میں کنجوس اور دلی طور پر غریب لوگوں کو ولیمے
میں بلاؤں گا ہی نہیں۔ اس لئے تمہیں سلامی کی فکر ہی نہیں کرنی
چاہیئے"____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے ویٹر نے
میز پر کھانا لگانا شروع کر دیا۔ اس لئے تنویر ہونٹ بھینچ کر
خاموش ہو گیا۔
"تم جیسے بھیڑیے کے ولیمے پر جاتا کون ہے۔ اور مجھے تو یقین
ہے کہ جولیا بھی تمہارے ولیمے پر جانا پسند نہ کرے گی"____
ویٹر کے جاتے ہی تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"ارے۔ جولیا کے بغیر تو ولیمے کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ کیوں
جولیا"____ عمران نے ذو معنی لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔
اور کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔ عمران کے اس فقرے پر جولیا
نے بے اختیار شرماتے ہوئے کھانے پر منہ جھکا دیا۔
"کیوں نہیں ہو سکتا۔ تم اپنے بھیڑیے دوستوں کو بلا کر ولیمہ
کھلا دینا"____ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"ارے کمال ہے۔ بغیر دلہن کے ولیمہ تو ایسے لگے گا جیسے
میں ولیمہ کی بجائے فقیروں کو کھانا کھلا رہا ہوں۔ پھر تو تم سب
سے آگے نظر آؤ گے"____ عمران نے کہا۔
"تو تمہارا یہ مقصد تھا۔ یہ بات ہے تو تم ساری زندگی ولیمے
کا انتظار ہی کرتے رہو گے"____ تنویر نے غراتے ہوئے
کہا۔ وہ پہلے شاید اس لئے ہنس پڑا تھا کہ اس کا خیال تھا کہ

جولیا کے سامنے ولیمے کی بات کا مقصد یہی ہے کہ عمران کسی اور
سے شادی کی بات کر رہا ہے۔ لیکن اب جیسے ہی اصل بات
سامنے آئی اس کا موڈ ظاہر ہے آف ہونا ہی تھا۔
"کھانا کھاؤ تنویر"____ جولیا نے تنویر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔
اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
کھانے سے فارغ ہو کر عمران نے کافی منگوائی۔ جولیا کے
چہرے پر جذباتیت کا رنگ ابھی تک گہرا تھا۔ ظاہر ہے
عمران نے کھل کر بات کر دی تھی۔ جب کہ تنویر کا موڈ بدستور
آف تھا۔ وہ اب اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے اس کا
ان دونوں سے واقعی کوئی تعلق ہی نہ ہو۔
"کب تک ارادہ ہے تمہارا"____ اچانک جولیا نے
انتہائی شرمیلے سے لہجے میں کہا۔ تو عمران چونک پڑا۔
"کس چیز کا ارادہ"____ عمران نے لہجے میں حیرت پیدا
کرتے ہوئے کہا۔ جب کہ تنویر کے پہلے سے بھینچے ہوئے ہونٹ
اور زیادہ بھنچ گئے۔
"وہی جس کا ذکر تم ابھی کر رہے تھے"____ جولیا نے
جذبات میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔
"کس کا ذکر"____ عمران پوری طرح شرارت پر تلا ہوا
تھا۔
"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح جواب دو۔ میں اس کی
بات کر رہی ہوں۔ جس کی ریہرسل کے لئے تم سنجیدہ ہو رہے

تھے "۔۔۔ جولیا پر چونکہ مشرقی رنگ گہرا ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ کھل کر بات نہ کر پا رہی تھی۔

" ارے کہیں تم دیکھنے کی بات تو نہیں کر رہیں "۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔ اور جولیا نے اس بار جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر امید و بیم کے عجیب سے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" اب کیا بتا سکتا ہوں۔ ابھی تو میری ساس بھی پیدا نہیں ہوئی "۔۔۔ عمران نے ایک طویل آہ بھرتے ہوئے کہا۔ اور جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے کا رنگ تیزی سے بدلتا چلا گیا۔ جب کہ تنویر کا رد عمل اس سے قطعی مختلف تھا۔ اس کا چہرہ اسی تیزی سے کھل اٹھا جس تیزی سے جولیا کا چہرہ بگڑا تھا۔

" کیا مطلب۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ تم کیسے کہہ سکتے ہو۔ کہ ساس پیدا نہیں ہوئی "۔۔۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" ابھی تک اس سے ملاقات جو نہیں ہو سکی۔ میں نے تو بڑی کوشش کی۔ اور ہر اس عورت کے سامنے سر جھکا دیا۔ جو ساس بننے کی عمر میں ہو۔ لیکن مجھے حسرت ہی رہی کہ کوئی تو میرے سر پہ ہاتھ رکھ کر مجھے داماد کہہ دے۔ مگر سب نے بیٹا ہی کہا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ابھی ساس صاحبہ تو پیدا ہی نہیں ہوئیں۔ بہر حال امید پہ دنیا قائم ہے "۔۔۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ہونہہ۔ تو تم ہر عورت کو ساس بنانے پر تیار ہو "۔۔۔ جولیا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہر عورت۔ لاحول ولا قوۃ۔ ارے زیادہ سے زیادہ چار عورتیں ہی میری ساس بن سکتی ہیں۔ ہر عورت۔ لاحول ولا۔ کچھ سوچ کر بولا کرو جولیا "۔۔۔ عمران نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

" ہوں۔ تو یہ ارادے ہیں تمہارے۔ تم چار کا سوچ رہے ہو۔ میں تمہیں گولی نہ مار دوں گی "۔۔۔ جولیا کے لہجے میں بے پناہ غصہ تھا۔

" پھر باقی تین بیچاریوں کو ظاہر ہے نئے داماد ڈھونڈنے پڑیں گے "۔۔۔ عمران نے کہا تو یک لخت جولیا کا چہرہ کھل اٹھا۔ ظاہر ہے باقی تین کا مطلب وہ اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔

" کیا اب یہاں بیٹھ کر بس باتیں ہی کرتے رہنا ہے یا کوئی کام بھی کرنا ہے "۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے آکر برتن سمیٹنے شروع کر دیئے۔ تو عمران نے اسے بل لانے کے لئے کہہ دیا۔

" میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی عمران کہ اگر تم نے ٹیکساٹ کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے سیکٹرز کے خلاف کام کرنا تھا تو پھر باقی سارے ساتھیوں کو تم نے واپس کیوں بھجوا دیا ہے۔ کیا ہم تین اتنی بڑی تنظیم کے مقابلے میں کام کر لیں گے "

جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تو سوچا تھا کہ اکیلا تنویر ہی ساری بارات سے بھاری ثابت ہوگا۔ اس لئے کہاں میں اتنے اخراجات کرتا پھروں۔ اور پھر فائل کو بھی فوری طور پر بھجوانا تھا۔ مگر اب تم......" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ ویٹر بل لے کر آ گیا۔ اور عمران اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اور تنویر نے بھی ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران نے بل کی رقم کے ساتھ اسے بھاری ٹپ بھی دے دی۔ اور ویٹر نے انتہائی ادب سے اُسے سلام کیا۔

"سنو۔ سر ہیکاٹ کیا یہیں سے کھانا کھاتے ہیں"۔ عمران نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ وہ ویسٹرن ریستوران میں کھانا کھاتے ہیں۔ البتہ کبھی کبھار جب ان کے ایشیائی دوست آ جائیں تو وہ ہمارے ہاں بھی آ جاتے ہیں"۔ ویٹر نے جواب دیا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"فون لے آؤ یہاں"۔ عمران نے ویٹر سے کہا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑا۔ اور چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں فون پیس تھا۔ لیکن اس پر نمبر موجود نہ تھے۔

"ہوٹل ایکسچینج سے بات کر لیجئے وہ آپ کا مطلوبہ نمبر

ملا دیں گے"۔ ویٹر نے فون پیس دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے فون پیس کا بٹن دبا کر اُسے آن کر دیا۔

"یس۔ ایکسچینج پلیز"۔ بٹن دبتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سر ہیکاٹ سے بات کرائیے۔ میں علی عمران بول رہا ہوں" عمران نے کہا۔

"یس"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ سر ہیکاٹ سے بات کیجئے"۔ آپریٹر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز کے ساتھ رابطہ قائم ہو گیا۔

"یس۔ ہیکاٹ بول رہا ہوں۔ کون صاحب"۔ بولنے والے کا لہجہ بے حد بارعب تھا۔ لیکن اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر بھی نمایاں تھا۔

"اوہ۔ اس آپریٹر نے رہائش کا نمبر ملا دیا۔ سوری مسٹر ہیکاٹ۔ میں نے سر ہیکاٹ سے بات کرنی تھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں ہیکاٹ بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے اس بار غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"ارے کمال ہے۔ پہلے تو جنس تبدیل ہوا کرتی تھی۔ اب

صرف گلے ہی تبدیل ہونے لگ گئے ہیں۔ آواز تو مسٹر ہیکاٹ کی ہے۔ اُسی طرح رعب دار۔ جب کہ وہ سر ہیکاٹ بیچارے تو بس رعب کا لفظ ہی ڈکشنری سے تلاش کرتے رہ جاتے تھے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ۔ تم۔ واقعی۔ وہ پاکیشیا والے علی عمران تو نہیں ہو۔ اوہ۔ تم شیطان۔ آج کیسے فون کر لیا تم نے۔ کیا پاکیشیا سے بول رہے ہو" ـــــ سر ہیکاٹ نے یک لخت ہنستے ہوئے کہا۔ اب ان کا لہجہ نارمل ہو گیا تھا۔

" شکر ہے۔ آپ نے پہچان تو لیا۔ ورنہ پردیس میں تو اچھے اچھے واقف بھی پہچاننے سے انکار کر دیتے ہیں" ـــــ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اُسے سر ہیکاٹ کی بات سن کر انتہائی اطمینان ہو گیا ہو۔

" پردیس ـــــ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات" ـــــ سر ہیکاٹ نے سنجیدہ ہو کر پوچھا۔

" آسٹریلیا کا دارالحکومت سپرنگ پردیس ہی ہے میرے لئے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سپرنگ ـــــ اوہ تم سپرنگ سے بول رہے ہو۔ کب آئے ہو یہاں۔ تم نے مجھے آنے سے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ کہاں سے بول رہے ہو نانسنس" ـــــ سر ہیکاٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہاں ایک الفریڈ پلازہ ہے۔ جس میں الفریڈ اورنٹیل ریستوران

ہے۔ میں تو سمجھا تھا اورنٹیل ہے۔ اس لئے اس کے کھانے کے ریٹس بھی اورنٹیل ہی ہوں گے۔ چنانچہ میں نے بڑے فخر سے اپنے دو ساتھیوں کو یہاں دعوت دے ڈالی۔ مگر اب بل آنے پر مجھے معلوم ہوا ہے کہ کھانے بے شک اورنٹیل ہیں۔ مگر ریٹس تو براعظم انٹارکٹیکا سے بھی بڑھ کر ہیں۔ جہاں خوراک نایاب ہونے کی وجہ سے بوریوں میں بھرے نوٹوں سے ایک مچھلی ملا کرتی ہے۔ میں تو بل دیکھ کر ہی بے ہوش ہو گیا۔ میرے ساتھیوں نے میری حالت دیکھ کر بل تو ادا کر دیا۔ لیکن یہ وہ انتہائی سختی سے رقم وصول کرنے والوں میں سے۔ اس لئے اب انہوں نے الٹی میٹم دے دیا ہے۔ کہ جب تک ادا کردہ رقم نہ دو گے تب تک ریستوران سے باہر نہیں جا سکتے۔ اب آپ ہی بتائیں سر ہیکاٹ بھلا پردیس میں اتنی سختی جائز ہے۔ پردیس آخر پردیس ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ سے بات کروں۔ آپ یقیناً میرے ساتھیوں کو سمجھا لیں گے" ـــــ عمران کی زبان پوری رفتار سے چل رہی تھی۔ جب کہ ساتھ بیٹھے ہوئے جولیا اور تنویر دونوں بے اختیار بُرے بُرے منہ بنا رہے تھے۔

" کتنی رقم ہے" ـــــ سر ہیکاٹ نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

" زیادہ نہیں۔ بس معمولی سی رقم ہے۔ اگر پردیس کا معاملہ نہ ہوتا تو مجھے ذرا برابر بھی پرواہ نہ ہوتی۔ اتنی رقم تو میں وہاں ہوٹل کے ویٹر کو ٹپ میں دے دیا کرتا ہوں۔ مگر پردیس میں تو معمولی سی رقم بھی بڑی اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔ بس یہی دس لاکھ ڈالر کی بات ہے۔ مگر پردیس......" عمران نے کہا۔

"دس لاکھ ڈالر اور کھلانے کا بل۔ کیا تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ہاتھی کھائے ہیں" ــــ سر بیکاٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس بار عمران بھی بے اختیار ہنسنے پر مجبور ہو گیا۔

"کھائے تو مرغے ہیں۔ لیکن سنا ہے۔ آسٹریلیا کے مرغے افریقہ کے ہاتھیوں سے زیادہ مہنگے فروخت ہوتے ہیں" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بل ادا ہو جائے گا۔ میں اپنا آدمی بھیج رہا ہوں۔ وہ تمہیں میرے پاس لے آئے گا" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"لو بھئی اب تو خوش ہو۔ میں نے یہاں دیارِ غیر میں بھی ویسے کی سلامی کا بندوبست کر لیا ہے" ــــ عمران نے بٹن آف کر کے فون پیس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ سر بیکاٹ کون ہیں اور تمہارے کیسے واقف ہیں" ــــ جولیا نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"سچ بتا دوں" ــــ عمران نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے پر اسرار انداز میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں کوئی خاص بات ہے" ــــ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ تنویر بھی عمران کے اس پر اسرار انداز پر چونک پڑا تھا۔

"تنویر کے ہونے والے سسر ہیں" ــــ عمران نے اسی طرح سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ کبھی تو سیدھی طرح بات بھی کر دیا کرو" ــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا سر بیکاٹ سوئس ہیں" ــــ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"سوئس ــ کیا مطلب۔ یہ خیال تمہیں کیسے آ گیا" ــــ جولیا نے حیران ہو کر کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"واہ۔ لطف آ گیا۔ اس خوبصورت فقرے پر۔ بہت خوب تنویر۔ آج تم نے دل خوش کر دیا ہے۔ بس اب تم بھی ویسے میں شامل ہونے کے حقدار ہو گئے ہو۔ بے شک سلامی نہ دینا۔ بلکہ کھانا جیبوں میں بھی بھر کر لے جانا۔ تمہیں پوری اجازت ہے" عمران نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا اور تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا فقرہ۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ" ــــ جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم سوئس ہو۔ اور میں نے تنویر کے ہونے والے سسر کی بات کی تھی۔ اب باقی تو تم سمجھ ہی سکتی ہو" ــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"سر بیکاٹ۔ چاہے میرا سرپرست ہی کیوں نہ ہوتا۔ میں ان معاملات میں خود فیصلہ کرنے کی مجاز ہوں۔ سمجھ گئے" ــــ جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ میں سے علی عمران صاحب کون ہیں" ——— اُسی لمحے ایک مقامی نوجوان نے ان کی میز کے قریب آکر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ ہیں" ——— تنویر نے عمران کے بولنے سے پہلے ہی عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں سر بکاٹ کا اسسٹنٹ ہوں۔ انہوں نے مجھے بھیجا ہے۔ تاکہ آپ کو ان کے دفتر لے چلوں" ——— نوجوان نے اُسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مگر کس چیز پر لے چلو گے۔ کیا کاندھوں پر اٹھاؤ گے" ——— عمران نے حیران ہو کر کہا تو وہ نوجوان چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیا آپ معذور ہیں۔ اوہ ویری سوری۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ میں ابھی ویل چیئر کا بندوبست کرتا ہوں" ——— نوجوان نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"اب بولو۔ اسی لئے تو کہتا ہوں کہ خواہ مخواہ کی بکواس نہ کیا کرو" ——— تنویر نے کھل کر ہنستے ہوئے کہا۔

"واقعی یہ مسئلہ تو ویل چیئر تک پہنچ گیا۔ آؤ" ——— عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور اٹھ کر وہ اس نوجوان کے پیچھے چل پڑے۔ جو اس دوران کاؤنٹر تک پہنچ چکا تھا۔

"آجائیے۔ ویل چیئر میں آنے میں شاید دیر لگے۔ اس لئے میں نے سوچا تب تک اس بور ماحول میں کون بیٹھا رہے" ———

عمران نے اس نوجوان سے کہا۔ تو نوجوان جو رسیور اٹھائے فون کرنے میں مصروف تھا۔ عمران کی آواز سن کر تیزی سے مڑا۔

"تو ——— تو ——— آپ ...." نوجوان نے حیرت سے عمران کو سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے مذاق کیا تھا۔ آپ خواہ مخواہ سیریس ہو گئے" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ سوری۔ میں یہی سمجھا تھا۔ اور مجھے بے حد افسوس بھی ہوا تھا کہ ان جیسے وجیہہ اور خوب صورت نوجوان معذور ہیں" ——— نوجوان نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اگر اس قدر تعریف ہوتی ہے معذوری کی۔ تو پھر مجھے سچ مچ معذور ہو جانا چاہئیے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہر وقت بکواس مت کیا کرو۔ بعض وقت شنید کا ہوتا ہے" ——— جولیا نے کھا جانے والے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو پھر وہ تعریف۔ ہمدردی۔ اس کا کیا ہوگا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں سر بکاٹ کا سیکرٹری ہوں۔ میرا نام نارمن ہے آپ نے ان سے جو گفتگو فرمائی تھی۔ اُسے سن کر میں زندگی میں شاید پہلے کبھی اتنا حیران نہ ہوا تھا۔ کیونکہ سر بکاٹ کے ساتھ اس طرح کی بے تکلفانہ گفتگو کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اور پھر سر بکاٹ جس انداز میں ہنس رہے تھے وہ بھی انتہائی حیران کن تھا۔ آج تک کسی نے سر بکاٹ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ

تک نہیں دیکھی تھی" ـــــ نادمن نے لفٹ میں پہنچ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ شادی شدہ ہیں" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شادی شدہ۔ جی ہاں۔ کیوں" ـــــ نادمن نے انتہائی حیرت سے چونک کر پوچھا۔

"آپ کی بیٹی ہے" ـــــ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ـــــ نادمن نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جب وہ بڑی ہو جائے گی اور اس کے لئے رشتے آئیں گے اور آپ بر دکھاوے کے لئے اپنے ہونے والے داماد کو بلائیں گے تو آپ کا بھی یہی حشر ہوگا جو آپ کے باس سر ہیکاٹ کا ہوا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور نادمن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ واقعی دلچسپ باتیں کرتے ہیں۔ اگر سر ہیکاٹ کی کوئی بیٹی ہوتی تو یقیناً میں آپ کی اس بات کو بھی سچ سمجھ لیتا۔ لیکن سر ہیکاٹ کی کوئی اولاد ہی نہیں ہے" ـــــ نادمن نے ہنستے ہوئے کہا۔ اسی لمحے لفٹ رکی اور نادمن نے اس کا دروازہ کھولا۔ اور وہ سب باہر آ گئے۔ بلڈنگ کی یہ پوری منزل دفاتر پر مشتمل تھی۔ اور کمروں کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔

اور اندر موجود افراد اپنے اپنے کاموں میں مصروف نظر آ رہے تھے۔

"تم فکر نہ کرو۔ بر دکھاوے والا سر ہیکاٹ کے لئے بیٹی بھی ساتھ ہی لے آ رہا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور نادمن ایک بار پھر ہنس پڑا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک شاندار قسم کے دفتر میں داخل ہوئے۔ تو بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی ریوالونگ چیئر سے اٹھ کر تیزی سے آگے بڑھا۔ اس کے سر کے بال آدھے سے زیادہ سفید تھے۔

"اوہ اوہ بھتیجے۔ کتنی مدت کے بعد تم سے ملاقات ہو رہی ہے" ـــــ اس ادھیڑ عمر آدمی نے انتہائی خوشدلانہ لہجے میں کہا۔ اور آگے بڑھ کر وہ عمران سے اس طرح لپٹ گیا جیسے مدتوں بعد کوئی بچھڑے ہوئے عزیز سے ملتا ہے۔

"ارے ارے۔ میری پسلیاں۔ ارے یہ پسلیاں تو بناسپتی گھی سے بنی ہوئی ہیں۔ خالص گھی تو صرف یہاں آسٹریلیا میں ہی ملتا ہے" ـــــ عمران نے کھنچے کھنچے لہجے میں کہا۔ اور سر ہیکاٹ ہنستے ہوئے پیچھے ہٹ گئے۔

"آئی۔ ایم۔ سوری۔ یہ میرا بھتیجا بھی ہے اور بیٹا بھی۔ اس لئے کافی عرصے بعد اس سے ملاقات پر میں اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا تھا" ـــــ سر ہیکاٹ نے جولیا اور تنویر سے مخاطب

ہو کر معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ مس جولیانا فٹزواٹر ہیں۔ اور یہ ہیں تنویر" ـــــ عمران نے مسکرا کر تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور سر بیکاٹ نے پہلے تنویر سے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا اور پھر جولیا کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

" یہ آدھی تیتر اور آدھی بٹیر نہیں ہیں۔ اصل بٹیر بن چکی ہیں۔ میرا مطلب ہے۔ مشرقی خاتون اس لئے" ـــــ عمران نے جولیا کے جواب میں ہاتھ نہ بڑھانے پر کہا۔

" اوہ۔ اچھا اچھا۔ سوری" ـــــ سر بیکاٹ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ اور پھر انہوں نے ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے صوفوں کی طرف اشارہ کیا۔ اور ان تینوں کے ساتھ وہ خود بھی صوفے پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے سیکرٹری نے ٹشو پیپرز میں لپٹی ہوئیں مشروبات کی بوتلیں لا کر ان کے سامنے رکھ دیں۔

" ہاں۔ اب بتاؤ کب آئے ہو۔ سر رحمان کیسے ہیں۔ اور بیگم صاحبہ میرا مطلب تمہاری والدہ۔ کیسی ہیں۔ ثریا تو اب خاصی بڑی ہو گئی ہو گی" ـــــ سر بیکاٹ نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

" ڈیڈی تیزی سے ریٹائرمنٹ کے قریب پہنچتے جا رہے ہیں۔ اور اماں بی کا غصہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اور ثریا کیکر کی طرح تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے" ـــــ عمران نے جواب

دیا اور سر بیکاٹ بے اختیار ہنس پڑے۔ تنویر اور جولیا اب سمجھ گئے تھے کہ سر بیکاٹ کے عمران کے خاندان سے گہرے تعلقات ہیں۔ اس لئے ان کے درمیان اس قدر بے تکلفی ہے۔

" سر بیکاٹ۔ آپ کے نام کے ہم وزن ایک پرندہ یہاں ہوتا ہے۔ ٹیکساٹ۔ ہم اصل میں اسے دیکھنے آئے تھے۔ مگر یہاں کسی چڑیا گھر میں وہ موجود ہی نہیں ہے۔ میں نے سوچا کہ ٹیکساٹ کا پتہ بیکاٹ کے پاس لازماً ہو گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سر بیکاٹ بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہرے پر تیزی سے سنجیدگی پھیلتی چلی گئی۔

" ہونہہ۔ تو یہ مسئلہ ہے ایک منٹ" ـــــ سر بیکاٹ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اٹھ کر وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گئے۔ پھر انہوں نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے چند بٹن دبائے اور واپس آ کر بیٹھ گئے۔

" ہاں۔ اب کھل کر بات کرو۔ اب یہ آفس مکمل طور پر محفوظ ہو چکا ہے۔ تمہیں ٹیکساٹ کے بارے میں کیسے معلوم ہوا" ـــــ سر بیکاٹ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" پرندوں کا ایک انسائیکلوپیڈیا چھپا ہے۔ اس میں اس کا ذکر موجود تھا۔ اور ساتھ تصویر بھی تھی" ـــــ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

" عمران۔ مجھے معلوم ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس

کے لئے کام کرتے ہو۔ اور مس جولیا کے متعلق تو میں کچھ نہیں
سکتا۔ بہرحال تنویر صاحب کا تعلق یقیناً پاکیشیا سیکرٹ
سروس سے ہی ہوگا۔ اور ٹیکساٹ ایک ایسی بین الاقوامی
تنظیم ہے جو انتہائی جدید ترین دفاعی ہتھیار اپنی خفیہ
لیبارٹریوں میں تیار کر کے سپر پاورز کو فروخت کرتی ہے لیکن
آج تک ہماری بے پناہ کوششوں کے باوجود ہم اس تنظیم
کا سراغ نہیں لگا سکے۔ تمہارا ٹیکساٹ کا حوالہ دینا اور پھر
یہاں تک پہنچ جانا بتا رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
یقیناً ٹیکساٹ کے خلاف کام کر رہی ہے۔ اور تم شاید میرے
پاس آئے بھی اسی لئے ہو۔ تمہارا خیال ہوگا کہ ایس ایس سے
اس بارے میں تفصیلات مل جائیں گی۔ لیکن مجھے افسوس
ہے کہ ایس۔ایس کے پاس تمہارے مطلب کی کوئی اطلاع
نہیں ہے۔ البتہ میں تمہیں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ ٹیکساٹ
کے خلاف کام کرتے ہوئے تمہیں ایس۔ایس کی مکمل مدد
مہیا رہے گی۔ ہر قسم کی مدد اور ہر وقت" ـــــ سر بیکاٹ
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مجھے آپ کی بات سن کر انتہائی حیرت ہو رہی ہے کہ آپ
آسٹریلیا کی انتہائی فعال اور انتہائی طاقتور سرکاری سیکرٹ
ایجنسی کے چیف ہیں۔ حکومت کے تمام وسائل آپ کے
ہاتھوں میں ہیں۔ اور ٹیکساٹ کا مین ہیڈ کوارٹر بھی یہیں
سپرنگ میں ہے۔ اور آپ کے اس الفریڈ ملازہ سے

شاید چار یا پانچ سو گز سے زیادہ فاصلہ بھی نہ ہوگا اس کا۔ اس
کے باوجود آپ اس کے متعلق کچھ نہیں جانتے" ـــــ عمران
نے بھی اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ مجھے اعتراف ہے کہ واقعی ایسا ہی ہے۔ یہ انتہائی
خفیہ تنظیم ہے۔ لیکن تم نے کیسے یہ کہہ دیا کہ اس کا ہیڈ کوارٹر
یہاں سے قریب ہے۔ کیا صرف اندازے سے بات کی ہے
یا......" سر بیکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سر بیکاٹ۔ صرف ایک بات بتا دیں۔ کہ ٹیکساٹ کا ہیڈ
کوارٹر۔ اس کا چیف اس کے دونوں سیکشنز کے چیف
اور ان کی تنظیم کے سب افراد کی گرفتاری ایس۔ایس کے
ہاتھوں سے ہو جائے تو مجھے کیا انعام ملے گا" ـــــ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے عمران تو تم انعام کی بات
کر رہے ہو۔ میں تمہیں ہیروں میں تول دوں گا" ـــــ سر
بیکاٹ نے بے اختیار اضطراری کیفیت میں دونوں ہاتھ
ملتے ہوئے کہا۔

" ارے کہیں آپ ہیروں کے سمگلر تو نہیں ہیں۔ اتنے
ہیرے تو شاید ان کے پاس ہی نہ ہوں۔ اس لئے آپ کا
وعدہ ٹرخانے والا ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن انعام میں نے لینا
ہی ہے۔ کیا لینا ہے یہ بعد میں بتاؤں گا۔ میں نے سنا ہے
کہ ایس۔ایس کا آپریشن روم انتہائی جدید آلات سے مزین

ہے۔ چلو ٹیکسات نہ سہی۔ بیکاٹ کا چڑیا گھر۔ سوری عجائب گھر۔ ہی دیکھ لیتے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ مگر یہ میرے اصول کے خلاف ہے کہ میں کسی اجنبی آدمی کو آپریشن روم میں داخل ہونے کی اجازت دوں۔ مگر تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی بات دوسری ہے" ——— سر بیکاٹ نے کہا۔ اور پھر انہوں نے پہلے میز کے کنارے پر موجود بٹن دوبارہ پریس کئے۔ انٹرکام کا رسیور اٹھا کر سیکرٹری کو ہدایات دیں۔ اور پھر عقبی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک سیاہ رنگ کی کار میں بیٹھے فراخ اور کھلی سڑکوں پر آگے بڑھے جا رہے تھے۔ کار کے شیشے کلرڈ تھے۔ چند لمحوں بعد کار ایک اور عظیم الشان عمارت میں داخل ہوئی۔ اس پر بھی بیکاٹ انٹرپرائزرز کا بڑا سا بورڈ نصب تھا۔ کار پورچ میں جا کر رکی۔ تو وہ سب نیچے اتر آئے۔

" یہ گودام ہیں۔ آپریشن روم نیچے تہہ خانے میں ہے" ——— سر بیکاٹ نے کہا اور عمران نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ پہلے سے سب کچھ جانتا ہو۔

آپریشن روم واقعی انتہائی وسیع اور جدید ترین آلات سے مزین تھا۔ وہاں دس بارہ افراد کام کر رہے تھے۔ سر بیکاٹ کو دیکھ کر وہ سب مؤدب ہو گئے تھے۔

" یہ آرتھر ہے۔ آپریشن روم انچارج۔ اور آرتھر یہ پاکیشیا کا علی عمران ہے۔ اور یہ اس کے ساتھی" ——— سر بیکاٹ نے ایک نوجوان کا تعارف عمران سے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعارف آرتھر سے کراتے ہوئے کہا۔ اور آرتھر نے رسمی فقرے کہے اور خاموش ہو گیا۔

عمران خاموشی سے ایک سائیڈ پر دیوار میں نصب ایک بڑی مشین کی طرف بڑھ گیا۔ مشین بند تھی۔

عمران نے اسے خود آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اور آرتھر۔ سر بیکاٹ اور باقی ساتھی اس کے قریب خاموش کھڑے تھے۔ عمران نے مشین کو اس طرح آپریٹ کرنا شروع کر دیا جیسے اس کی ساری زندگی اس مشین کو آپریٹ کرتے ہوئے گزر گئی ہو۔ چند لمحوں بعد مشین کے درمیان موجود بڑی سی سکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ کمرے میں ایک بستر پر ایک نوجوان آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا ہوا تھا۔ تنویر اور جولیا اسے دیکھتے ہی پہچان گئے کہ یہ وہی کیمپ انچارج سوزد ہے۔ جسے عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مورگن کیمپ سے لایا تھا۔ اور یہ اسی کوٹھی کا کمرہ ہے۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھی رہتے تھے۔ پھر عمران نے تنویر اور جولیا کے علاوہ باقی سب ساتھیوں کو وہ فائل دے کر پاکیشیا بھجوا دیا۔ اور ائر پورٹ پر انہیں سی آف کرنے کے بعد ہی وہ یہاں الفریڈ پلازہ کے ریستوران میں آئے تھے۔

جہاں سے وہ اب یہاں ایس۔ ایس کے آپریشن روم میں موجود
تھے ۔ ویسے تنویر اور جولیا کو یہ علم نہ تھا کہ سوزد کوٹھی میں پہنچنے
کے بعد کہاں چلا گیا تھا کیونکہ پھر وہ انہیں نظر نہ آیا تھا ۔ اور
انہوں نے یہی سمجھا تھا کہ عمران نے اُسے جانے کی اجازت دے
دی ہو گی ۔ لیکن اب یہ سوزد انہیں کمرے میں بستر پر لیٹا ہوا
نظر آ رہا تھا ۔ عمران نے مشین کا ایک بٹن دبایا اور سائیڈ پر
ہک سے لٹکے ہوتے مائیک کو اتار کر اس نے ہاتھ میں پکڑ لیا ۔

" سوزد ۔ میں عمران بول رہا ہوں ۔ کیا تم میری آواز سن رہے
ہو " ـــــ عمران کا لہجہ انتہائی سخت اور تحکمانہ تھا ۔

" ہاں ۔ میں تمہاری آواز سن رہا ہوں " ـــــ مشین سے سوزد
کی مدھم سی آواز سنائی دی ۔ لیکن سکرین پر وہ ویسے ہی
لیٹا ہوا نظر آ رہا تھا ۔ اس کی آنکھیں بند تھیں ۔ صرف اس کے
ہونٹ ہلتے ہوتے دکھائی دے رہے تھے ۔

" سنو ۔ جیسے ہی میں تین تک گنتی گنوں گا تم ہوش میں آ
جاؤ گے ۔ لیکن میرے احکامات پر مکمل عمل کرو گے " ـــــ عمران
نے اُسی طرح سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا ۔ اور تنویر اور جولیا
سمجھ گئے کہ سوزد ٹرانس میں ہے ۔ عمران نے اُسے پہلے ہپناٹائز کر
کے احکامات دے رکھے ہیں ۔

" میں احکامات پر مکمل عمل کروں گا " ـــــ سوزد کی مدھم
سی آواز سنائی دی ۔

" ون ..... ٹو ..... تھری " ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا ۔

اور جیسے ہی اس کے منہ سے تھری کا لفظ نکلا ۔ بیڈ پر سویا ہوا
سوزد بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا ۔ اور حیرت سے ادھر ادھر
دیکھنے لگا ۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ گہری نیند سے بیدار
ہوا ہو ۔ عمران نے مائیک دوبارہ ہک سے لٹکا دیا تھا ۔ اور
وائس بٹن آف کر دیا تھا ۔ اب صرف سکرین پر وہ سوزد کی
حرکات دیکھ رہے تھے ۔ سوزد بیڈ سے اٹھا اور تیز تیز قدم
اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اور اس کے باہر آتے ہی
سکرین پر نظر آنے والا منظر بھی خود بخود بدل گیا ۔

" کیا اس آدمی کے پاس اے ۔ ایس ۔ آپریٹس ہے " ـــــ
آرتھر نے کہا ۔

" ہاں " ـــــ عمران نے جواب دیا اور آرتھر نے اثبات میں
سر ہلا دیا ۔

" سر ہیکاٹ ۔ اب تیار ہو جائیے ٹیکساٹ کا مین ہیڈ کوارٹر
دیکھنے اور اس کے چیف باس سے ملنے کے لئے " ـــــ عمران
نے ساتھ کھڑے سر ہیکاٹ سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے
کہا تو سر ہیکاٹ چونک پڑا ۔

" کیا ـــــ کیا یہ آدمی ٹیکساٹ کا ہے " ـــــ سر ہیکاٹ
نے چونک کر پوچھا ۔

" جی ہاں ۔ اس کا نام سوزد ہے ۔ یہ ان کے مورگن سیکٹر کا
کیمپ انچارج تھا " ـــــ عمران نے جواب دیا اور سر ہیکاٹ
نے سر ہلا دیا ۔

"میرا خیال ہے۔ آپ اگر کیبن میں تشریف رکھیں تو میں اس مشین کو وہاں کے آپریٹس سے لنک کر دیتا ہوں۔ اس طرح آپ اطمینان سے بیٹھ کر دیکھ سکیں گے"۔۔۔ آرتھر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔ سر بیکاٹ نے کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک شیشے کے بنے ہوئے کیبن میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے ایک بڑی سی مشین کی سکرین چند لمحوں بعد روشن ہو گئی۔ اور اس میں سوزد صاف نظر آرہا تھا وہ اس وقت ٹیکسی میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور ٹیکسی سڑک پر موجود ٹریفک کے ہجوم میں چلتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ پھر ٹیکسی ایک کمرشل پلازہ کی پارکنگ میں داخل ہو کر رک گئی۔ سوزد نیچے اترا۔ اس نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کو دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا پلازہ کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد لفٹ کے ذریعے وہ تیسری منزل پر پہنچا اور ایک کمرے میں داخل ہو گیا۔ سر بیکاٹ خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ سوزد نے وہاں موجود ایک نوجوان سے جو علیحدہ میز پر بیٹھا ہوا تھا کچھ باتیں کیں۔ تو اس نوجوان نے اُسے جواب دیا۔ اور سوزد اٹھ کر واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور اس پلازہ سے نکلنے کے بعد وہ ایک بار پھر ٹیکسی میں بیٹھا سڑک پر موجود تھا۔ اس بار ٹیکسی ایک شاندار ہوٹل میں پہنچ کر رکی۔

"ڈزنی ہوٹل"۔۔۔ سر بیکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

سوزد اس دوران کاؤنٹر تک پہنچ چکا تھا۔ اس نے کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی سے کچھ کہا۔ تو اس نے کاؤنٹر کے نیچے سے ایک کارڈ نکال کر سوزد کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اور سوزد ایک بار پھر واپس مڑ کر چلتا ہوا ہوٹل سے باہر آگیا۔ اور ایک بار پھر اس کی ٹیکسی تیزی سے سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک کیفے کے سامنے جاکر رکی اور سوزد نیچے اترا۔ اور کیفے کے اندر داخل ہو کر اس نے کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان کے ہاتھ میں وہی کارڈ رکھ دیا۔ جو اُسے ڈزنی ہوٹل کے کاؤنٹر سے ملا تھا۔ کاؤنٹر مین نے وہ کارڈ کاؤنٹر کے نیچے رکھ کر اُسے ایک اور کارڈ دے دیا۔ اور سوزد ایک بار پھر ٹیکسی انگیج کر کے سڑک پر تھا۔

"کمال ہے۔ اس قدر چکر......" سر بیکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو ایس۔ ایس جیسی تنظیم اس کا پتہ نہیں چلا سکی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سر بیکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ ہر بار نئی ٹیکسی کیوں لے لیتا ہے۔ ایک ہی کو انگیج کیوں نہیں رکھتا"۔۔۔ اس بار جولیا نے کہا۔

"اسے خود معلوم نہیں کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اگر اسے معلوم ہوتا تو مجھے اتنا لمبا چوڑا کھڑاک پھیلانے کی کیا ضرورت تھی۔ اسے صرف اتنا معلوم ہے کہ کمرشل پلازہ کی ایک کمپنی میں

ایک نوجوان سے مل کر چند مخصوص الفاظ کہتے ہیں۔ پھر وہ آگے
کا پتہ بتائے گا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور سر ہیکاٹ اور
اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اس بار ٹیکسی ایک اور ہوٹل کے سامنے جا کر رک گئی۔ یہ
گرین وڈ ہوٹل تھا۔ سوزد نے ٹیکسی چھوڑی اور ہوٹل کے ہال
میں داخل ہو کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کارڈ کاؤنٹر پر
کھڑی ایک لڑکی کے ہاتھ میں دے دیا۔ لڑکی نے کاؤنٹر کے
نیچے سے ایک کارڈ نکال کر اُسے دیا اور ساتھ ہی ایک طرف
کھڑے آدمی کو بلا کر اس سے کچھ کہا۔ سوزد اس آدمی کے
ساتھ چلتا ہوا ایک راہداری میں سے گزر کر ایک کمرے میں
داخل ہوا۔ اُسے لے جانے والا باہر ہی رک گیا تھا۔ سوزد
نے وہ کارڈ کمرے میں موجود نوجوان کو دیا اور پھر وہ دونوں باتوں میں
مصروف ہو گئے۔ کافی دیر تک باتیں کرنے کے بعد اس
نوجوان نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک مخصوص
ساخت کا فون نکال کر اس پر چند بٹن دبا دیئے۔ اور پھر بات
کرنے لگا۔ فون آف کر کے اس نے اسے واپس دراز میں
رکھا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ سوزد بھی اس کے ساتھ تھا۔
پھر وہ عقبی دروازے سے ایک لفٹ میں داخل ہوئے اور
تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک کمرے کے دروازے کے
سامنے پہنچ چکے تھے۔ اس نوجوان نے سوزد کو اشارہ کیا اور
سوزد دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اُسی لمحے عمران تیزی

سے اٹھا۔ اور کیبن سے نکل کر دوڑتا ہوا اس مشین کے پاس پہنچا۔
اور اس نے اس کے مختلف بٹن دبائے۔ اسے ٹریٹ کیا۔ اور
پھر واپس کیبن میں آ گیا۔ اب کیبن میں سوزد کی آواز سنائی
دے رہی تھی۔ یہ ایک دفتر کے انداز میں سجا ہوا کمرہ تھا۔ سامنے
دفتری میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا
ہوا تھا۔ اس کے جبڑے بھاری اور آنکھوں میں ذہانت کی
چمک تھی۔ سوزد میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا تھا۔

"باس۔ مادام سوزین ہلاک ہو چکی ہیں"۔۔۔۔ سوزد کی
آواز سنائی دی۔ عمران نے کیبن میں داخل ہوتے وقت سوزد
کی آواز سنی۔ اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ میز
کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے آدمی پر سوزد کی اس بات کا
شدید ترین ردعمل ہوا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو۔ کیا پاگل
ہو گئے ہو"۔۔۔۔ دوسرے آدمی نے حلق کے بل چیختے ہوئے
کہا۔ تھوڑی سی گفتگو کے بعد سوزد نے عمران اور اس کے
ساتھیوں کے کیمپ میں حملے۔ کیمپ کی اور لیبارٹریوں کی تباہی
سے لے کر ان کے ساتھ سیرنگ تک آنے کی پوری تفصیل
بتا دی۔ اور جیسے جیسے وہ تفصیلات بتاتا جا رہا تھا۔ سامنے
بیٹھے ہوئے سر ہیکاٹ کے چہرے پر جیسے زلزلے کے سے
آثار نمودار ہوتے جا رہے تھے۔ ظاہر ہے وہ اس عمران اور
کے ساتھیوں کی حیرت انگیز کارروائی کی روئیداد سن رہے

تھے۔ جو ان کے ساتھ معصوم سا چہرہ لئے بیٹھا ہوا تھا۔ بات کرتے کرتے اچانک سوزد جھکا اور دوسرے لمحے سر بیکاٹ کے ساتھ ساتھ تنویر اور جولیا بھی چونک پڑے۔ کیونکہ انہوں نے صاف طور پر اس سوزد کو اپنی جراب میں سے ایک چھوٹا سا بٹن نکال کر میز کے نیچے ہی دوسری طرف بیٹھے ہوئے اس آدمی کے بوٹ کی طرف پھینکتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اور بٹن اس آدمی کے بوٹ سے چپک کر اس کا حصہ بن گیا تھا۔ چونکہ سکرین پر انہیں جو منظر نظر آ رہا تھا۔ اس منظر میں فوکس دروازے سے میز کی طرف تھا۔ اس لئے سوزد کی ساری حرکت انہیں صاف نظر آ رہی تھی۔ جبکہ میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے اس کے باس کا صرف اوپر والا جسم اور نیچے ٹانگیں انہیں نظر آ رہی تھیں۔ اور ظاہر ہے درمیان میں موجود میز کی وجہ سے وہ باس سوزد کی یہ حرکت نہ دیکھ سکا تھا۔ سوزد نے سیدھے ہو کر دوبارہ بات چیت شروع کر دی۔ اور تھوڑی دیر بعد ان کے دیکھتے ہی دیکھتے اس باس نے میز کی دراز سے ریوالور نکال کر سوزد کو گولی مار دی۔ اور سوزد کرسی سمیت پیچھے قالین پر جا گرا۔ اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ لیکن ظاہر ہے اس کے مرنے سے اس کے لباس میں موجود مخصوص اے۔ ایس۔ آپریٹس تو آف نہیں ہوا تھا۔ اس لئے وہ مسلسل کام کرتا رہا۔ اس آدمی نے سوزد کو قتل کرنے کے بعد انٹر کام کا

ریسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"پیٹر بول رہا ہوں ...." اس آدمی نے اپنا نام لے کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"سر بیکاٹ۔ یہ ہے پیٹر۔ ٹیکساٹ کا چیف باس۔ اور اس گرین وڈ ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں ٹیکساٹ کا ہیڈ کوارٹر ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اب ان میں سے ایک آدمی بھی ایس ایس سے بچ کر نہ جا سکے گا"۔۔۔۔ سر بیکاٹ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پیٹر مسلسل انٹر کام پر اور کبھی فون پر مختلف لوگوں کو ہدایات جاری کئے جا رہا تھا۔ اور وہ سب یہاں اطمینان سے بیٹھے یہ ہدایات سن رہے تھے۔ ظاہر ہے یہ ہدایات عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے دی جا رہی تھیں۔ لیکن انہیں معلوم تھا کہ ان کی یہ بھاگ دوڑ کسی کام نہ آئے گی۔ کیونکہ سوائے عمران۔ تنویر اور جولیا کے باقی ساتھی آسٹریلیا سے ہی جا چکے تھے۔ اور یہ تینوں آسٹریلیا کی سب سے خفیہ سرکاری تنظیم ایس۔ ایس کے آپریشن روم میں بیٹھے ہوئے تھے

"ویری گڈ۔ پھر تو اور بھی اچھا ہو گیا۔ کہ اس نے اپنے باقی دو سیکشنز کے چیفس کو بھی ایمرجنسی میٹنگ کے لئے کال کر لیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے پیٹر کی ایک ہدایت سنتے ہوئے کہا اور سر بیکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کافی دیر تک فون پر ہدایات دینے کے بعد پیٹر اس دفتر سے
باہر نکل گیا۔ مگر سکرین پر بدستور اسی کمرے کا منظر ہی نظر آ رہا۔
جس میں سوزو کی لاش پڑی تھی۔ عمران تیزی سے اٹھ کر ایک بار
پھر کیبن سے نکل کر اس مشین کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد
سکرین پر جھماکے سے منظر بدل گیا۔ اب وہ پیٹر ایک کار میں بیٹھا
سڑک پر سے گزرتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

" یہ وہ بٹن کام کر رہا ہے۔ جو اس سوزو نے پیٹر کے بوٹ سے
لگایا تھا "۔۔۔۔ سر بیکاٹ نے کہا۔ اور عمران نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔

" تمہاری دور اندیشی اور منصوبہ بندی کا بھی جواب نہیں انتہائی
حیرت انگیز منصوبہ بندی کی ہے تم نے۔ مجھے تو یوں محسوس ہو رہا
ہے جیسے تمہیں پہلے سے سب کچھ معلوم تھا کہ ایسا ہونا ہے "۔۔۔
سر بیکاٹ نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس موضوع پر بعد میں بات کریں گے۔ فی الحال آپ اس جگہ
کو جسے یہ پیٹر سیکنڈ پوائنٹ کہہ رہا ہے مارک کریں۔ کیونکہ
دونوں بقایا سیکٹرز کے چیفس ریمزے اور کلارک وہیں ملیں
گے۔ انہیں وہاں سے اگر گرفتار کر لیا جائے تو ان سے ان
کے پورے سیکٹرز کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی
ہیں "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سر بیکاٹ نے اثبات میں سر ہلا
دیا۔ پھر جیسے ہی پیٹر کی کار ایک عمارت میں داخل ہوئی سر بیکاٹ
نے ساتھ پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر

کے انہوں نے اپنے کسی ماتحت کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔

پیٹر اب ایک وسیع و عریض کمرے میں دو آدمیوں کے ساتھ
بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں لمبے تڑنگے اور سفاک چہروں والے مرد تھے۔

" یہ ریمزے مغربی آسٹریلیا کے سیکٹر کا چیف ہے۔ اور یہ
کلارک جنوبی آسٹریلیا کے سیکٹر کا۔ اچھی طرح پہچان لیں "۔۔۔۔
عمران نے سکرین کی طرف اشارہ کر کے سر بیکاٹ سے کہا۔ اور
سر بیکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میٹنگ میں ہونے والی
ساری بات چیت بیٹھے سنتے رہے اور مسکراتے رہے۔

میٹنگ ختم کر کے وہ تینوں یکے بعد دیگرے اس میٹنگ
ہال سے باہر نکل کر راہداری میں بڑھے جا رہے تھے کہ یکلخت
راہداری کے دوسرے سرے پر ایک آدمی نظر آیا جس کے
ہاتھوں میں ایک عجیب ساخت کی گن تھی۔ اور اس کے چہرے
پر باقاعدہ گیس ماسک تھا۔ دوسرے لمحے گن سے شعلہ سا
چمکا اور اس کے ساتھ ہی پوری گیلری دھوئیں سے بھر گئی اور
پیٹر اور اس کے دونوں ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں راہداری
میں ہی گر گئے۔

" یہ آپ کی ایس۔ ایس کا کارنامہ ہے "۔۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ تم نے دیکھا کہ ہم کیسے کام کرتے ہیں "۔۔۔۔ سر
بیکاٹ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" ماشاء اللہ۔ واقعی شاندار کارکردگی ہے۔ ایس۔ ایس کی "

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سر بکیاٹ کے چہرے پر یک لخت ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔
" میں جا رہا ہوں۔ تمہیں آرتھر میری رہائش گاہ تک پہنچا دے گا۔ میری واپسی تک تم نے کہیں نہیں جانا "——— سر بکیاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور دوڑتے ہوئے کیبن سے باہر نکل گئے۔

" بڑی شاندار رہائش گاہ ہے "——— جولیا نے ڈرائنگ روم کی سجاوٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ، تنویر اور عمران کافی دیر پہلے یہاں پہنچے تھے۔ آرتھر نے ایک بند کار میں انہیں یہاں پہنچا دیا تھا۔ اور ملازم نے انہیں ڈرائنگ روم میں لا بٹھایا تھا۔
سر بکیاٹ کی بیگم کوٹھی میں موجود نہ تھیں۔ اس لئے وہ تینوں ڈرائنگ روم میں بیٹھے سر بکیاٹ کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ ویسے بھی وہ اس وقت تک یہاں سے باہر نہ جانا چاہتے تھے۔ جب تک ایس۔ ایس ٹیکساٹ کی پوری تنظیم کو گرفتار نہیں کر لیتی۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ٹیکساٹ کے قاتل پاگل کتوں کی طرح ان کی تلاش میں پورے دارالحکومت میں دوڑتے پھر رہے ہوں گے۔

" وہ خاندانی لارڈ ہیں ۔ صرف تمہارے باس کی طرح ملازمت نہیں کرتے " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" شٹ اپ ۔ باس چاہے تو اس جیسے ہزاروں لارڈ اس کے بوٹ چاٹتے پھریں " ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

" ویسے تم نے اس شیکساٹ کے خاتمے کی جو ترکیب سوچی ہے عمران ۔ وہ انتہائی شاندار ہے ۔ میرا خیال تھا کہ ہم تینوں ہی اس کے خلاف کام کریں گے ۔ لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ یہ لوگ انتہائی منظم اور باوسائل ہیں ۔ ہمارے لئے مسئلہ بن جاتا " ـــــ تنویر نے کہا ۔

" تعریف کا شکریہ ۔ ہمارا مشن تو زیرو فائل حاصل کرنا تھا ۔ اور ان کی لیبارٹریوں کو تباہ کرنا تھا ۔ تاکہ زیرو فائل یہ دوبارہ چوری نہ کر سکیں ۔ لیبارٹریاں نہ ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے ان کے لئے فارمولا بیکار تھا ۔ لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے ۔ یہ لوگ دوبارہ فارمولا چوری کر کے کسی اور ملک کو فارمولا ہی فروخت نہ کر دیں ۔ اس لئے مجھے اس پوری تنظیم کے خاتمے کے متعلق سوچنا پڑا ۔ اور جو کچھ مجھے اس تنظیم کے متعلق معلومات ملی تھیں اس کے پیش نظر اگر ہم ان کے خلاف کام کرتے تو ہمیں خاصا طویل عرصہ لگ جاتا ۔ اس لئے میں نے ایس ۔ ایس کو درمیان میں ڈال دیا ۔ ویسے بھی یہ ان کے اپنے ملک کا مسئلہ ہے ۔ انہیں ہی اسے حل کرنا چاہیئے ۔ بس مجھے خطرہ صرف اس بات کا تھا ۔ کہ کہیں سر بیکاٹ ہی اس تنظیم کے خریدے ہوئے

نہ ہوں ۔ ویسے تو سر بیکاٹ جس ٹائپ کے آدمی ہیں ۔ ان کے بارے میں اس بات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ۔ لیکن پھر بھی احتیاط ضروری تھی ۔ اس لئے میں نے براہِ راست بات کرنے کی بجائے پہلے مبہم انداز میں بات کی ۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ سر بیکاٹ اس تنظیم کے ساتھ کسی طور پر بھی ملوث نہیں ہیں تو میں نے براہِ راست کارروائی کی ۔ اب ہم اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اور ایس ۔ ایس کام کر رہی ہے " ـــــ عمران نے پوری تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے کہا ۔

" تمہاری یہی ذہانت تو دوسروں کو حیران کر دیتی ہے ۔ ایسی منصوبہ بندی کرتے ہو کہ آدمی ششدر رہ جاتا ہے " ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" خاک منصوبہ بندی کرنی ہے میں نے ۔ ایک ہی منصوبہ سنجانے کب سے بنا رکھا ہے ۔ لیکن منصوبے کے ساتھ بندی کا ابھی تک دور دور تک پتہ نہیں لگ رہا ۔ جب کہ بے چارہ منصوبہ سنجانے کب سے ٹھنڈی آہیں بھر بھر کر مکمل طور پر فریز ہو چکا ہے ۔ کیوں تنویر " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور تنویر کا چہرہ سنجانے کیا سوچ کر کھل اٹھا ۔

" امید پر دنیا قائم ہے ۔ اس لئے میں بھی قائم ہوں " ـــــ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا ۔ کیونکہ تنویر کا یہ فقرہ بتا رہا تھا کہ عمران نے جو بات اپنے

لئے کہی تھی۔ تنویر اسے اپنے لئے سمجھ کر کھل اٹھا تھا۔ جب کہ وہ بندی جس کی بات ہو رہی تھی سر جھکائے بس مسکرائے چلی جا رہی تھی۔ اُسی لمحے باہر کار رکنے کی آواز سنائی دی۔

"کیا کہہ رہے ہو علی عمران۔ کون علی عمران" ـــــ کسی خاتون کی انتہائی باوقار سی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا کا علی عمران۔ اوہ۔ وہ تو میرا بیٹا ہے۔ کہاں ہے وہ" ـــــ دوسرے لمحے اُسی خاتون نے انتہائی بے قرار سے لہجے میں کہا۔ اور چند لمحوں بعد ایک ادھیڑ عمر مگر چہرے مہرے سے انتہائی معزز خاتون اندر داخل ہوئیں۔ ان کے چہرے پر بے پناہ مسرت اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ ان کے جسم پر مغربی انداز کا انتہائی سلیقے کا لباس تھا۔

"ارے آنٹی آپ ابھی تک بوڑھی نہیں ہوئیں۔ ویسے ہی جوان لگ رہی ہیں۔ جیسی انکل بیکاٹ سے شادی کے وقت تھیں۔ کمال ہے۔ حیرت ہے" ـــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ تم شیطان۔ تم بھی تو اسی طرح شیطان ہو بالکل اسی طرح جس طرح آج سے آٹھ سال پہلے تھے" ـــــ مسز بیکاٹ نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ جولیا کی طرف مڑ گئیں۔

"اوہ۔ تو یہ تمہاری وائف ہے۔ بہت پیاری ہے۔ ویری سویٹ۔ کب کی ہے شادی۔ ارے مجھے کیوں نہیں بلایا نانسنس"

مسز بیکاٹ نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے آنٹی۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ بھائی کے سامنے اس کی بہن کو شادی شدہ کہے جا رہی ہیں۔ یہ مس جولیا نا فٹز واٹر ہیں۔ اور یہ ہیں جناب تنویر صاحب۔ مس جولیا البتہ میری افسر اعلیٰ ہیں۔ اور جولیا اور تنویر۔ یہ میری آنٹی ہیں مطلب ہے شیطان کی آنٹی۔ اب مجھے تو پتہ نہیں کہ آسٹریلین زبان میں شیطان کی آنٹی کو کیا کہا جاتا ہے۔ انکل سر بیکاٹ کی اکلوتی مسز......" عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں تعارف شروع کرا دیا۔ اور جولیا تو جولیا تنویر جو بھائی کے خطاب پر منہ بنائے کھڑا تھا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"یہ اکلوتی مسز کہنا ضروری تھا کیوں شیطان" ـــــ مسز بیکاٹ نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"سر بیکاٹ کی عدم موجودگی میں کہا ہے۔ ورنہ وہ فوراً ہی ایک طویل ٹھنڈی سانس بھرتے اور......" عمران نے جواب دیا۔ اور مسز بیکاٹ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔

"تم سے خدا سمجھے۔ تم کسی کو بھی معاف نہیں کرتے۔ بس بیگم رحمان کے قابو آتے ہو۔ ہاں تو مس جولیا۔ آئی۔ ایم۔ ویری سوری۔ تمہارے جذبات کو میری وجہ سے ٹھیس پہنچی۔ اور مسٹر تنویر۔ آئی۔ ایم۔ سوری" ـــــ مسز بیکاٹ نے ہنستے ہوئے پہلے عمران سے بات کی اور پھر وہ جولیا اور تنویر سے مخاطب ہو گئیں۔

"کوئی بات نہیں مسز بیکاٹ۔ آپ سے مل کر واقعی بے حد

مسرت ہو رہی ہے" ۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جب
کہ تنویر خاموش ہی رہا۔ چند لمحوں بعد ایک ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا
اندر داخل ہوا۔ اور ابھی اس نے مشروبات کے گلاس ان سب
کے سامنے رکھے ہی تھے۔ کہ ایک ملازم وائرلیس فون پیس
اٹھائے اندر داخل ہوا۔

" علی عمران صاحب کے نام کال ہے۔ آرتھر صاحب کی" ۔۔۔۔
ملازم نے اندر داخل ہو کر کہا تو عمران چونک پڑا۔ اور پھر اس
نے ہاتھ بڑھا کر ملازم سے فون پیس لے کر اس کا بٹن پریس
کر دیا۔

" عمران بول رہا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
شاید اس سنجیدگی کی وجہ حیرت تھی کہ آرتھر نے اسے کیوں فون
کیا ہے۔

" عمران صاحب۔ میں آرتھر بول رہا ہوں۔ سر بیکاٹ کو ٹیکساٹے
کے ایک گروپ نے اغوا کر لیا ہے۔ وہ انہیں لے کر تھرڈ
ایونیو کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں لے گئے۔ میں آپریشن روم
میں چیک کر رہا تھا۔ میری اطلاع پر ایس۔ ایس نے وہاں فوری
چھاپہ مارا۔ لیکن کوٹھی میں صرف خون ہی خون پھیلا ہوا ہے۔ لیکن
سر بیکاٹ اور دوسرا کوئی آدمی بھی موجود نہیں ہے۔ ایس۔ ایس
انہیں مسلسل تلاش کر رہی ہے۔ لیکن ان کا کہیں پتہ نہیں
چل رہا۔ مجھے بے حد تشویش ہے۔ اچانک مجھے آپ کا خیال
آ گیا۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں" ۔۔۔۔ آرتھر نے

تیز تیز لہجے میں کہا۔

" مگر یہ ہوا کیسے ہے" ۔۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر سر بیکاٹ کا
نام نہ لیا تھا تاکہ مسز بیکاٹ پریشان نہ ہو جائیں۔

" وہ ہیڈ سے پوچھ گچھ کر رہے تھے کہ اچانک ریڈ کیا گیا۔ ریڈ
کرنے والے چار افراد تھے۔ وہ ہیڈ کو بھی چھڑا کر لے گئے اور سر
بیکاٹ کو بھی ساتھ لے گئے ہیں۔ ایس۔ ایس کے آٹھ افراد جو وہاں
موجود تھے۔ وہ اچانک اس ریڈ کی وجہ سے ہلاک ہو گئے ہیں" ۔۔۔۔
آرتھر نے جواب دیا۔

" ٹیکساٹے تنظیم کے خلاف ایس۔ ایس کی کارروائی مجموعی طور
پر کیسے رہی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" پوری تنظیم کے خلاف زبردست ایکشن لیا گیا ہے۔ مغربی
سیکٹر اور جنوبی سیکٹر میں بھی بیک وقت کارروائی کی گئی ہے۔
ساری تنظیم ہی ایک لحاظ سے ایس۔ ایس کے ہاتھوں میں آ چکی ہے۔
ہیڈ کوارٹرز پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اس ساری کارروائی کے
بعد سر بیکاٹ ہیڈ سے پوچھ گچھ کر رہے تھے کہ اچانک یہ خلاف
توقع حملہ ہوا" ۔۔۔۔ آرتھر نے جواب دیا۔

" اوکے۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع دے دی۔ میں
کوشش کرتا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" کیا ہوا۔ کیا کہہ رہا تھا آرتھر" ۔۔۔۔ مسز بیکاٹ نے کہا۔

" سر بیکاٹ نے بلوایا ہے۔ وہ ایک آدمی سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔
اور وہ آدمی کچھ مان نہیں رہا۔ آپ ہمیں ایک کار دے دیں اور

سر ببکاٹ کا لازماً یہاں کچھ اسلحہ بھی ہو گا۔ تاکہ ہم واپسی میں ضروری کام بھی ساتھ ہی نمٹاتے آئیں۔ اور سر ببکاٹ کے کارناموں کی طویل فہرست میں ایک اور کارنامے کا بھی اضافہ ہو جائے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آؤ میرے ساتھ"۔۔۔ مسز ببکاٹ نے اٹھ کر دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے تنویر اور جولیا کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ اور خود وہ مسز ببکاٹ کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"سر ببکاٹ مسلسل کراہ رہے تھے۔ ان کا پورا جسم زخموں سے بھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔ جسم پر موجود لباس پھٹ چکا تھا۔ اور چہرے اور جسم پر لمبے لمبے سیاہ نشان بتا رہے تھے کہ انہیں انتہائی بے رحمانہ انداز میں کوڑوں سے پیٹا گیا ہے۔ وہ ایک وسیع و عریض کمرے کے ایک ستون کے ساتھ رسیوں سے بندھے ہوئے کھڑے تھے۔ ان کے زخموں سے آہستہ آہستہ خون ابھی تک نکل رہا تھا۔ چہرے پر بھی کوڑوں کی لکیریں موجود تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ چہرے پر ایسے نشانات تھے جیسے پورے چہرے کو خنجر کی نوک سے قیمہ بنانے کی کوشش کی گئی ہو۔ ان کی گردن سائیڈ پر جھکی ہوئی تھی۔ اور وہ نیم بے ہوشی کی کیفیت میں مسلسل کراہ رہے تھے۔ اس وسیع و عریض ہال میں ان کے علاوہ اور کوئی آدمی نہ تھا۔

"پ ــــ پ ــــ پانی ــــ پانی ......" سر ہیکاٹ نے نیم بے ہوشی کے عالم میں کراہتے ہوئے کہا۔ لیکن ظاہر ہے وہاں کوئی ہوتا تو ان کی بات سنتا۔ اس لئے وہ کراہتے بھی رہے اور پانی بھی مانگتے رہے۔ پھر ان کی آواز آہستہ آہستہ ہوتے ہوتے خود بخود ڈوب گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکے تھے۔ پھر درد کی ایک تیز لہر ان کے جسم میں دوڑی۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کا ذہن ایک بار پھر جاگ اٹھا۔

"پ ــــ پ ــــ پانی" ــــ ہوش میں آتے ہی سر ہیکاٹ نے کراہتے ہوئے کہا۔

"اسے پانی پلاؤ راجر۔ اس کی حالت بے حد خراب ہے" ــــ دوسری آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں بعد سر ہیکاٹ کے حلق میں پانی انڈیلا جانے لگا۔ اور پانی اندر جاتے ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسم میں توانائی کی طاقتور لہریں دوڑنے لگ گئی ہوں۔ ان کی آنکھوں پر چھائی ہوئی دھندلاہٹ دور ہو گئی۔ اور اب انہیں اپنے سامنے کھڑے ہوئے تین افراد صاف نظر آ رہے تھے۔ جن میں سے سب سے آگے وہ پیٹر کھڑا تھا۔ ٹیکساٹ کا چیف۔ جس سے پوچھ گچھ کرتے وقت ان پر حملہ ہوا تھا۔

"تم نے اس قدر تشدد کے باوجود غلط بیانی کی ہے۔ سر ہیکاٹ" ــــ پیٹر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"کیسی غلط بیانی" ــــ سر ہیکاٹ نے ہونٹ بھینچ کر درد کی شدت کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہمیں بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ ڈیوس کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں موجود ہے۔ ہم نے وہاں ریڈ کیا۔ لیکن وہاں ایس۔ ایس کے آدمی موجود تھے۔ اور ہمارے ریڈ کرنے والوں میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچا۔ اس کا مطلب ہے تم نے غلط بیانی کی ہے۔ کیوں" ــــ پیٹر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"تم ان لوگوں کا پوچھ کر کیا کرو گے۔ تمہیں اس سے کیا فائدہ ہو گا" ــــ سر ہیکاٹ نے کہا۔

"میں ان کے جسموں کی ایک ایک بوٹی اپنے ہاتھوں سے علیحدہ کر دوں گا۔ ان لوگوں کی وجہ سے ٹیکساٹ کو تباہ و برباد ہونا پڑا ہے۔ سوزین ہلاک ہوئی۔ لیبارٹریاں تباہ ہوئیں اور یہاں دارالحکومت میں میرا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا۔ تنظیم کے سارے افراد ختم ہو گئے۔ کلارک اور ریمزے کے سیکشن بھی تباہ ہو گئے۔ صرف میں اکیلا زندہ بچا ہوں۔ اور کل تک میں آسٹریلیا کی سب سے طاقتور تنظیم ٹیکساٹ کا چیف تھا اور آج میرے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں۔ آج مجھے زندہ رہنے کے لئے اپنے ایک دوست کی تنظیم سپرنگ فیلڈ کا سہارا لینا پڑا ہے۔ میں ان سے انتقام بھی نہ لوں۔ میں انہیں کیسے زندہ چھوڑ سکتا ہوں۔ میں تو اب ایس۔ ایس کو بھی تباہ کر کے رہوں گا۔ میں تو پورے آسٹریلیا میں قیامت برپا کر دوں گا۔ میں تمہاری بیوی کی بوٹیاں

اڑا دوں گا۔ سپرنگ فیلڈ کے آدمی ایئرپورٹس پر ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ لیکن میں تم سے پوچھتا ہوں کہ یہ لوگ کہاں ہیں۔ تم مجھے بتاؤ گے" ____ پیٹر نے جنونی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" اگر میں نے تمہیں بتانا ہوتا تو پہلے نہ بتا دیا ہوتا۔ تم میری حالت دیکھ رہے ہو۔ اس قدر تشدد برداشت کرنے کے باوجود اگر میں نے تمہیں نہیں بتایا تو اب مزید تم کیا تشدد کرو گے۔ زیادہ سے زیادہ مجھے گولی مار دو گے۔ ٹھیک ہے مار دو۔ لیکن میں ایک دیانت دار آدمی ہوں۔ میں کسی مجرم کے ہاتھوں کھلونا نہیں بن سکتا" ____ سر ہیکاٹ نے انتہائی با اعتماد لہجے میں کہا۔ تو پیٹر حیرت سے سر ہیکاٹ کو دیکھتا رہ گیا۔

" پیٹر۔ اس کی بیوی کو کیوں نہ یہاں اٹھا کر لے آیا جائے۔ اور پھر اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی بیوی پر تشدد کیا جائے تو مجھے اندازہ ہے کہ یہ زبان کھول دے گا" ____ پیٹر کے ساتھ کھڑے ایک اور آدمی نے کہا۔

" اوہ۔ ویری گڈ راجر۔ تم نے اچھا آئیڈیا دیا ہے۔ ٹھیک ہے آؤ۔ میں دیکھتا ہوں یہ کیسے زبان نہیں کھولتا" ____ پیٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ سر ہیکاٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" کچھ بھی ہو جائے۔ میری زبان نہیں کھل سکتی" ____ سر ہیکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کمرے کا دروازہ ان تینوں کے باہر جانے کے بعد بند ہو چکا تھا۔ اور پھر نجانے کتنا وقت گزر گیا تھا۔

کہ اچانک دھماکے سے دروازہ کھلا اور سر ہیکاٹ نے چونک کر سر اٹھایا۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کے ہونٹ بُری طرح بھنچ گئے۔ پیٹر کے ساتھ چھ آدمی اندر آئے تھے۔ اور ان میں سے ایک نے بے ہوش مسز ہیکاٹ کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔

" سنو۔ تم جو چاہے کر لو۔ میں اپنی اور اپنی بیوی کی موت تو قبول کر سکتا ہوں۔ لیکن مجرموں کے سامنے جھک نہیں سکتا" سر ہیکاٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

" ابھی معلوم ہو جاتا ہے سر ہیکاٹ" ____ پیٹر نے بڑے عیارانہ لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھی اس دوران دوسرے ستون کے ساتھ مسز ہیکاٹ کو باندھنے میں مصروف تھے۔

" اسے ہوش میں لے آؤ۔ اور مجھے کوڑا لا دو۔۔۔۔۔۔۔" پیٹر نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا۔ اور ایک آدمی تو ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ دوسرا مسز ہیکاٹ کی طرف اور پھر پہلے آدمی نے الماری سے ایک کوڑا نکال کر پیٹر کے حوالے کر دیا۔ جب کہ دوسرے آدمی نے مسز ہیکاٹ کے چہرے پر تھپیڑوں کی بارش کر دی۔ اور چند لمحوں بعد ہی مسز ہیکاٹ چیختی ہوئی ہوش میں آ گئیں۔

" کک ____ کک ____ کون ہو تم۔ اور میں کہاں ہوں" ____ مسز ہیکاٹ نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔ وہ بے حد ہراساں اور دہشت زدہ دکھائی دے رہی تھیں۔ ظاہر ہے وہ ایک عام سی گھریلو خاتون تھیں۔ ان کا واسطہ اس قسم

کے حالات سے پہلے کبھی نہ پڑا تھا۔

" مسز بیکاٹ۔ ادھر چہرہ گھما کر دیکھو۔ تمہارا شوہر سر بیکاٹ کس حالت میں ہے" ---- پیٹر نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے مسز بیکاٹ کے حلق سے اچانک چیخ نکلی۔

" آ---- آپ کا۔ یہ حال۔ آپ ......" مسز بیکاٹ سر بیکاٹ کی یہ حالت دیکھ کر ہی صدمے سے دوبارہ بے ہوش ہو گئی۔

" بڑی محبت ہے اسے تم سے۔ اور یقیناً تمہیں بھی ہو گی" ---- پیٹر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ اسی آدمی کو اشارہ کیا۔ جس نے پہلے مسز بیکاٹ کے چہرے پر تھپڑ مارے تھے۔ اور اس آدمی نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر مسز بیکاٹ کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد مسز بیکاٹ چیختی ہوئی دوبارہ ہوش میں آ گئیں۔

" مسز بیکاٹ۔ تمہارا شوہر ہمیں یہ نہیں بتا رہا کہ پاکیشیا سے آنے والے علی عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔ اس لئے ہم نے تمہیں اٹھوایا ہے۔ تاکہ تم پر تشدد کر کے اس سر بیکاٹ کی زبان کھلوائی جا سکے۔ اس لئے میں تمہیں صرف ایک منٹ دیتا ہوں۔ اپنے شوہر کی زبان کھلواؤ۔ ورنہ پھر یہ کوڑا تمہارے اس خوب صورت اور نرم و نازک جسم پر قہر بن کر ٹوٹ پڑے گا۔ تم نے اپنے شوہر کے جسم کو دیکھ لیا ہو گا۔ ایسا ہی حشر

تمہارا بھی ہو گا" ---- پیٹر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" عم ---- عمران اور اس کے ساتھی تو تھوڑی دیر پہلے کوٹھی چھوڑ کر چلے گئے ہیں" ---- مسز بیکاٹ نے کہا تو پیٹر بے اختیار چونک پڑا۔

" کہاں چلے گئے ہیں۔ کون سی کوٹھی سے" ---- پیٹر نے چونک کر پوچھا۔

" روبی۔ مت بولو۔ وہ ہمارے مہمان ہیں" ---- سر بیکاٹ نے اپنی بیوی کا نام لے کر سخت لہجے میں کہا۔

" جب وہ چلے گئے ہیں تو پھر چھپانے کا کیا فائدہ بیکاٹ۔ سنو۔ مسٹر عمران اور اس کے دو ساتھی جن میں ایک سوئس عورت اور ایک پاکیشیائی مرد تھا۔ ہماری رہائش گاہ میں موجود تھے کہ کسی کا فون آیا۔ اس عمران نے وہ فون سنا اور پھر وہ تینوں مجھ سے ایک کار مانگ کر کوٹھی سے چلے گئے۔ ان کے جانے کے تھوڑی دیر بعد تمہارے آدمی کوٹھی میں کود آئے تھے" ---- مسز بیکاٹ نے کہا۔

" کون سی کار دی ہے تم نے اور کیا نمبر ہے کار کا" ---- پیٹر نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔ اور مسز بیکاٹ نے کار کا رنگ، ماڈل اور نمبر بتا دیا۔

" ویری گڈ۔ اب سپرنگ فیلڈ کے آدمی انہیں یقیناً ٹریس کر لیں گے۔ ویری گڈ۔ آؤ راجر" ---- پیٹر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"تم نے کیوں بتایا کار کا نمبر" ـــــ سر بکاٹ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا کرتی۔ تم اپنا حشر دیکھ رہے ہو۔ یہ لوگ انتہائی ظالم اور سفاک ہیں" ـــــ مسز بکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور سر بکاٹ بھی خاموش ہو گئے۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور سر بکاٹ بے اختیار چونک پڑے۔ کیونکہ انہوں نے پیٹر اور اس کے آدمیوں کو عمران اس کے ساتھی تنویر اور ساتھی عورت جولیا کو بیہوشی کے عالم میں کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔

"شکریہ مسز بکاٹ۔ تم نے مجھے انتقام لینے کا موقع دے دیا ہے۔ اب دیکھنا میں ان تینوں کا کیا حشر کرتا ہوں" ـــــ پیٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جب کہ اس کے ساتھی ان تینوں کو ستونوں کے ساتھ باندھنے میں مصروف ہو گئے۔

عمران کی کار تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی سر بکاٹ کی رہائشگاہ سے نکل کر تھرڈ ایونیو کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا۔ جولیا اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ اور پچھلی سیٹ پر تنویر تھا۔ کوٹھی سے باہر نکل کر عمران نے جولیا اور تنویر کو آرتھر کے فون کی تفصیلات بتا دی تھیں۔

"لیکن اس نے سر بکاٹ کو کیوں اغوا کیا ہے۔ وہ ان سے کیا پوچھنا چاہتا ہو گا" ـــــ جولیا نے کہا۔

"وہ ہمارے متعلق پوچھنا چاہتا ہو گا۔ تاکہ ہم سے انتقام بھی لے سکے۔ اور ہم سے وہ فائل بھی دوبارہ حاصل کر سکے" ـــــ عمران نے کہا اور جولیا نے اس طرح اثبات میں سر ہلایا جیسے وہ عمران کی بات سے متفق ہو۔ انہیں سر بکاٹ کے ذاتی کمرے سے سائیلنسر لگے مشین پسٹل اور اس کا میگزین وافر مقدار میں

مل گیا تھا۔ اور اس وقت ان کی جیبوں میں لوڈڈ سائیلنسر مشین پسٹل موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تھرڈ ایونیو پہنچ گئی۔ عمران چونکہ پہلے بھی کئی بار آسٹریلیا کے دارالحکومت سپرنگ آ چکا تھا۔ اس لئے اُسے ساری سڑکیں، کالونیوں وغیرہ کے متعلق علم تھا۔ کوٹھی نمبر ایک سو ایک کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ عمران کار اندر لیتا چلا گیا۔ اور کار پورچ میں روک کر وہ تینوں نیچے اتر آئے۔ اور پھر دوڑتے ہوئے کوٹھی کے اندر داخل ہو گئے۔

گو انہیں آرتھر نے بتا دیا تھا کہ سر بیکاٹ اس کوٹھی میں نہیں ہیں۔ لیکن عمران ذاتی طور پر اس کوٹھی کی تلاشی لینا چاہتا تھا کیونکہ بہرحال پہلے سر بیکاٹ کو اس کوٹھی میں لایا گیا تھا۔ اور پھر وہ لوگ یہاں سے غائب ہوئے تھے۔

کوٹھی کے ایک کمرے میں ستون کے ساتھ خون کے داغ زمین پر صاف دکھائی دے رہے تھے اور خون کے چھینٹے ستون کے گرد بارش کے قطروں کی طرح بکھرے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"ہونہہ۔ تو یہاں سر بیکاٹ پر تشدد کیا گیا ہے۔ یہ خون کے قطرات دیکھو۔ اس سے لگتا ہے کہ ان پر خاردار کوڑے برسائے گئے ہیں۔ اور خنجر وغیرہ مارے گئے ہیں۔ تنویر تم کوٹھی کی تلاشی لو۔ لازماً یہاں کوئی خفیہ راستہ ہو گا۔ یہاں سے یہ فرار ہوئے ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"میرا خیال ہے۔ وہ یہاں سر بیکاٹ پر تشدد کر رہے ہوں

گے۔ کہ انہیں ایس۔ ایس کے چھاپے کا پتہ چلا اور وہ سر بیکاٹ سمیت فرار ہو گئے ہوں گے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کمرے میں دو الماریاں موجود تھیں۔ اور عمران اب ان الماریوں کی تلاشی لینے میں مصروف تھا۔

"عمران۔ کوٹھی کے نیچے ایک تہہ خانہ موجود ہے۔ جس میں مشینری نصب ہے۔ لیکن کوئی خفیہ راستہ تو مجھے نظر نہیں آیا" تنویر نے کہا۔

"مشینری فٹ ہے۔ اوہ۔ کہاں۔ مجھے دکھاؤ"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔ اور پھر عمران اور جولیا تنویر کی رہنمائی میں ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ وہاں واقعی دیواروں کے ساتھ کئی مشینیں نصب تھیں۔ عمران ان مشینوں کو چیک کرتا رہا۔

"عام سی چیکنگ مشینیں ہیں۔ آؤ۔ اب میں دیکھتا ہوں۔ شاید کوئی خفیہ راستہ مل جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور واپس سیڑھیوں کی طرف مڑ گیا۔ سیڑھیوں کا اختتام ایک چھوٹے سے کمرے میں ہوا۔ اور پھر وہ تینوں جیسے ہی اس چھوٹے کمرے میں پہنچے۔ اچانک ان کے دماغ بری طرح چکرانے لگے۔ عمران نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ لیکن بے سود۔ چند لمحوں بعد اس کے ذہن پر گہری تاریکی نے غلبہ پا لیا تھا۔ پھر اس کے جسم میں درد کی ایک تیز لہر دوڑی۔ تو اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی

تیزی سے چھٹنے لگ گئی۔ اور روشنی ذہن میں بھرتے ہی اس کی آنکھیں خودبخود کھل گئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس کے ساتھ سر ہیکاٹ انتہائی شدید زخمی حالت میں بندھے ہوئے تھے۔ جبکہ ان کے ساتھ مسز ہیکاٹ بندھی ہوئی تھیں۔ لیکن اس پر تشدد نہ کیا گیا تھا۔ دوسری طرف جولیا اور تنویر بندھے ہوئے تھے۔ اور سامنے تین مقامی افراد کھڑے تھے۔ ان میں سے سب سے آگے پیٹر کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں خنجر تھا۔ باقی مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے۔ ایک آدمی جولیا اور تنویر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔

"تمہارا نام علی عمران ہے۔ اور تم اس پاکیشیا گروپ کے لیڈر ہو۔ جس نے ٹیکساٹ کے خلاف کام کیا ہے"۔۔۔ پیٹر نے انتہائی سفاک لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران چونکہ سوزو والے آپریشن کی مدد سے پیٹر کو دیکھ چکا تھا اس لئے وہ اُسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔

"علی عمران۔ وہ کون ہے بھائی"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ ہمیں مسز ہیکاٹ نے بتا دیا ہے۔ کہ تم ہی علی عمران ہو"۔۔۔ پیٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر آنٹی نے بتایا ہے تو سچ ہی بتایا ہوگا۔ پھر پوچھنے کی

کیا ضرورت ہے تمہیں"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ زیرو فائل کہاں ہے۔ اور تمہارے باقی ساتھی کہاں ہیں" پیٹر نے قدم بڑھا کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"بس یا اور بھی کچھ پوچھنا ہے۔ اکٹھا ہی پوچھ لو بھائی۔ مجھے یہ قسطوں میں سوال جواب پسند نہیں ہیں"۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بات بتاؤ۔ باقی بات بعد میں کروں گا"۔۔۔ پیٹر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے گھوم گیا۔ اور پیٹر کا خنجر پوری قوت سے سامنے آ جانے والی رسیوں کو کاٹتا ہوا ستون سے ٹکرا گیا۔ عمران گول ستون ہونے کی وجہ سے گھوم کر سائیڈ پر چلا گیا تھا۔

"اوہ۔۔۔ تم۔ تم"۔۔۔ پیٹر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اور مڑ کر سائیڈ پر پہنچ گیا۔ اور ایک بار پھر اس کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آ گیا۔ لیکن عمران بھی بجلی بنا ہوا تھا۔ وہ ایک بار پھر بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے گھوم گیا تھا۔ اور نتیجہ یہ کہ پیٹر کے خنجر نے باقی ماندہ رسیاں بھی کاٹ دیں۔ پیٹر کے مسلح ساتھی حیرت سے اپنی جگہوں پر کھڑے یہ تماشا دیکھ رہے تھے۔ دوسری بار رسیاں کٹتے ہی عمران یک لخت اسی انداز میں ستون کے ساتھ گھومتا ہوا واپس پہلے والی جگہ پر آیا۔ ابھی تک رسیاں اس کے جسم پر بندھی ہوئی تھیں۔ لیکن وہ خاصی ڈھیلی ہو چکی تھیں۔

"میں تمہاری بوٹیاں اڑا دوں گا" ــــ پیٹر نے انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے گھوم کر وہ سامنے آیا اور اس بار اس نے عمران کو گھومنے سے روکنے کے لئے دوسرا بازو پھیلایا اور ساتھ ہی بجلی کی سی تیزی سے عمران پر خنجر کا وار کیا۔ مگر عمران اس بار بجائے گھومنے کے یک لخت رسیوں سمیت نیچے فرش پر بیٹھ گیا۔ اور پیٹر خنجر اچانک ستون سے ٹکرانے کی وجہ سے اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا تھا۔ اس کے جسم کے اوپر گرا ہی تھا کہ دوسرے لمحے یک لخت چیختا ہوا فضا میں اڑتا ہوا پیچھے کھڑے اپنے دو ساتھیوں سے ٹکرایا۔ عمران نے کسی مینڈھے کی طرح یک لخت اٹھتے ہوئے اس کے سینے پر سر کی زوردار ٹکر رسید کر کے اُسے پیچھے اچھال دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران ایک بار پھر تیزی سے ستون کے عقبی طرف کو گھوما۔ اور اسی لمحے ستون پر مشین گن کی گولیوں کی بوچھاڑ پڑی۔ اگر عمران کو ایک لمحہ کی بھی دیر ہو جاتی تو یقیناً اس کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکا ہوتا۔ ستون کے عقبی طرف پہنچتے ہی عمران نے باقی ماندہ رسیوں کو ہاتھ سے پکڑ کر سر کو تیزی سے نیچے جھکایا۔ اور الٹی قلابازی کھا کر یک لخت اُسی طرح فضا میں گھوما۔ اور ایک بار پھر وہ ستون کے سامنے پہنچ چکا تھا۔ مگر اب اس کے جسم کے گرد رسیاں موجود نہ تھیں۔ جب کہ مشین گن بردار اس دوران اُسے ختم کرنے کے لئے ستون کے عقبی طرف پہنچ گیا تھا۔

"مار ڈالو۔ فائر کر دو۔ سب کو مار ڈالو" ــــ پیٹر نے نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ مگر اسی لمحے مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی پیٹر کے ساتھ اٹھنے والے دو افراد گولیوں کا شکار ہو گئے۔ اور عمران کو عقب میں نہ پا کر مشین گن بردار تیزی سے سائیڈ پر پلٹا ہی تھا کہ چیختا ہوا پشت کے بل زمین پر جا گرا۔

"اب ہاتھ اٹھا کر دیوار کی طرف منہ کر لو" ــــ عمران نے پیٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے کھڑا تھا۔ مگر دوسرے لمحے پیٹر نے انتہائی حیرت انگیز طور پر یک لخت عمران پر حملہ کر دیا۔ وہ واقعی غصے کی شدت سے پاگل ہو چکا تھا۔ مگر عمران تیزی سے سائیڈ پر اچھلا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ اٹھا اور اس پر حملہ آور پیٹر یک لخت ہوا میں اڑتا ہوا عقبی دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرایا۔ اس کے حلق سے ایک دردناک چیخ نکلی اور وہ مری ہوئی چھپکلی کی طرح دھپ سے فرش پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کے پانچوں ساتھی گولیوں کا شکار ہو کر ختم ہو چکے تھے۔

"یہ احمق آدمی اگر تلاشی لے کر ہمیں باندھتے تو شاید نتیجہ یہ نہ نکلتا" ــــ عمران نے اس طرح مسکراتے ہوئے کہا جیسے کوئی شعبدہ باز دوسرے شعبدہ باز کی ناکامی پر اس کی کمزوری بتاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کا شعبدہ ناکام ہو گیا ہو۔

"تم ——— تم تو جادوگر ہو عمران۔ یہ سب کچھ تم نے کیسے کر لیا" سر بیکاٹ نے یک لخت انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سامری جادوگر کا بھتیجا ہوں۔ کیوں آنٹی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فرش پر پڑا پیٹر کا خنجر اٹھا کر وہ تیزی سے ساتھ کھڑے تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تنویر کی رسیاں کاٹ کر خنجر اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

"اب تم باقی افراد کی رسیاں کاٹو۔ میں باہر بلڈنگ کو چیک کر لوں" ——— عمران نے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا کھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔ لیکن باہر پوری عمارت خالی پڑی ہوئی تھی۔ یہ ایک رہائشی کوٹھی تھی۔ عمران ساری کوٹھی گھوم کر واپس آیا تو سر بیکاٹ فرش پر لیٹے ہوئے تھے۔ جنہیں مسز بیکاٹ سہارا دے کر اٹھانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

"تنویر۔ دیکھو کوٹھی میں یقیناً میڈیکل باکس مل جائے گا۔ سر بیکاٹ کی حالت کافی خراب ہے۔ اب تک تو انہوں نے اپنی قوت ارادی کے بل پر اپنے آپ کو سنبھالے رکھا ہے۔ لیکن اب مسئلہ سیریس ہے۔ جلدی کرو" ——— عمران نے تنویر سے کہا۔ اور تنویر تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔

"جولیا۔ تم پانی کا بندوبست کرو" ——— عمران نے جولیا سے کہا۔ اور جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ

گئی۔ سر بیکاٹ جو اب تک ہوش میں تھے۔ اب ان پر دوبارہ غشی کی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ ان کا چہرہ تیزی سے زرد پڑتا جا رہا تھا۔

"یہ ——— یہ بچ جائیں گے" ——— مسز بیکاٹ نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انہیں بچانے کے لئے تو مجھے اتنی لمبی چوڑی ورزش کرنی پڑی ہے۔ آنٹی۔ ورنہ تو میں اس پیٹر کو باتوں میں الجھا لیتا۔ اور اس دوران جسم کے گرد بندھی ہوئی ساری رسیاں کاٹ کر آسانی سے اس کی گردن دبوچ لیتا۔ لیکن میں نے محسوس کر لیا تھا کہ سر بیکاٹ کی حالت لمحہ بہ لمحہ دگرگوں ہوتی جا رہی ہے۔ ویسے دعا کریں کہ میڈیکل باکس مل جائے" ——— عمران نے کہا۔ اور مسز بیکاٹ کی آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے۔ سر بیکاٹ کا سانس اب رک رک کر آ رہا تھا۔ عمران ان کے سینے پر ہاتھ رکھے مخصوص انداز میں مالش کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اور چند لمحوں بعد تنویر دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا میڈیکل باکس تھا۔

"سینے پر مالش کرو تنویر۔ اس طرح۔ لیکن انتہائی نرمی سے۔ سخت رگڑا نہ دے دینا۔ میں اس دوران انجکشن تیار کر لوں" عمران نے تنویر سے کہا۔ اور پھر تنویر کو اس نے مالش کرنے کا طریقہ بتا دیا۔ اور خود تیزی سے بیگ کھول کر اسے فرش پر الٹ دیا۔ اسی لمحے جولیا پانی کا جگ اٹھائے اندر داخل ہوئی۔

"جولیا قطرہ قطرہ پانی سر بیکاٹ کے حلق میں ٹپکاتی رہو۔ اور آنٹی آپ سر بیکاٹ کے بوٹ اور جرابیں اتار کر ان کے پیروں کی مالش کریں" ــــ عمران نے جولیا اور مسز بیکاٹ کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے بیک وقت دو سرنجوں میں دو انجکشن تیار کر لئے۔ پھر اس نے ایک انجکشن سر بیکاٹ کے دائیں بازو کی رگ میں انجکٹ کیا۔ جب کہ دوسرا انجکشن اس نے سر بیکاٹ کے بازو کے گوشت میں انجکٹ کر دیا۔ تنویر مسلسل مالش کئے جا رہا تھا۔ جب کہ جولیا اور مسز بیکاٹ اپنے کاموں میں مصروف تھیں۔ عمران نے ایک اور انجکشن تیار کیا۔ اور پھر اسے رکھ کر اس نے سر بیکاٹ کی نبض تھام لی۔ لیکن اس کے ہونٹ بری طرح بھینچے ہوئے تھے۔ کچھ دیر وہ نبض تھامے بیٹھا رہا۔ پھر اس نے بھری ہوئی سرنج اٹھائی۔ اور تنویر کا ہاتھ ہٹا کر اس نے سر بیکاٹ کے عریاں سینے پر ہاتھ رکھ کر اُسے آہستہ سے کھسکایا۔ اور پھر دو انگلیاں کھول کر اس نے انجکشن کی لمبی سی سوئی دونوں انگلیوں کے درمیانی خلا میں اُسی طرح اتار دی۔ جیسے کسی کے سینے میں خنجر اتارا جاتا ہے۔ مسز بیکاٹ کے حلق سے بے اختیار چیخ سی نکل گئی۔ مگر عمران آہستہ آہستہ سرنج میں موجود محلول سینے کے اندر براہ راست انجکٹ کرتا رہا۔

جب تمام محلول انجکٹ ہو گیا تو اس نے سوئی باہر نکالی۔ اور پھر خود ہی اس نے سر بیکاٹ کے سینے کی مالش ایک مختلف انداز میں کرنی شروع کر دی۔ چند لمحے مالش کرنے کے بعد اس نے

ہاتھ ہٹایا۔ اور سر بیکاٹ کی نبض تھام لی۔ اس کا چہرہ بدستور ستا ہوا تھا۔ ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ مگر پھر آہستہ آہستہ اس کا چہرہ کھلتا چلا گیا۔

"مبارک ہو۔ آنٹی۔ سر بیکاٹ خطرے سے باہر آ گئے ہیں بس اللہ تعالیٰ کو شاید آپ کے لئے اتنا بڑا عہدہ منظور نہ تھا" ــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے جولیا اور تنویر کو بھی ہٹنے کا اشارہ کر دیا۔

"عہدہ۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو تم" ــــ مسز بیکاٹ نے حیران ہو کر کہا۔

"بیوہ کا عہدہ۔ فی الحال یہ عہدہ جلیلہ آپ کو نہیں مل سکتا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور مسز بیکاٹ چند لمحے تو خاموش کھڑی رہیں۔ پھر یک لخت ہنس پڑی۔

"شکر ہے۔ خدایا تیرا شکر ہے۔ تم جسے عہدہ کہہ رہے ہو۔ خدا کسی دشمن عورت کو بھی یہ عہدہ نہ دے" ــــ مسز بیکاٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آخری چارہ کار کے طور پر میں نے براہ راست دل میں انجکشن لگایا تھا۔ اور مجھے یہ دیکھ کر انتہائی حیرت ہوئی کہ سر بیکاٹ کا دل موجود تھا" ــــ عمران نے کہا تو مسز بیکاٹ ایک بار پھر چونکی تھی۔

"دل تھا۔ کیا مطلب۔ کیا دل نہیں ہونا چاہئے تھا۔ کیا مطلب" مسز بیکاٹ نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہر شوہر اپنی بیوی کو یقین تو اس بات کا دلاتا ہے۔ اس نے اپنا دل اُسے دے دیا ہے۔ مگر......." عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو اس بار مسز بیکاٹ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔

"تم ـــــ تم شیطان بھی ہو اور رحمت کے فرشتے بھی۔ نجانے تم کیا ہو"ـــــ مسز بیکاٹ نے کہا۔ اور اس بار عمران بھی ان کی بات پر ہنس پڑا۔ مسٹر بیکاٹ کی سانس اب ہموار ہو چکی تھی۔ اور ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی زردی بھی اب آہستہ آہستہ سرخی میں تبدیل ہوتی جا رہی تھی۔

"تنویر۔ تم مسٹر بیکاٹ کی بینڈیج کر دو۔ جولیا تمہاری مدد کرے گی۔ میں اس پیٹر کو چیک کر لوں"ـــــ عمران نے تنویر سے کہا۔ اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جہاں پیٹر پڑا ہوا تھا جس انداز میں پیٹر پڑا ہوا تھا۔ عمران کا خیال تھا کہ وہ مر چکا ہو گا۔ لیکن قریب جا کر اس نے دیکھا کہ پیٹر مرا نہیں بلکہ بے ہوش ہوا ہے۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی کا مہرہ ٹوٹ چکا تھا۔ عمران نے اُسے ہوش میں لانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اور پھر پیٹر اور مسٹر بیکاٹ دونوں اکٹھے ہی ہوش میں آ گئے۔ پیٹر نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن ریڑھ کی ہڈی پر لگنے والی ضرب کی وجہ سے وہ اٹھنے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ جب کہ مسٹر بیکاٹ اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اور مسز بیکاٹ پوری روانی سے انہیں بتا رہی تھی کہ عمران نے انہیں

یقیناً موت کے منہ سے واپس کھینچا ہے۔

"بے حد شکریہ عمران۔ آج مجھے احساس ہوا ہے۔ کہ میں بے اولاد نہیں ہوں۔ بلکہ میرا بیٹا نہ صرف موجود ہے بلکہ انتہائی جواں ہمت اور جواں حوصلہ بھی ہے"ـــــ مسٹر بیکاٹ نے انتہائی پرخلوص انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور مسز بیکاٹ اپنی آنکھوں میں امڈ آنے والے آنسوؤں کو پینے کی کوشش میں مصروف ہو گئیں۔

"زندگی موت صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتی ہے۔ مسٹر بیکاٹ انسان کا کام تو صرف کوشش کرنا ہوتا ہے۔ بہر حال گیساٹ کا چیف پیٹر ہوش میں آ چکا ہے۔ اور یقیناً اسی نے ہی آپ پر یہ بے رحمانہ اور غیر انسانی تشدد کیا ہے۔ اس لئے میں اسے ستون سے اُسی طرح باندھ دیتا ہوں۔ جس طرح اس نے آپ کو باندھا تھا۔ پھر آپ کوڑا ہاتھ میں لیں اور بالکل اُسی طرح اس پر ٹوٹ پڑیں جیسے اس نے آپ کے ساتھ سلوک کیا تھا"ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بالکل میں باندھتا ہوں اسے۔ اس بھیڑیئے نے جو سلوک آپ کے ساتھ کیا ہے۔ آپ اس کی کھال اتار دیں"ـــــ تنویر نے مسٹر بیکاٹ کے بولنے سے پہلے ہی چمک کر کہا۔

"مجھے افسوس ہے عمران۔ کاش میرے کان بہرے ہو چکے ہوتے۔ میں تمہاری زبان سے یہ بات نہ سنتا بلکہ اس سے بہتر تھا کہ میں موت کی آغوش میں چلا جاتا"ـــــ مسٹر بیکاٹ نے

سر جھکاتے ہوئے انتہائی کرب آمیز لہجے میں کہا۔ اور تنویر کا چہرہ
حیرت سے بگڑنے لگا۔ جب کہ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔
"کیوں سر بیکاٹ۔ اس میں آخر حرج ہی کیا ہے" ——
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یونانسنس۔ کیا تم اس مجرم اور مجھے ایک ہی ترازو میں تول
رہے ہو۔ تمہارا خیال ہے کہ میں بھی اس مجرم کی سطح پر اتر کر
اس پر تشدد کروں گا۔ نانسنس۔ مجھے تمہاری اس ذہنیت پر
بے حد افسوس ہے۔ بس ٹھیک ہے۔ میرا کوئی بیٹا نہیں ہے۔
میں بے اولاد ہوں" —— سر بیکاٹ نے یک لخت انتہائی
غصیلے لہجے میں کہا۔
"دیکھا تنویر۔ اسے کہتے ہیں وقار اور اصول۔ گڈ شو سر
بیکاٹ۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ سر بیکاٹ اس حالت میں
پہنچ کر بھی سر بیکاٹ ہی ہیں" —— عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔
"میں ایسی رحم دلی کا قائل نہیں ہوں۔ میں اینٹ کا جواب پتھر
سے دیتا ہوں" —— تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"نہیں مسٹر تنویر۔ ہم قانون کے محافظ ہیں۔ اس لئے خود قانون
شکن کیسے بن سکتے ہیں۔ یہ پیٹر قانون کا مجرم ہے۔ اس لئے اسے
قانون کے ہی حوالے کیا جائے گا۔ باقی رہی مجھ پر اس کا تشدد تو
یہ کوئی نئی بات نہیں۔ پیٹر مجرم ہے۔ اور مجرم اسی انداز میں
ہی سوچ سکتا ہے" —— سر بیکاٹ نے اپنی بیگم کے سہارے

اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"م —— م —— مجھے معاف کر دو سر بیکاٹ۔ تمہاری
باتوں نے میری آنکھیں کھول دی ہیں" —— اچانک پیٹر نے
وہیں پڑے پڑے اونچی آواز میں کہا۔
"سوری مسٹر پیٹر۔ معافی دینا یا نہ دینا میرا کام نہیں ہے۔
عدالت کا ہے۔ میرا کام مجرموں کو عدالت کے سپرد کر دینا ہے
اور بس" —— سر بیکاٹ نے انتہائی باوقار لہجے میں پیٹر
کو جواب دیا۔ اور پھر مسز بیکاٹ کا سہارا لے کر وہ دروازہ
کی طرف بڑھنے لگے۔
"یہاں فون تو ہوگا۔ میں فون کرنا چاہتا ہوں" —— سر بیکاٹ
نے قدم اٹھاتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"باہر ایک کمرے میں موجود ہے" —— عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ اور سر بیکاٹ اپنی بیوی کا سہارا لے کر آہستہ آہستہ
چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔
"بہت عظیم آدمی ہیں سر بیکاٹ" —— جولیا نے پہلی بار زبان
کھولتے ہوئے کہا۔
"یہ کیسی عظمت ہے کہ اپنے دشمن کو دوسروں کے حوالے
کر دو اور خود سسکیاں بھرتے رہو" —— تنویر نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔ وہ ظاہر ہے اپنی فطرت کے مطابق ہی بات کر رہا تھا۔
البتہ یہ اس کی عادت تھی کہ وہ جو کچھ سوچتا تھا وہی کچھ کہہ دیتا
تھا۔ چاہے کسی کو برا لگے یا بھلا۔

"دشمن جان کہو تنویر۔ جس روز ایسا ہو جائے گا۔ اس روز واقعی تمہیں سسکیاں بھرتے ہوئے عظمت کا صحیح مفہوم بھی سمجھ آ جاتے گا"۔۔۔ عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"دشمن جان۔ کیا مطلب"۔۔۔ تنویر نے چونک کر پوچھا۔ وہ عمران کے جولیا کی طرف کن انکھیوں سے دیکھنے پر چونک پڑا تھا۔

"دشمن جان وہ ہوتا ہے۔ جس کے دو مہروں کے پاس جانے کے بعد ہی آدمی بس سسکیاں بھرتا رہ جاتا ہے۔ کیوں جولیا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔ اور تنویر شاید اب دشمن جان کا مطلب بخوبی سمجھ گیا تھا۔

"میں سسکیاں بھرنے کی بجائے گولیاں چلانا زیادہ بہتر سمجھتا ہوں۔ اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا"۔۔۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سخت جھلایا ہوا لگ رہا تھا۔

"ارے ارے۔ اتنے غصے کی ضرورت نہیں۔ اس پیٹر کو تو اٹھاتے جاؤ۔ چلو تم بے شک گولیاں چلا لینا۔ شہید کا درجہ غازی سے بڑا ہی ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن تنویر اس کی بات سنی ان سنی کر کے پیر پٹختا دروازے سے باہر نکل گیا۔

"تم اسے اس قدر تنگ کیوں کرتے ہو۔ کسی روز واقعی اس نے

تمہیں گولی مار دینی ہے"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ تمہیں تو مفت میں عہدہ جلیلہ مل جائے گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عہدہ جلیلہ۔ کیا مطلب"۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی جو مسز بیکاٹ کو ملتے ملتے رہ گیا ہے۔ بشرطیکہ پہلے تم اس عہدہ جلیلہ کی شرط پوری کر دو تب"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شٹ اپ۔ ہر وقت بکواس اچھی نہیں لگتی"۔۔۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ابھی اچھی نہیں لگتی۔ بعد میں ترسو گی۔ بس دو بولوں کی کمی ہے" عمران نے ہنس کر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کاش یہ دو بول......" جولیا نے مدھم سے لہجے میں کہا۔ اور پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا چہرہ جذبات سے بھیگ سا گیا تھا۔ مگر عمران اسی طرح اطمینان سے چلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور قہقہوں سے بھرپور ناول

پرنس کاچان

مصنف ---- مظہر کلیم ایم اے

○ پرنس کاچان---- ایک نیا دلچسپ اور منفرد کردار----؟

○ پرنس کاچان---- جس کا سیکرٹری علی عمران تھا۔ لیکن پرنس کاچان نے اس کا نام "ڈوم ڈوم" رکھ دیا تھا۔ انتہائی دلچسپ سچویشن۔

○ پرنسز وانتا---- پالینڈ کی پرنسز وانتا جو نوادرات حاصل کرنے کے لئے قتل عام کرانے سے بھی دریغ نہ کرتی تھی۔

○ وہ لمحہ۔ جب پرنسز وانتا اور پرنس کاچان ایک ہی جگہ اکٹھے ہو گئے اور قہقہوں کا طوفان برپا ہو گیا۔

○ پرنسز وانتا جسے گرفتار کرنے کے لئے سر عبدالرحمن بذات خود گئے تھے لیکن---- انتہائی دلچسپ سچویشن۔

○ سر عبدالرحمن---- جو عمران کو گولی مارنے کے لئے اس کے فلیٹ پر رہے تھے اور عمران کو اپنی جان بچانے کے لئے اماں بی کی پناہ ڈھونڈھنی پڑی کیا عمران بچ گیا۔ یا----؟

○ سوپر فیاض---- جو سر عبدالرحمن کے غیظ و غضب سے بچنے کے لئے با روم میں چھپ گیا جبکہ سلیمان اپنے گاؤں فرار ہونے پر مجبور ہو گیا۔ سر عبدالرحمن کیوں اس قدر غضبناک ہوئے۔

○ وہ لمحہ جب عمران کو سر عبدالرحمن کے غیظ و غضب سے بچانے کے۔ سر سلطان کو خود سر عبدالرحمن کو کوٹھی پر پہنچنا پڑا اور عمران کی اماں بی کی ایک نہ سنی گئی۔ انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ سچویشن۔

○ وہ لمحہ جب پرنسز وانتا نے پرنس کاچان اور اس کے سیکرٹری ڈوم ڈوم کو بے عزت کر کے اپنی رہائش گاہ سے نکلوا دیا اور سیکرٹری ڈوم ڈوم نے پرنس کاچان کی توہین کا انتقام لینے کا فیصلہ کر لیا---- کیا واقعی۔

○ وہ لمحہ جب پرنس کاچان کی مدد سے سر عبدالرحمن نے آخرکار پرنسز وانتا کو گرفتار کر لیا لیکن پرنسز کی گرفتاری کے بعد سر عبدالرحمن نے پرنس کاچان اور اس کے سیکرٹری ڈوم ڈوم کی گرفتاری کا بھی حکم دے دیا۔ کیا پرنس کاچان اور اس کا سیکرٹری گرفتار ہو گئے یا----؟

○ وہ لمحہ جب سر عبدالرحمن نے پرنس کاچان کو پرنس تسلیم کرنے سے انکار کر دیا لیکن جب پرنس کاچان نے اپنی سرکاری حیثیت ظاہر کر دی تو سر عبدالرحمن حیرت سے بت بن کر رہ گئے----؟

○ وہ لمحہ جب پرنس کاچان کو سر عبدالرحمن کے پیر پکڑنے پڑے اور عمران نے جو اس کا سیکرٹری تھا خوف کے مارے دوڑ لگا دی۔

○ پرنس کاچان درحقیقت کون تھا---- انتہائی دلچسپ کردار---- مزاح اور دلچسپی سے بھرپور ایک ایسا ناول جس کی ہر سطر قہقہوں سے بھرپور ہے۔ مزاح سے بھرپور سینکڑوں ہزاروں انتہائی دلچسپ سچویشنز۔ ایک ایسا ناول جس میں عمران بڑے طویل عرصے کے بعد اپنی پرانی فارم میں نظر آتا ہے۔

-☆- انتہائی دلچسپ یادگار اور منفرد ناول -☆-

==========================

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ' ملتان

==========================

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور انتہائی ہنگامہ خیز ناول

خاص نمبر

ریڈ زیرو ایجنسی

مکمل ناول

مصنف :- مظہر کلیم ایم، اے

ریڈ زیرو ایجنسی ـــــ ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی ـــــ جس نے کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھا تھا۔

ریڈ زیرو ایجنسی ـــــ جو ایکریمیا کی دفاعی لیبارٹریوں اور تنصیبات کی نگرانی اور حفاظت کے لئے قائم کی گئی تھی۔

جزیرہ ماکو ـــــ جہاں سے پاکیشیا نے ایک خصوصی پرزہ حاصل کرنا تھا لیکن اس کی حفاظت ریڈ زیرو ایجنسی کر رہی تھی۔

جزیرہ ماکو ـــــ جہاں نصب مشینری کو تباہ کرنے کے لئے شوگران نے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مدد طلب کی کیونکہ اس کے ایجنٹ بھی ریڈ زیرو ایجنسی کے خلاف کامیاب نہ ہو سکتے تھے۔

جزیرہ ماکو ـــــ جس میں داخلہ ہر لحاظ سے ناممکن بنا دیا گیا لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس چیلنج کو قبول کر لیا۔

مادام ہاپ ـــــ ریڈ زیرو ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ ـــــ جس کے مقابل عمران اور اس کے ساتھی طفل مکتب نظر آتے تھے۔

جزیرہ ماکو ـــــ جہاں داخل ہونے اور مشن مکمل کرنے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بے پناہ اور انتہائی جان لیوا جدوجہد کرنی پڑی ـــــ لیکن نتیجہ ناکامی کے سوا اور کچھ نہ نکل سکا ـــــ کیوں اور کیسے ـــــ ؟

ریڈ زیرو ایجنسی ـــــ جس کے مقابل آخر کار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ناکامی کا کھلے عام اعتراف کرنا پڑا۔

- وہ لمحہ ـــــ جب عمران نے چیف ایکسٹو کو ناکامی کی رپورٹ دی۔ چیف کا ردعمل کیا ہوا ـــــ ؟
- کیا واقعی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ زیرو ایجنسی کے مقابل ناکام ہو گئے تھے ـــــ یا ـــــ ؟

ـــــ انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز واقعات ـــــ
بے پناہ سسپنس، مسلسل اور تیز رفتار ایکشن
سے بھرپور ایک منفرد ناول۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان